More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مضامین

اسوہ کامل

رسول کائنات فخر موجودات محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالق ارض و سما نے نسل انسانی کے لئے لیے سخت قانون بنایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو فطری طریقہ قرار دیا ہے ہے ارشاد باری تعالی ہے:-

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ لم کان یرجو اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیرا

ترجمہ: یقینا تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ موجود ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالی کی یاد کرتا ہے

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات زندگی ہی قیامت تک کے لئے شاعر معیار ہیں یہی وجہ ہے اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر گوشہ تابناک اور ہر پہلو روشن ہیں اس نمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت اور اکملیت ہر قسم کے شک و شبہ سے محفوظ ہے دنیائے انسانیت کسی بھی عظیم المرتبت ہستی کے حالات زندگی معمولات زندگی اندوزوں اتوار مزاج وجہ ان حرکات و سکنات نشست و برخاست اور عادات خیالات اتنے کامل

www.Perfect24u.com

ومدلل طریقہ نہیں جس طرح کے ایک ایک جزیا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلم کا تحریری شکل میں دنیا کے سامنے ہیں یہاں تک کہ آپ سے متعلق افراد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اشیاء کی تفاصیل بھی سند کے ساتھ سیرت و تاریخ میں ہر خاص و عام کو مل جائیگی

مذکور فرمان ربانی اس بات پر دلالت کرتا ہے ہے کہ سید المرسلین رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی ہے جب تمام نئے انسان کے لئے ایک مکمل لاحہ عمل اور ضابطہ حیات ہے ہے ہے آپ علیہ وسلم ہی وہ فرد کامل ہیں جن میں اللہ رب العزت نے وہ تمام صفات جوگزئی کیے ہیں جو انسانی زندگی کے لئے مکمل لائے عمل بن سکتے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم میں اپنے رہتے کردار فاضلانہ شعری اخلاق اور کریمانہ عادات کے صبح سب سے ممتاز تھے تھے مزیدیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ مربوط سب سے زیادہ خوش اخلاق سے زیادہ معزز ہمسائے سب سے بڑھکر دور اندیش سب سے زیادہ راستگو سب سے زیادہ نرم پہلو سب سے زیادہ پاک نفس سب سے زیادہ خیر اندیش سب سے زیادہ کریم سب سے زیادہ نیک سب سے بڑھ کر پابند اہم اور سب سے بڑی امانت دار تھے تھے تھے حتی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب بھی امین رکھ دیا تھا تھا اور المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو دیکھ کر ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کی تھی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تم متواضع اور تکبر سے دور تھے مسکینوں کی عیادت کرتے تھے فقراء کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے غلام کی دعوت قبول فرماتے تھے صحابہ کرام میں کسی امتیاز کے بغیر ایک عام آدمی کی طرح بیٹھتے تھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے کے خود ٹانکے لگاتے تھے اپنے کپڑوں کے خود پیوند لگاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کام کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنے گھر کے کام کاج کرتا ہے آپ سلم بھی انسانوں میں سے ایک انسان تھے تھے اپنی بکری کا دودھ پیتے تھے اور اپنا کام خود کرتے تھے آپ کا اسوہ حسنہ ہی تھا کہ جس نے دشمن کو دوست بیگانے کو اپنا سخت دل کو نرم خو بنا دیا تھا

اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوا اور سیرت کو اپنایا تھا اسی وجہ سے اللہ تبارک و تعالی نے ان کو دنیا و آخرت میں کامیابی سے سرفراز کیا

اج مسلمان ذلیل ہی دیکھ سہی بس ہی مظلوم ہیں مجبور ہیں اس کا سب سے بڑا سبب قرآن اور اسوہ کامل سے چشم پوشی ہے اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے کی توفیق دے آمین یارب العالمین

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

نظریہ پاکستان

متبادل عنوانات

پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ | پاکستان اسلام کا قلعہ

تحریک پاکستان | پاکستان کیوں بنا؟

نظریہ انگریزی لفظ آئیڈیالوجی کا مترادف ہے یہ اس میں کسی فرد یا قوم کا درزی فکرے ضروری نظرے بچائے حیات اور نظام زندگی وغیرہ سبھی شامل ہیں کسی کام کے لیے نظریہ کی ضرورت روکسی ہے اگر کام کسی آئیڈیالوجی کے بغیر زندگی بسر کر رہی ہو اس کی زندگی کسی ولولے جذبوں اور حرکت اور حرارت سے خالی ہو گی کیونکہ نظریہ یا مقصد ہی زندگی میں امنگ ولولہ اور جوش پیدا کرتا ہے اور اعتبار سے بہت زبردست کو قوت محرکہ ہے۔ بے مقصد زندگی کے باقی اور برقرار رہنے کے امکانات بھی کم ہے علامہ اقبال کے بقول "قومیں فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں"۔

نظریہ پاکستان سے مراد وہ نظریہ وہ فکر اور وہ آئیڈیالوجی ہیں جس پر پاکستان کی بنیاد رکھی گئی اور وہ ہے اسلام جو جداگانہ قومیت کا نظریہ اور مسلمانوں کے علیحدہ اور ثقافتی وجود کی اساس ہے قائد اعظم کے خیال میں پاکستان کی

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

بنیاد اسی روز رکھ دیں گی جس روز ہندوستان میں پہلا شخص مسلمان ہوا تھا اور ظاہر ہے کہ یہ شخص کلمہ طیبہ پڑھ کر ہی ایمان لایا اور مسلمان ہوا تھا اسی اعتبار سے کلمہ طیبہ ہی پاکستان کی بنیاد ہے

اٹھارہ سو ستاون کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد مسلمانوں میں اپنی غلامی بے چارگی اور محکومی کے احساسات شدید ہونے لگے اور ان کے اندر حصول آزادی کا جذبہ جنون ماپنے لگا کے ساتھ ساتھ مندوں کا طرز عمل بھی بہت بڑی رکاوٹ تھا 1906 میں مسلمانوں نے اپنے حقوق کے حصول اور تحفظ کی خاطر مسلم لیگ قائم کی کی ہندو کام کے عیارانہ طرز عمل سے مسلمانوں کے اندر یہ احساس عام ہوتا گیا کہ اگر انگریز جاتے وقت ہندوستان کی حکومت ان دونوں کے سپرد کر گئے تو اکثریت کے بل بوتے پر ہندو مستقبل کے حکمران ہوں گے اور ہندو راج میں مسلمانوں کی حیثیت شنزو کیسی ہوگی چنانچہ مختلف لوگوں کی طرف سے کا ہے د مسلم ریاست کے تصورات پیش کیے جانے لگے حتی کہ 1930 میں علامہ اقبال نے اپنے خطبہ الہ آباد میں واضح طور پر اعلان کیا

"ہندوستان کی سیاسی زندگی نے ایک نہایت نازک صورتحال اختیار کرلی ہیں اسلام پر آزمائش کا ایسا وقت کبھی نہیں آیا جیسا کہ آج درپیش ہے مسلمانوں کا مطالبہ کہ ہندوستان میں اسلامی مملکت قائم کی جائے بالکل حق بجانب ہے میری خواہش ہے کہ پنجاب سرحد سندھ اور بلوچستان کو ایک ہی ریاست میں ملا دیا جائے اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اسلام بحیثیت ایک تمدنی قوت کے زندہ ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مرکزیت قائم کرسکے میں صرف ہندوستان اور اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کا مطالبہ کر رہا ہوں"

اسی اعلان کو تصور پاکستان کا نام دیا جاتا ہے یہ تصور اور یہی نظریہ تحریک پاکستان کی بنیاد بنا اور اللہ تعالی کی تائید و نصرت سے قائد اعظم نے اس تحریک کو پروان چڑھایا 1944 میں لاہور کے منٹو پارک اب اقبال پارک میں منعقدہ ایک تاریخی جلسہ عام میں شریک بنگال مولوی اے کے فضل الحق نے قیام پاکستان کے مطابق پر مبنی قرارداد پیش کی جو بعد میں قرارداد پاکستان کے نام سے معروف ہوئی یہی تاریخی قرارداد حصول پاکستان کی بنیاد بنی اقبال پارک میں مینار پاکستان ایسی تاریکی جلسے اور قرارداد پاکستان کی یادگاریں علامت ہے ہے قرارداد پاکستان کی شکل میں مسلمانوں نے ہندوستان کے اندر ایک الگ اسلامی مملکت کا باقاعدہ مطالبہ پیش کیا حصول پاکستان کے لئے سیاسی جدوجہد کا آغاز ہوا اور بہت جلد ہندوستان کے طول و عرض میں پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کا نعرہ گونجنے لگا گا ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا گھر پر لٹائے ایز وہ اک رابطہ سے جدا ہوئے وطن سے ہجرت کی آخر کار 14 اگست 1947 کو ایک نئی مسلمان مملکت دنیا کے نقشے پر ابھری یہ تاریخ کا ایک عظیم الشان پاکستان کلمہ طیبہ کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا مسلمانوں نے ساری قربانیاں اسلامی نظریے کی خاطر تھی تھی تھی قائد اعظم نے کئی بار مطالبہ پاکستان کے محرکات کی وضاحت کی جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو انھوں نے متعدد مواقع پر اس کی وضاحت بھی کی

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

میرے ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوہ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام نے دیا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیاد سامانا میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں 14 فروری 1947

اسلام ہماری زندگی اور ہمارے وجود کا بنیادی سرچشمہ ہے 24 دسمبر 1947

ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں 31 جنوری 1948

میں ان لوگوں کی بات نہیں سمجھ سکتا جو دانستہ اور شرارت سے پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان کا دستور شریعت کی بنیاد پر نہیں بنایا جائے گا اسلام کے اصول عام زندگی میں آج بھی اسی طرح قابل اطلاق ہیں جس طرح تیرہ سو سال پہلے تھے 25 جنوری 1948

خود غرض اور مفاد پرست رہنما اور طالع آزما سیاستدان ذاتی فائدوں کے نشے میں مدہوش ہو کر قومی اور ملی تقاضوں سے غافل ہو گئے ہوس اور لالچ نے انہیں اندھا کر دیا انہوں نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا اور جمہوریت کی مٹی پلید کی جس کا المناک انجام یہ ہوا کہ موت کا ایک حصہ کاٹ کر علیحدہ ہوا اور سقوط مشرقی پاکستان جیسا دردناک سانحہ پیش آیا

اہل پاکستان کی بد قسمتی ہے کہ نسخ کا سفر کر لینے کے بعد نظریے پاکستان کی مختلف مادی معاشی اراضی اور وطنی توجیہات پیش کی جانے لگی ہیں تاکہ امت پاکستان کے اصل مقاصد کے متعلق نئی نسل کے ذہنوں میں شکوک و

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

شبہات پیدا کیے جا سکے لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے لیے مطالبے کی بنیاد کلمہ طیبہ پر تھی محض زمین کے مخصوص ٹو کرنے سے محبت کی خاطر اتنی بڑی تحریک نہیں چلائی گئی تھی یہ ہے کہ خود غرض سیاستدانوں میں قیام پاکستان کے مقاصد کو پس پشت ڈال دیا ہمارے لئے تو لیاقت علی خان کا یہ قول ایک تنبی ہے اگر ہم نے پاکستان میں اسلامی نظام قائم نہ کیا تو ملک تباہ ہو جائے گا اہل پاکستان کے لئے بہترین لاہوریہ عمل یہی ہے کہ نظریہ پاکستان کی مشکل کو ناصرف روشن رکھے بلکہ اس کی لو کو اور تیز کریں اور پوری استقامت اور حوصلے کے ساتھ اپنی منزل کی طرف گامزن رہیں

استحکام پاکستان استحکام پاکستان کے لیے تدابیر بتائے

مملکت خداداد پاکستان اہل پاکستان کے لئے قدرت کا خاص عطیہ ہے۔ اس کا قیام تاریخ کا وہ عظیم الشان واقعہ ہے جو ممالک عالم کی تاریخ میں بالکل منفرد ہے دنیا میں ہر جگہ پہلے ملک قائم ہوئے بعد میں کسی خاص نکتہ نگاہ کو اپنایا گیا مگر یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ پہلے ایک نظریہ کے ساتھ وفاداری کا دم بھرا گیا پوری قوم پاکستان کا مطلب کیا ہے لاالہ الااللہ پر مجتمع ہوئی اور بعد میں بے مثال قربانیوں سے ایک خط ارض حاصل کیا قیام پاکستان ہو چکا اب استحکام پاکستان کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو مستحکم نہیں کرنا مطلوب نہیں اسے مستحکم اسلامی فلاحی ریاست بنانا ضروری ہے

www.Perfect24u.com

استحکام کا ہمارے یہاں وہ مفہوم نہیں جو امریکہ یورپ اور دنیا کے دوسرے کئی ایک علاقوں میں ہے وہاں استحکام و ترقی سے مراد یہ ہی لیا جاتا ہے کہ سیاسی طور پر حکومت مضبوط ہو ملک کا معاشی نظام مستحکم ہو امن و امان ہو اور بس، پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے۔ اسلام اس کی نظریاتی اساس ہے۔ ہمیں محض خوشحال زندگی بسر نہیں کرنی مومنانہ زندگی بسر کرنی ہے محض مادی ترقی مقصود نہیں کے ساتھ ساتھ اخلاقی روحانی اور اخروی منافع بھی پیش نظر ہی نہ صرف ملک سے بددیانتی، بے انصافی، ظلم و استبداد، کم‌زور کشی اور ناداری کا خاتمہ کرنا ہے بلکہ نیکی اور سلامتی کے مشعل بردار بن کر پوری دنیا کی امامت کرنی ہے اس مقصد کے حصول کے لیے ہمیں پاکستان کو اسلام کا مضبوط ترین قلعہ بنا کر ہر شخص کو اس میں پناہ دینا ہے جس کا دنیا میں کوئی آسرا نہیں۔ ہمیں اپنے ملی احساسات کو بیدار کر کے اسلامی تہذیب و تمدن کا احیاء کرنا ہے۔ اس ملک کو ایک مثالی اسلامی ریاست بنا کر دنیا پر ثابت کرنا ہے. کہ ہم نے یہ خط ارض اغیار کے پنجے سے بے جواز نہیں چھڑایا بلکہ انسانیت کے اعلی تقاضوں کو پورا کر کے فلاح و صلاح کی ترویج اور اسلامی نظام حیات کا قیام ہمارا مقصد اولین ہے ان معنوں میں مستحکم کرنے کے لیے ہمیں جن تدابیر پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے ان میں سب سے پہلے تدبیر یہ ہے کہ ہم اس نظریہ کو ٹوٹ کر چاہیں جس کے لیے ہم نے پاکستان لیا ہے اس نظریے سے شیفتگی اور اس پر گہرا ایمان ہماری زندگی کی اساس ہونا چاہیے ہم میں سے ہر ایک شخص اس بات کا عہد کرے کہ میں اپنا تن من دھن قربان کرنے کو تیار ہوں اگر اس کے سوا کوئی اور نظریہ ازم

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

یہاں لانے کی کوشش کی جائے گی تو اپنے خون کا آخری قطرہ تک نچھاور کردوں گا مگر پاکستان کی نظریاتی بنیاد پر کسی کج فکر کا پھاوڑا نہیں چلنے دوں گا۔ مادی ترقیاں فکری رفعتوں کے سامنے بے معنی ہوتی ہیں۔ بقول اقبال:

جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود

کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

دوسری اہم تجویز جس پر عمل کر کے ہم پاکستان کو صحیح اسلامی ریاست بنا سکتے ہیں اسلامی جمہوریت ہی یہ جمہوریت اسلام کے شورائی نظام پر مبنی ہے جس کا دستور العمل قرآن حکیم اور حدیث نبوی ہیں جہاں قانون کی بنا سے اصل فرمان خداوندی ہے نہ کہ سر شماری کے از مغز دو صد خر فکر انسانے نمی آید۔ بد قسمتی سے ہمارا ملک فوجیوں حکام کے قبضے میں رہا ہے کئی باریہاں مارشل لاء لگا رہا ہے اور ضرورت اس امر کی ہے جمہوری اقدار پامال نہ ہو اور شورائی نظام کے ساتھ خدا کی زمین پر خدا کا حکم چلایا جائے۔

مغرب کی اندھی تقلید، غلامانہ ذہنیت، فضول خرچی، اقتصادی نظام میں سٹے بازی قماربازی اور سود جرائم پسندی قانون شکنی، بعد میں نمود و نمائش اور اس جیسی ہی برائیاں ہیں جنہیں ذہنی تطہیر کے ساتھ بتدریج ختم کرنا ہوگا استحکام پاکستان کا خواب اسی طرح شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔

زرعی اور صنعتی میدانوں میں ہم الگ پسماندہ قوم ہیں جب تک ان شعبوں میں دن رات کام کر کے ہم پیشرفت نہ کریں دنیا کی مختلف اقوام سے چشمک زنی نہیں کر سکتے ایشیا میں جاپان اپنے ہنر مندی اور تکنیکی ذوق ہے

www.Perfect24u.com

حیرتناک طریقہ سے بغیر زمین کے پیداوار حاصل کر رہا ہے نہ صرف خود بلکہ اس زرعی سازوسامان ملائیشیا اور سعودی عرب کو بھی برآمد کر رہا ہے ہمیں مشینی کاشت کے ذریعے ملک کی رو سے ریاست کی زندگی کو پورا کرنا ہوگا صنعتی میدان میں بین الاقوامی تجارت کو فروغ دے کر دیارِ غیر میں عموما اور اسلامی دنیا میں خصوصا اپنی برآمدات کس نے ملک کی خوشحالی میں اضافہ کرنا چاہیے۔

پاکستان مستحکم اسی وقت ہوگا جب عامۃ الناس کو معاشرتی معاشی سیاسی اور دینی تحفظ حاصل ہو نظام تعلیم بدل کر اسلامی نظام تمدن کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ کر دیا جائے اور سب سے آخر میں یہ کہ پاکستان کا بچہ بچہ احساس فرض کے نشے میں سرشار ہو جائیں اس مقصد کے حصول کی ایک ابلاغ عامہ کے جملہ ذرائع کو بروئے کار لایا جائے اور ان تدابیر پر عمل کیا جائے تو ایک ہمہ جہتی پیشرفت ختمی اور ہمہ گیر انقلاب یقینی ہے محض استحکام میں پاکستانی نہیں ایک اسلامی فلاحی مملکت وجود میں آسکتی ہے۔

سب سے پہلے پاکستان

سب سے پہلے پاکستان محض ایک سیاسی نعرہ ہی نہیں بلکہ۔ ایک نظریاتی ریاست کی وہ بنیاد ہے جس پر ایکی فلاحی معاشرے کی عمارت تعمیر ہو سکتی ہے ۔ سب سے پہلے پاکستان دراصل تحریک پاکستان کی وہ بنیاد ہے جس نے ہندوستان کے مسلمانوں کے انگریز اور ہندو کے ظلم و استحصال سے پاک ایک فلاحی معاشرہ قائم کرنے کا خواب

دکھایا اس خواب کی تعبیر کا اولین مرحلہ 14 اگست 1947 کو اس وقت وجود میں آیا جب دنیا کے نقشے پر پاکستان کے نام سے ایک نظریاتی ریاست وجود میں آئی۔

سب سے پہلے پاکستان پر عمل کرنے کے لیے ہمیں علاقائیت لسانیت فرقہ ورانہ، خاندان اور برادری پر مبنی تعصبات کا خاتمہ کرنا ہوگا تاکہ ہم محض ایک پاکستانی ہونے کے ناطے اپنی ذات اور اپنے ملک پر فخر کرنے کے قابل ہو جائیں اور ترقی یافتہ ممالک کے ویزوں اور شہریت کے چکر میں ذلیل و خوار بین الاقوامی سطح پر ایک تماشا نہ بن جائیں۔

سب سے پہلے پاکستان کے خواب کو تعبیر دینے کے لئے ہمیں اپنی زبان کا بھی پاس ہونا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جس نے اپنے زبان چھوڑ کر ترقی کوکی ہو جاپان میں جاپانی زبان میں تعلیم ہے فرانس میں فرانسیسی زبان میں چین میں چینی زبان میں تجر۔نی میں جرمن زبان میں ایک ہمارا ملک کی ہے جہاں ایک ایسی زبان میں تعلیم دینا ضروری سمجھا گیا ہیں جو ملک کے کسی بھی حصے کی زبان نہیں ہے اور ملک کی ایک بڑی اکثریت جسے سمجھنے ہیں معذور ہیں ہر زبان میں تعلیم کے ذریعے ہم ھنر مند افراد سکتے ہیں مگر سائنسدان اور تخلیق خصوصیات کے حامل افرادپیدا نہیں کرسکتے۔

حقیقت یہ ہے کہ بقول شاعر

زندہ وطن میں روح ثقافت اسی سے ہے

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

آزادی وطن کی علامت اسی سے ہے

لسانی ہم آہنگی کے بعد سب سے ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنی ذاتی علاقائی فرقہ وارانہ اور دیگر ہر قسم کے تعصبات سے بالاتر ہو کر محض پاکستانیت کے حصول ہی کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیں اور حکومتی سطح پر ایسے اقدامات کیے جائیں جن سے عام آدمی کو اس کا کھویا ہوا اعتماد واپس مل سکے اس کی عزت نفس کا تحفظ یقینی بنایا جائے تاکہ وہ بھی مکمل اعتماد اور ایک خوش آئند مستقبل کا خواب اپنے تصورات میں سجا کر پاکستان کی ترقی کے لئے پوری تندہی سے کوشش کرنے کو اپنا فرض اولین سمجھنے لگے۔

ہمیں اپنی بے جہتی کو پاکستان کی جہت عطا کرنا ہوگی ایک سنگین المیہ ہے کہ اپنے قیام کی نصف صدی سے زیادہ گزر جانے کے باوجود نظریاتی وجود کے اعتبار سے پاکستان اب بھی ایک نوزائیدہ ریاست ہے اور اب تو مختلف قسم کے تعصبات افراتفری اور بددیانتی نے اپنا سکہ کچھ ایسا جما لیا ہے کہ سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ محض نعرہ ہی دکھائی دیتا ہے انفرادی جرائم تو قابل معافی ہو سکتے ہیں لیکن اگر ایک قوم من حیث القوم بددیانتی اور ذلت اور مفاد پرستی کا شکار ہو جائے اس کا وجود ہی غیر یقینی ہو جاتا ہے۔

بقول شاعر

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے

کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

www.Perfect24u.com

اس لیے ہمیں ایمرجنسی کے تحت ایک بار قومی اعتبار سے اپنا جائزہ لینا چاہیے تاکہ کم از کم اپنا قبلہ درست کر سکیں۔

اس کے بغیر نہ اقبال کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے اور نہ قائداعظم کی جدوجہد ہی حقیقی معنوں میں رنگ لا سکتی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ آزادی کے خواب کی تعبیر ابھی ادھوری ہے۔

بقول شاعر

لہو برسا، بہے آنسو، لٹے رہرو، کٹے رشتے

ابھی تک نامکمل ہے مگر تعمیر آزادی

سو ہمیں تعمیر آزادی کی تکمیل کرنی ہے اور تب ہی ممکن ہے جب ہم سب سے پہلے پاکستان کو بھی محض ایک سیاسی نعرہ ہی نہیں بلکہ منزل سمجھ کر اپنا تن من دھن اس کے حصول کے لیے وقف کردیں

دہشت گردی کے عوامل اور ان کا سدباب

متبادل عنوانات

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

عصر حاضر کا سنگین ترین مسئلہ دہشت گردی

دہشت گردی کے اسباب اور ان کا حل

دہشتگردی ایک جنون ہے جو عصر حاضر میں ایک ناسور کی صورت اختیار کرگیا ہے اس کا مطلب ہے اپنے مقصد کے حصول کے لیے غارتگری کا راستہ اختیار کرنا چاہے اس میں معصوم اور بے گناہ لوگوں کو اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑیں جس مقصد کے لیے یہ طریقہ کار کیا جاتا ہے صحیح یا غلط ہو سکتا ہے مگر اس کے حصول کا راستہ انتہائی گمراہ کن ہے اور اس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔

ہمارا زمانہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا زمانہ کہلاتا ہے اس کے بے شمار فائدے ہیں فاصلے سمٹ گئے ہیں اور معیار زندگی بلند ہوگیا ہے اور دنیا گلوبل ویلج کی شکل اختیار کر گئی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے فتنے بھی پیچیدہ ہوگئے ہیں عدم تحفظ میں اضافہ ہورہا ہے خوف و دہشت کے سائے طویل ہوتے جارہے ہیں اور غارتگری کے نئے نئے طریقے ایجاد ہو رہے ہیں ایسے میں دہشت گردی نہ صرف معصوم اور بے قصور افراد کے سروں پر لٹکنے والی خوف کی ایک تلوار کی صورت اختیار کرچکی ہیں بلکہ اس کی غارت گری کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔یہی نہیں دنیا کی بڑی طاقتیں بھی اس کے مکمل سدباب کے سلسلے میں بے بس دکھائی دیتی ہیں انفرادی سطح پر دہشت گردی ایک نفسیاتی مسئلہ ہے اس کا اظہار بھی کبھی کبھار ہی ہوتا ہے اس کے حل کے لئے نفسیاتی اور اخلاقی طریقے ہیں اختیار کئے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جاسکتے ہیں یہ چونکہ یہ اتفاقی امر ہے اس لئے ظاہر ہونے پر ہی اس کے بچنے کے اقدامات کئے جاسکتے ہیں اس کے علاوہ معاشرے سے بے روزگاری جبرو استحصال احساس محرومی اور مایوسی کے خاتمے کے ذریعے بھی اس کی راہیں مسدود کی جاسکتی ہیں لوگوں میں اتنا شعور اجاگر کیا جا سکتا ہے

اجتماعی دہشت گردی دو طرح کی ہے ایک تو کسی گروہ یا جماعت کا باقاعدہ دہشت گردی کے حوالے سے افراد کی تربیت کرنا ان کے ذہنوں میں مخصوص مقاصد کے حصول کے لیے اس کے جواز بلکہ فرض کا یقین پیدا کرنا اور پھر انہوں نے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا دوسرے کسی حکومت یا ریاست کا ایک جماعت گروہ یا قوم کے افراد پر انصاف کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ظلم و ستم روا رکھنا انہیں ان کے بنیادی حقوق سے یکسر محروم رکھنا اور بنیادی حقوق کے حصول کی جدوجہد کو ریاستی یا حکومتی زرائع سے سرکشی بلکہ غداری قرار دینا اسے ریاستی دہشتگردی کہتے ہیں آج کل کشمیر فلسطین اور چیچنیا وغیرہ میں جو کچھ ہورہا ہے یہ ریاستی دہشت گردی کی بدترین مثال ہے اور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور میں دہشت گردی کا سب سے بڑا محرک ان علاقوں میں ہونے والا ظلم و ستم ہے ان علاقوں کے مظلوم اور بے بس افراد کے جائز اور بنیادی حقوق کو جس طرح پامال کیا جا رہا ہے اس پر اقوام متحدہ اور بڑی طاقتوں کی بے حسی ایک مجرمانہ غفلت ہے۔

اگر ہمیں دنیا سے دہشت گردی کا خاتمہ کرنا ہے تو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر احساس محرومی اور مایوسی کا ختم کرنا ہوگا لوگوں کو ان کے جائز حقوق دینے ہونگے بلکہ بین الاقوامی سطح پر انہیں ان کے بنیادی حقوق دلوانے ہوں گے بین

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

الاقوامی سطح پر سفارتی اور اخلاقی اور اقتصادی دباؤ کے ذریعے ریاستی دہشت گردی میں ملوث ممالک کے خلاف متحد ہونا ہوگا انسانوں کو مختلف خانوں میں تقسیم کرنے اور انہیں احساس محرومی کا شکر بنانے کے بجائے انہیں مساوی حقوق دینے ہونگے تبھی ہم عصر حاضر کے اس بدترین ناسور کو دنیا سے نکال سکیں گے اس لئے اقوام متحدہ اور دنیا کی دوسری بڑی طاقتوں کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا ورنہ اس کا تدارک تو درکنار اسے پھیلنے سے کوئی نہیں نہیں روک سکے گا اور دہشت گردی ایک ایسا اژدہا بن جائے گی جو جلد یا بدیر سارے عالم کو ہڑپ کر جائے گا

معاشرے کا ناسور کرپشن

مولانا الطاف حسین حالی نے کہا

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بنا

مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

عمل کی بنیاد پر انسانی زندگی کندن بنتی ہیں بد اعمالی سے تباہی و بربادی اس کا مقدر بن جاتی ہیں اور دونوں ہی انسان کی سرشت میں شامل ہیں نیکی اور برائی دونوں راہیں انسان کے سامنے ہیں اللہ تعالی نے دونوں میں فرق کی شناخت کے لیے انسان کو شعور کی دولت سے مالا مال

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کرپشن یا بدعنوانی صرف رشوت اور غبن کا نام نہیں اپنے عہد اور اعتبار توڑنا کی خلاف ورزی بھی بدعنوانی کی شکلیں ہیں۔ دنیاوی مطلب نکالنے کے لیے کسی مقدس نام کو استعمال کرنا بھی بدعنوانی ہے کرپشن ایک ایسا مرض ہے جو چھوت کی طرح پھیلتا ہے اور معاشرے کو کھا جاتا ہے ہم سب جانتے ہیں کہ اس موذی مرض نے ہماری سماجی سیاسی اور روحانی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے

کرپشن معاشرے کا وہ ناسور ہے جو اک اسٹائل کی طرح ہے یعنی وہ زردیچ درختوں کو جکڑ کر انکی زندگی چوس لیتی ہیں یہ کیسی لعنت ہے کیا کرے ایک بار یہ کسی معاشرہ پر آگے تو ایک شاخ سے اگلی اور اگلی شاہ کوچ کرتی چلی جاتی ہے حتی کے ساتھ سوا کچھ باقی نہیں رہتا یہاں تک کہ معاشرہ کے اخلاقی صحت کے محافظ مذہبی اور تعلیمی ادارے بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں کسی برائی کے خلاف جدوجہد کا انحصار معاشرہ کے اخلاقی معیاروں پر ہوتا ہے اہمیت اس بات کی ہوتی ہیں کہ ہم کس بات کو رد اور کس کو قبول کرتے ہیں بدعنوانی کاروائیوں کے ساتھ بنوانے کا مقابلہ ممکن نہیں کوئی نگران اگر خود بددیانت ہو تو نوٹ میں اپنا حصہ مانگ کر کرپشن میں معاونت کرتا ہے جس سے بربادی کا عمل اور گہرا ہو جاتا ہے

زندگی کے حقیقی عنوان سے بھٹکنے والے بدعنوانی کا شکار ہوتے ہیں کرپشن کا یہ راستہ کسی ایک نقطے پر مرکوز نہیں رہتا اسے کائنات کی طرح یہ پیٹا ہر دفعہ نے اپنا جال بچھاتے ہیں بدعنوانی ایک جال ہیں جس میں لالچ طمع ایرس جھوٹ مکاری فریب اور خودنمائی کے خوشنما نگینے جڑے ہیں کم فہمی اور خود فریبی کے شکار لوگ ان جھوٹے نگینوں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کی چمک سے اپنے حقیقت فراموش کر جاتے ہیں ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں انہیں اپنی ذات کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔

سرے حاضر میں پاکستان کی ترقی بدعنوانی کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہیں.نوانا ناصر پاکستان کی تعلیم صحت اور بنیادی ضرورتوں کی تکمیل میں حائل ہیں پاکستان کی پچاس فیصد آبادی غربت کا شکار ہے صاف پانی طبی سہولتوں کی تعلیمی سرگرمیاں بجلی گیس اور اسی قسم کے لازمی ضروریات سے محروم یہ طبقہ گداگری اور دیگر اسٹریٹ کرائمز میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہم کرپشن اور بدعنوانی کے خلاف اجتماعی جنگ کریں آج جن مسائل کا شکار ہیں وہ بدعنوانی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں محب وطن طبقہ بدعنوانی سے پاک پاکستان کا خواب دیکھ رہا ہے.یہی وجہ ہے کہ بدعنوانی کے خلاف جنگ میں ہم سب ایک ایک ہی مقاصد کے حصول کے لیے ایمانداری محنت اب الوطنی اور خلوص نیت بہت ضروری ہے سماجی انصاف کا راستہ بدل نوانی کے خاتمہ سے ہی ممکن ہے پاکستان کو کرپشن سے پاک کرنے کے لیے اخلاقی اقدار کا فروغ وقت کی اہم ضرورت ہے

ہم پاکستانی صلاحیتوں کے اعتبار سے کسی دوسری قوم سے کمتر نہیں ہیں ہمیں پاکستان کو خوشحال اور فعال ملک بنانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہیے دہشت گردی کے بعد پاکستان کو سب سے بڑا خطرہ بدعنوانی سے ہے چند لوگ کرپشن کے بل بوتے پر راتوں رات امیر ہونے کے خواب پورے کرنا چاہتے ہیں

www.Perfect24u.com

پاکستانی قوم کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی پاکستان کو مستحکم ملک بنانے کے لیے ہمہ وقت میں رکھ کرنی چاہئے عوام کو چاہیے کہ وہ ملک سے کرپشن کا خاتمہ کرنے کے لیے ایمانداری اور دیانتداری کا مظاہرہ کریں قوم کے ہر فرد تنظیم اتحاد وقت کی پابندی کا مظاہرہ کرنا چاہیے بدعنوانی کے خاتمے کے لیے ہمیں سب تنفس اور حسن اخلاق اپنی خوبی بنانی چاہیے بلند کردار انسان باوقار بنتا ہے مسلمانوں کی علیحدہ خوبیوں کو غیر قوموں نے اپنا آکر عروج حاصل کرلیا ہے ہم انسانی اقدار کو فراموش کر رہے ہیں اہل وطن کو مرضی کا حسن کشید کرکے اپنے حال کو بہتر بنانا چاہیے

اخلاقی اقدار اور جذبہ دردول ایسے خزینے ہیں جو کسی بھی قوم کو قابل احترام بناتے ہیں اینٹی کرپشن کا سب سے بڑا ادارہ ہمارے جسم میں دل ہی ضمیر کی عدالت کا چکر کرپشن کا احتساب کر سکتا ہے محکمہ انسدادِ رشوت ستانی کے ساتھ قدم بقدم ٹاؤن کی ضرورت ہے یہ عمل ایک جہاد ہے دنیا کی سب سے بڑی عدالت ہمارا ضمیر ہیں جس معاشرے یا قوم کا ضمیر مردہ ہو جائیں احساس مرجاتا رہے وہ میں گر جاتی ہے اساتذہ قومی ترقی کے ہیرو ہیں نسل نو کو سچا مسلمان اور کھرا پاکستانی بنانے کے لیے اساتذہ کی کاوشوں کو کسی طور پر بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اساتذہ کرام کے علاوہ علمائے کرام اور میڈیا کا فرض عین ہے ہے کیوں معاشرے سے بدعنوانی اور کرپشن کے خاتمہ کے لئے اپنا فرض قومی ذمہ داری سمجھ کر ادا کریں

محنت میں عظمت ہے / رزق حلال

محنت کا مفہوم

انسان کو اللہ تعالی نے ھاتھ پاوں آنکھیں اور دماغ جیسی نعمتیں صرف اس لیے عطا کی کہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام لیں پاؤں سے کام کاج کی خاطر چلیں آنکھوں سے دیکھیں اور دماغ سے بہتر سے بہتر سوچیں اگر کوئی شخص اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کو عار سمجھتا ہے تو سست ہو جائے گا گا اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ دوسروں کا دست نگر ہوگا لوگ اسے بوجھ سمجھیں گے آہستہ آہستہ پورے معاشرے کے لئے بوجھ بن جائے گا قرآن مجید میں انسان کو سعی اور کوشش کرنے کے لیے کہا گیا ہے ہے یعنی اللہ کا فضل تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "محنت کرنے والا خدا کا دوست ہے"۔

رزق حلال کے لیے کوشش

اسلام میں جہاں میں عبادت کے طریقے سے کھائے گئے ہیں اسے طرح یہ بھی سکھایا ہے کہ بغیر محنت کیے کسی سے کچھ طلب نہیں کرنا چاہئے شادی پاکستان آنا ہے مسلمانوں ایک دوسرے کا مال ناجائز یا باطل طریقے سے کھانے اور ہڑپ کرنے کی کوشش نہ کرو چوری ڈاکہ خیانت صوت اور رشوت اسلام میں ممنوع ہیں ہیں اللہ پاک کی ہر

پیغمبر نے اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں فخر محسوس کیا ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام اپنے ہاتھوں سے کیا کپڑوں میں پیوند لگائے جوتے گانٹھے مسجد نبوی کی تعمیر میں پتھر اٹھائے بکریاں چرائیں ان سب کاموں میں محنت کی ضرورت ہوتی ہے

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مزدور سے ہاتھ ملایا اس کے ہاتھ میں مزدوری کی وجہ سے گٹے پڑ گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور فرمایا تو اللہ کا دوست ہے ایک دفعہ فرمائیں بہترین کمائی مزدور کی کمائی ہے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سوال سے پرہیز کرے اپنے اہل خانہ کی پرورش اور ہمسائے کی خیر خواہی کے لیے حلال رزق کی کوشش کرے تو قیامت کے روز اس کا چہرہ چودھویں کے چاند جیسا چمک رہا ہوگا

اگر کسی قوم کے لوگ ہاتھوں سے کام کرنے کو برا سمجھنے لگیں تو لوگوں میں بھیک مانگنے کا رواج ہو جائے گا اور بھیک مانگنے والے زیادہ ہونگے تو محنت جفاکشی ہمت اور غیرت کم ہوجائے گی اسی طرح کاہلی اور سستی سے مخلصی جنم لے گی دنیا میں انسان کو ایک اچھا سلوک ہوتا ہے جس کے لیے وہ کوشش کرتا ہے رزق رضی کی مانند ہے جس کا صرف مشیت الہی کے ساتھ بنا ہے اور دوسرا محنت کرنے والے کے ہاتھ میں ہے

ہمارے اکابرین:

اٹھارہ سو ستاون کے بعد مسلمانوں کی حالت بہت دگرگوں ہوگئی مسلمانوں پر نوکریوں کے دروازے بند تھے مسلمانوں پر انگریزوں کا ظلم بڑھتا چلا گیا ایسے میں کام کو سرسید احمد خان نے عید محنت اور ترقی کا حیات بخش پیغام دیا ضیعت نے مسلمانوں کو نہ علوم حاصل کرنے پر مائل کیا انہوں نے کیس اللہ تہذیب الاخلاق جاری کیا اس کے بعد علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی جس سے علی گڑھ یونیورسٹی کا درجہ حاصل ہوگیا اسی طرح سرسید احمد خان کی شب و روز محنت میں مسلمانوں میں نئی زندگی کی لہر دوڑا دی

قائداعظم کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ لاغر جسم کے شخص نے دن رات کی محنت و مشقت سے انگریزی حکومت اور کانگریسی شاطروں کا مقابلہ کیا اور اپنی دل آویز شخصیت کے ذریعے غلام مسلمان قوم کو آزاد وطن دلوا کر ہی دم لیا

ستاروں پہ کمندیں:

آج کے انسان نے جتنی بھی ترقی کی ہے اپنے اہل علم و ہنر اور محنت مشقت ہی کے بل بوتے پر کی ہیں اپنے خون پسینے کی کوششیں کر کے اس نے پہاڑوں کو کاٹ کر شاہراہ بنائی ہیں صحراؤں کو لالہ زاروں میں بدل ڈالا ہے سمندر سے راستے بنا لیے ہیں ستاروں پر کمندیں ڈالتے ہیں زمین کے نیچے سے معدنیات نکال لئے ہیں انسان سے ستاروں سے آگے جہاں پر پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے

زندگی مسلسل محنت کا نام ہے:

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کوشش اور محنت صرف انسانوں کا شیوا نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے پرندوں کو دیکھیں کہ وہ صبح سویرے دانے تنقید کی کوشش میں اپنے گاؤں سے نکل جاتے ہیں آندھی ہو یا بارش ہو اپنے دل میرے کی امید لیا اور جاتے ہیں کیونکہ اگر غور کریں کہ وہ اپنے آپ سے بھی بھاری دانے کو اٹھا کر دیواروں پر چڑھنے میں کامیاب ہوجاتی ہیں ہمت جدوجہد کوشش اور محنت سے انسان اپنا مستقبل سنوار سکتا ہے انسان کی جفاکشی سے عظیم بناتی ہیں اسے ناموری عطا کرتی ہے آپ نامور لوگوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ ان کی شہرت کے پیچھے سالہا سال کی انتھک محنت مشقت اور تگ و دو موجود ہوتی ہے۔

جو قومیں ہمت اور محنت سے کام نہیں لیتی دنیا میں آبرومندانہ زندگی بسر نہیں کر سکتی دنیا میں انہیں اقوام کو سربلندی حاصل ہوتی ہیں جو جرات اور حوصلہ مندی اور پختہ عزم پر ایمان رکھتی ہیں ان خوبیوں کے بغیر کلپانہ اور ناموری حاصل کرنا تو بہت دور کی بات ہے عزت کی دو سانس لینا بھی ممکن نہیں

کسان کی زندگی مسلسل محنت سے عبارت ہیں سخت گرمی میں اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ ہوتی ہیں اس کا چہرہ زرد سے کالا ہوتا ہے سخت سردی میں اس کے پاؤں کے تلوے پھٹ جاتے ہیں لیکن اس کی روزی میں اسی کی محنت کا پسینہ ہوتا ہے ان سے پوچھیے تو آپ کو علم ہوگا کہ دن رات کتابوں کا مطالعہ کیا آوارہ دوستوں سے دور رہا سردی کی شدت اور گرمی کی حدت کی پرواہ کیے بغیر اپنے امتحان کی تیاری کی کی تب جا کر اسے منزل مقصود عطا ہوتی ہیں اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا ہر کام ہمت اور محنت سے کریں اور اپنے مقاصد کو یقینی بنائیں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

پاکستان میں توانائی کا بحران / پاکستان میں لوڈشیڈنگ اور ہماری ذمہ داریاں

آج کل پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ توانائی کا بحران ہے جیسے ہر پاکستانی متاثر ہے خاص طور پر وہ تم کا جو روز کے کمانے والے اسے اپنی ایک وقت کی روٹی حاصل کرنا بھی مشکل ہے اور بعض دفعہ تو بھوکے ہی سو جاتے ہیں تو پاکستانی حکومت پر تنقید کرتا نظر آتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں توانائی کے بحران پر قابو پانا حکومت کی ذمہ داری ہے اور حکومت اس بحران پر قابو پانے میں مکمل طور پر ناکام نظر آتی ہے۔

مگر حکومت کے ساتھ ساتھ عوام بھی اس بحران کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں اگر عوام سے اپنی ذمہ داری سمجھتے تو عوام توانائی کے بحران کو ختم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل طریقہ سے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں:-

گھر میں بجلی کے استعمال کم سے کم کریں اور گھر میں انرجی سیور بلب کا استعمال کریں اس کا استعمال کم سے کم کریں کیونکہ اس طرح سے بجلی بہت زیادہ خرچ ہوتی ہیں اور گھر میں ایسی کا استعمال 26 ٹیگر کریں صرف اور صرف وہ بلب

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اور پنکھے چلائیں جہاں ان کی ضرورت ہو گھر کی تمام غیر ضروری لائٹس بند رکھیں ہمارے ہم بازار دن کے 12 سے 1 بجے کے درمیان کرتے ہیں اور دکاندار اپنی دکانوں میں کہیں کہیں ہزار واٹ کے بلب استعمال کرتے ہیں جیسے بجلی کے استعمال بہت بڑھ جاتا ہے دکانداروں کو بھی چاہیے کہ اپنی دکان میں انرجی سیور بلب کا استعمال کریں جب ان کی ضرورت ہو بلا وجہ تمام بلا کر نہ رکھیں لہروں کو صبح 8 بجے سے شام سات بجے تک کھلی اس کا بھی فائدہ نہیں کیونکہ اس میں سلائی کڑاہی والے دکاندار بھی بہت متاثر ہیں اور پریشان بھی حکومت کو چاہیے کہ وہ اس بات کی پابندی کرائے تاکہ آج سے لوڈشیڈنگ میں کمی واقع ہو

اسی طرح شادی ہالوں میں بجلی کا غیر ضروری استعمال ہوتا ہے ان تمام شادی ہال میں بجلی کا استعمال صرف اور صرف ضرورت کی حد تک ہونا چاہیے اور باقی تمام لائٹ بند کر دینی چاہیے ہمیں دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح دن کی روشنی کا استعمال کرنا چاہیے جس سے بجلی کی لوڈشیڈنگ میں کمی کی جا سکے۔

اس طرح گیس کی بچت میں عوام اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں جس میں بلا ضرورت گاڑی کے استعمال کم سے کم کریں اور ایسے ذرائع استعمال کر جس نے کم سے کم گاڑی استعمال کرنے پڑے بلکہ گاڑی کو بہت ضرورت کے تحت استعمال کریں گاڑی میں اے سی کا استعمال کم کردیں گاڑی چلائی کہ میں گاڑی کو تیز رفتاری سے چلانے میں گیس کا استعمال بڑھ جاتا ہے ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں کچھ تبدیلیاں کرنی چاہیے ہم رات کی مصروفیات کو ختم کردیں اور

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

رات کو جلدی سونے کی عادت ڈالیں اگر مراد کو جلدی سو جائیں گے تو بجلی کے استعمال بھی کم ہوگا جس سے بجلی بچائی جا سکے گی

حکومت کو چاہیے کہ وہ بسوں میں نے بس اور ٹرک میں گیس کا استعمال بند کروائی اس سے گیس کی لوڈشیڈنگ کم ہوگی اگر وہ امن تمام سفارشات پر عمل کریں اس میں مام کا فائدہ ہی تو بجلی اور گیس کے استعمال کو کم کرکے اپنا بجلی و گیس کے بلوں میں بھی کمی کر سکتے ہیں اس طرح نے پیسے کی بچت بھی ہو سکتی ہیں اس طرح ہر پاکستانی توانائی کے بحران کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے

ان تمام باتوں کے باوجود حکومت کر سکتی اور وافر مقدار میں بجلی پیدا کرنے کے وسائل کی طرف پوری توجہ سے کم کرنے کی ضرورت ہے جینئس خط اپنی تقریبات فیصد بجلی کوئلے سے پیدا کر رہا ہے اور کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کے سلسلے میں تعاون کے لیے تیار ہے مگر ہم ان سے فائدہ اٹھانے کو تیار نہیں اگرچہ میں اپنے ان پڑوسی ممالک تعاون کی پیشکش سے فائدہ اٹھانا چاہیئے حکومت نے کوئلے اور ہوا کے ذریعے بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا ہے اور اسلامی انہیں بیرونی سرمایہ کاروں کی طرف سے اچھا ردعمل ملا ہے

آبادی اور انڈسٹری اس پر میں اضافے کی وجہ سے توانائی کی طلب اور رسد میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہیں توانائی کے استعمال کے مقابلے میں اس کی پیداوار کم ہے جس کی وجہ سے توانائی کے بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جو کہ مہنگائی اور لوڈشیڈنگ کی صورت میں سامنے آتا ہے پاکستان کے موجودہ توانائی پیدا کرنے کے وسائل انتہائی کمزور

www.Perfect24u.com

اور بچی صلاحیتوں کے حامل نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ ملک کی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو نہیں کی یہ کمی ملک کی پیداوار اور دوسرے شعبوں کو بری طرح متاثر کر رہی ہیں زرعی شعبہ کی پیداوار میں توانائی بحران کی وجہ سے پوری طرح متاثر ہو رہی ہے

لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے لوگوں کے درمیان بھیجان بڑھ رہی ہیں جو کہ اچھا جو آپس میں لڑائی جھگڑا کی صورت میں سامنے آرہے ہیں ہی مدنظر رکھتے ہوئے ابھی ہماری قسمت ہی ہیں کہ موجودہ دستیاب توانائی کے استعمال میں لائیں اور ضائع ہونے سے بچائیں تاکہ گھریلو کے علاوہ دوسرے شعبوں میں بھی استعمال میں لایا جا سکے

قومی معیشت اور سی پیک منصوبہ

پاک چین دوستی سمندر سے زیادہ گہری اور ہیمالیا سے زیادہ بلند ہے ہیں متعدد بار دونوں ممالک نے اپنے عمل سے ثابت کیا ہے کہ یہ دوستی ہر آزمائش پر پوری اتری ہے ہے چین آج بھی پاکستان کی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہی چین کی طرف سے شاہراہ ریشم کے تعمیر میں بے مثال دیانت اور دفاعی تعاون کے حوالے سے پاکستان بھی چینی تعاون کا معترف رہا ہے چینے کا یہ کیسا پلیٹ فارم ہے جو کہ دونوں اطراف نے متعدد طویل مدت تک تعاون کے لئے

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

بنایا ہے جس پر چین اور پاکستان کی ترقی کا عمل تیز ہو گا بلکہ باہمی روابط کے ذریعے خطہ پر اور دیگر ممالک میں ترقی و خوشحالی آئے گی

چین پاکستان اکنامک کوریڈور سی پیک دنیا میں جاری اس وقت سب سے بڑا اقتصادی و ترقیاتی منصوبہ ہے جس کی ابتدائی مالیا 46ارب ڈالرہیں جو مزید بڑھ کر 62 ارب ڈالر سے تجاوز کر جائے گی اس منصوبے میں طویل کشادہ اور محفوظ لڑکی توانائی کے منصوبے انڈسٹریل پارک اور گوادر بندرگاہ کی تعمیر و انصرام شامل ہیں جس کی تکمیل ہماری قومی معیشت کے لئے ایک روشن مستقبل کی نوید ہے

چین پاکستان اقتصادی راہداری خطرناک اہم ترین منصوبہ ہیں غیر ملکی سرمایہ کار پاکستان کا رخ کر رہے ہیں اس منصوبے کی بطور بلوچستان اور پورے ملک میں نیساں نہ بنے گی جس سے نہ صرف روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے بلکہ یہاں کے لوگوں میں معاشی استحکام کی بدولت گالیوں بہتر معیار زندگی کی سہولیات میسر آئیں گی منصوبے مکمل کیے سماجی حالات میں تیزی سے بہتری آئے گی ناصر ملک میں اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا بلکہ سے 2020 پاکستان کا شمار دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں بھی ہوگا۔ سی پیک نے پاکستان کو دنیا کا پسندیدہ ترین ملک بنا لیا ہے پاکستان سٹاک ایکسچینج کو ایشیاء کی بہترین اسٹاک ایکسچینج کرار دیا جارہا ہے ملک کی سر مبادلہ کے ذخائر میں تین گناہ اضافہ ہوا ہے سی پیک منصوبے کے بعد پاکستان میں حالات میں بہتری آئی اور دنیا میں سرمایہ کاری کے بہترین اور محفوظ ترین منزل کرا دے رہی ہے جینے کے لیے روزگار کے باپ کے پیدا ہوسکتے ہیں چین پاکستان

اقتصادی راہداری سے ملک کے تمام صوبے مستفید ہوں گے جبکہ بلوچستان خیبر پختونخوا اور فاٹا کو خصوصی طور پر فائدہ ہوگا ان سب کو پاکستان کی قسمت بدلنے کے حوالے سے ایک گیم چینجر کے طور پر دیکھا جارہا ہے اور چین پاکستان اقتصادی راہداری ای کے نتیجے میں پاکستان میں آٹھ لاکھ نئی ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے میں مدد ملے گی اس منصوبے کو یکساں فوائد حاصل ہوں گے چین اور پاکستان اس منصوبے کو کامیاب بنانے کے لیے پرجوش ہیں

سی پیک کے ذریعے معاشی اور علمی انقلاب آئے گا صعنتوں کی پاکستان منتقلی سے بے روزگاری کا خاتمہ مختلف شعبہ معلومات کا تبادلہ اور مہارت میں اضافہ ہوگا صنعتی زونز کے قیام سے مقام صنعتکاروں کے لئے سرمایہ کاری کے بے شمار مواقع پیدا ہوں گے

اقتصادی راہداری کو مکمل طور پر ایک راستہ نہیں اور نہ ہی ریل کی پٹڑی ہے بلکہ کئی ایک اس خطے میں امن اور اقتصادی استحکام لانے کا ایک راستہ ہے ہے پاکستان جنوبی ایشیا میں واقع حمل کی گاڑی سے اقتصادی راہداری سے پاکستان اپنے مسائل کا خاتمہ کرسکتا ہے اسی لئے پاکستان کی معیشت کے لیے آکسیجن ہے اس نے پاک چین دوستی کرنی بلندیوں پر پہنچا دیا ہے سی پیک کامیابی کے لیے ملک میں اتفاق رائے ہی منصوبوں نے توانائی کے بحران پر قابو پانے میں مددی ہے گوادر بندرگاہ ایشیا کے صف اول کی بندرگاہ بن کر ابھرے گی پاکستان وسطی ایشیا چین اور جنوبی ایشیا کو جوڑنے کا کاریڈور ہے

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

پاکستان اور چین کے مابین سونے کے تعاون کے نتیجے میں مقامی صنعت کو فروغ اور درخت ہماری صلاحیت میں اضافہ ہوگا جینے سنتوں کی پاکستان میں منتقلی سے بے روزگاری کا خاتمہ مختلف شعبہ معلومات کا تبادلہ اور مہارت میں اضافہ ہوگا یا مقامی صنعت کروایا کریں کے بے شمار مواقع پیدا ہوں گے گوختم پیداواری مرکز بنا دے گا گا اس منصوبے سے نہ صرف پاکستان کو دنیا بھر میں عالی مقام لے گا ٹیکس کی مد میں ہونے والی آمدن پاکستان کی معیشت پر شاندار اثرات بھی ڈالے گی

پاکستان میں معاشی انقلاب برپا کرنے والا یہ منصوبہ نہ صرف شارہ ریشم کو جنم دے گا جو تجارت کو محفوظ آسان اور مختصر بنائی گئی بلکہ اس کے ساتھ ان گوادر کوئی انتہائی اہم مقام تبدیل کر دے گا جس کی جستجو ترقی یافتہ ممالک کرتے ہیں اس منصوبے کو چینی کمپنیاں پایا تکمیل تک پہنچائیں گی جس سے ہزاروں پاکستانیوں کو بھی روزگار رابطہ اور باہمی تجارت میں مزید استحکام آئے گا جس کے ساتھ بھی رابطہ میں اضافے سے قومی معیشت کی ترقی میں مدد ملے گی کسی ملک کو قوم کی تاریخ میں ایسے مواقع شاید ہی آتے ہیں جیسا شاندار موقع پاکستان کو ملا ہے

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

لوگوں کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں کہ دنیا میں جو کوئی بھی آتا ہے خالی آتا ہے اور اور جب جاتا ہے تو خالی ہاتھ جاتا ہے کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں اس دنیا کے اندر جو کوئی بھی انسان آتا ہے اپنی تقدیر لے کر آتا ہے اور جب جاتا ہے تو اپنے اعمال کے ساتھ جاتا ہے مطلب یہ ہوا کہ کتان کے ساتھ دنیا کے اندر اس کی تقدیر کے مطابق معاملات پیش آتے ہیں کیا تقدیر بدل سکتی ہیں اہل علم کہتے ہیں کہ تقدیر بدل بھی سکتی ہیں اور اس کی وجہ بنتی ہیں نیک اعمال اس کے علاوہ دعا کو بدلنے کے ایک موثر ہتھیار مانا جاتا ہے ہے اس لیے علامہ اقبال نے کہا ہے

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

پتہ چلا ہے کہ اچھے اعمال سے بری تقدیر کو سنوارا جاسکتا ہے اور اعمال بات اچھی تقدیر کے بگڑنے کا سبب بن سکتے ہیں بہرحال تقدیر اور عمل کے کے رشتے اور دونوں نے ایک دوسرے پر منحصر معلوم ہوتے ہیں وہی تو جیسے ہی ان کے ساتھ ہی انسان دنیا کے اندر قدم رکھتا ہے آسمانی دنیا کو خیرباد کہتا ہے

اعمال صالحہ کرنے والے لوگوں کو دنیا کے اندر توکی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور بد اعمال کرنے والے لوگ دنیا کے اندر ذلت و خواری سے دوچار ہوتے ہیں دنیا کے اندر جو انسان آتا ہے وہ کسی نہ کسی میدان میں کامیابی حاصل کرنے کی خاطر کرتا رہتا ہے انسان نے ہر دور میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ہاتھ پر مارے ہیں کئی لوگ

www.Perfect24u.com

ایسے گزرے ہیں جنہوں نے دنیا میں اپنا مقام بنالیا لیکن بہت سے جانے سے بھی گزرے جنہوں نے دنیا کے اندر اپنے منفرد مقام بنانے کے لئے ساتھ ساتھ حقیقی کامیابی بھی حاصل کی کامیابی پانے کو نسلِ انسان کے وجود کے اندر پیوست ہیں کوئی جاتا کہ دنیا کے اندر کامیاب ہوجائے اس کو بعد از مرگ یاد کیا جائے ہمیں اور ہمارے اسلاف میں سب سے بڑا فرق ہی ہے کہ وہ اپنی منزل سے باخبر تھے اور دین و دنیا کی کامیابی کے لئے جدوجہد کرتے تھے جبکہ کا کوئی پتہ ہی نہیں اور علم دین کو بلا کر فکر دنیا کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اس لئے ہم گمراہ کو راستہ اختیار کرنے سے بھی نہیں چوکتے جبکہ ہمارے اسلاف علی کا راستہ اختیار کرنے کے قائل ہوا کرتے تھے

شیطان انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اور ہمہ وقت انسان کو راہ راست سے بھٹکانا اس کا کام ہے جو لوگ ہمارے برد کرنے کے عادی ہوتے ہیں ان کو شیطان بنے گروہ میں شامل کرتا ہے اور وہ شیطان کے دوست بن جاتے ہیں اس رہے ہیں لوگ شیطان کو اپنا ایجنڈا آگے لے جانے میں مدد کرتے ہیں سوسائٹی میں برے افعال کا انفیکشن پھیلانا شیطان کے دشمنوں کا کام ہوتا ہے اور اس کے لیے وہ مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور باضمیر لوگ بھی اپنے کام کرنے سے نہیں چوکتے کے مردانہ مارک مقابلہ کرکے اپنا فرض ادا کرتے ہیں لوگوں کو شیطانی کاموں سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ نبھاتے ہیں ہیں میری کی بنا پر یاد کیا

شاعر مشرق علامہ اقبال کا یہ شعر کہنا

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

تو کیا ہمیں ان کی تمنا نہیں رکھنی چاہیے کہ جب ہم اس دنیا سے جائیں تو خالی ہاتھ نہ جائیں بلکہ اعمال صالحہ کا خزانہ لے کر جائیں تاکہ مرنے کے بعد ہمیں یاد کیا جائے اور آخرت کی سرخروئی ہمارا مقدر بن جائے

تہذیب مغرب کی یلغار

مغربی تہواروں کو متعارف کرانے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور محبان وطن کے لیے قربنا ہی نہیں بلکہ اسلامی معاشرتی اقدار کے لیے انتہائی خطرناک بھی ہیں کہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت وطن عزیز کو تباہی کی طرف دھکیلا جارہا ہے

ان تہواروں پر جو طریقہ کار بنایا جارہا ہے اسے نہ تو اسلام گوارا کرتا ہے اور نہ ہی پاکستانی تہذیب تمدن میں اس کی کوئی گنجائش ہے معاشرے اور بے حمیت جبکہ ثقافت تفریح قومی تہوار اور انٹرنیشنل ٹی کے نام پر لبرل ازم کے فروغ میں کوشاں ہیں لوگوں کے دل و دماغ میں یہ فکر پروان چڑھانے کی سرتوڑ کوشش میں ہیں کہ مذہبی تک طبقہ یا معاشرے کے سنجیدہ لوگوں کو قوم کی کوئی خوشی اچھی نہیں لگتی بچوں کا عالمی دن بوڑھوں کا عالمی دن آبی وسائل کا عالمی دن ماحولیات کا عالمی دن الغرض ایک طویل فہرست ہے جو اہل مغرب نے ایجاد کر ڈالی ہے اور مسلمان بھی ان کی نقالی میں مکھی پہ مکھی مارے جارہے ہیں ہم یہ نہیں سوچتے کہ اسلام اور دیگر مذاہب کے ہاں مذہبی اور ثقافتی

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تہوار منانے کے اصول و قواعد اور طریقہ کاریکسر مختلف ہے اسلام ہمیں حدود و قیود کا پابند بناتا ہے جن کو توڑنا

مسلمان کو کسی حالت میں زیب نہیں دیتا اہل مغرب مذکورہ تہوار سال میں ایک دفعہ منانے پر اس لئے مجبور ہوئے کہ

ان کے ہاں اخلاقی اقدار و کو ماردیا بوڑھے والدین کو اولڈ کیئر سینٹر نامی منی جیلوں میں دھکیلا گیا تاریں ایک دن

ہمدردی جتانے کے لئے پھولوں کا تحفہ دے کر زندگی بھر کی خدمت سے پہلوتہی اور خلاصی حاصل کرلیں گی یہ

دوسرے دنوں کی ہیں مغرب کی تقلید میں ہمارے ملک میں اس سال کے آخر میں ہپی نیوایئر بھی منایا جاتا ہے

دنیا میں نئے سال کی ابتداء کے کی کیلنڈر زیر استعمال ہیں ہماری انگریزی کلنڈر اسلامی کلینڈر اور کے ہاتھوں

میں دیسی کیلنڈر رائج آج سے کہیں سو سال قبل دنیا میں کی نظام ماہ وسال کے اندازے کے لیے استعمال کیے جارہے

تھے مگر تقریبا اڑھائی سو سال قبل 1752ء میں معروف انگریزی کیلنڈر کو اختیار کیا گیا جس کا پہلا مہینہ جنوری ہے آج

کل یہی کلنڈر سب سے زیادہ قابل اعتماد اور دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں رائج ہے اس کیلنڈر کے مطابق سال کا

اختتام دسمبر اور آغاز جنوری سے ہوتا ہے۔ لہذا نئے سال میں زناکاری فحاشی اور مادرپدر آزادی کا حیاسوز مظاہرہ

شروع ہوجاتاہے جو استفہام ہمارے معاشرے میں بھی سرایت کرتا جارہا ہے

شرعی نقطہ نظر سے ہپی نیو ایئر منانا اس لیے حرام ہے کس نے بے حیائی اور ف**** سیانی اور بد اخلاقی کو

فروغ ملتا ہے جب کہ ارشاد باری تعالی ہے بے شک وہ لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے ان

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی نبوتوں کے کلام میں سے جو بات لوگوں تک پہنچتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب تم میں شرم و حیا باقی نہ رہے تو پھر جو چاہے کرو

ہم مغرب کی تقلید میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ ہمارے نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ چہرے پر نہیں سجاتے اور اس عظیم شاعر کو مذاق کا نشانہ بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ داڑھی اس میں اسلام ہیں مگر فرنچ کٹ داڑھی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے مغربی آقاوں کا شاعر ہے اس کی بے قدری بھی ہیں اللہ تعالی نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا تھکن کو شمار میں لانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہیں ان سے انتہائی قیمتی اور سب سے بڑی نعمت زندگی ہے اگر اللہ تعالی نے کسی کو زندہ رکھا ہے اور وہ ایک ساتھ میں مرنے والے اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کی لسٹ میں شامل ہونے سے بچ گیا تو اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے سال کی خوشی کا تصور دین اسلام میں نہیں۔

اقبال نے کہا تھا

آتی ہے دم صبح صدا عرش بریں سے　　　کھویا گیا کس طرح تیرا جوہرِ ادراک

اللہ تعالی ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمارے اعمال کی اصلاح فرمائے اور ہمیں اسلام کے سنہری اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

عہد حاضر کے تقاضے اور ہم

www.Perfect24u.com

کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ہر شخص دوسروں کی خدمات کا محتاج ہے ہر شخص کو افراد اداروں اور ماہرین کے بارے میں معلومات میسر نہیں ہوتی

ہمارے نظام تعلیم میں اسلام محض ایک مضمون تک محدود ہو گیا ہے حالانکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے اور زندگی کے کسی معاملے کو مذہب سے الگ نہیں کرتا لیکن یہاں ہم نے اسلام کو ہی اپنے نظام سے الگ کر دیا ہے ہمارے انتظامی ڈھانچے کے ناقص ہونے کی ایک بڑی وجہ ملک میں طبقاتی نظام اور اس کی کشمکش ہے اتنے سال گزر جانے کے باوجود ہم نے انتظامی ڈھانچے اس کشمکش سے پاک نہیں کر پائے ہیں

آج کی دنیا میں ذرائع ابلاغ کو بڑی اہمیت حاصل ہے حکومتوں کے عروج و زوال میں وہ ایک موثر کردار ادا کرتے نظر آتے ہیں سائنسی اور ذرائع ابلاغ کی ترقی کی بدولت دنیا ایک چھوٹے سے گاؤں میں تبدیل ہو چکی ہیں اب بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے واقعہ چھپا کر رکھنا ناممکن ہو چکا ہے

یہ حقیقت ہے کہ اسلام بھی کافروں سے تحصیل علم سمنانے کرتا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ صحابہ کرام کو چرچ کی طرف جو ملک شام کا ایک شہر تھا اور تب اوگرا کی سنت سیکھنے کے لیے بھیجا اس جنگ بدر کے پڑھے لکھے گئے دنیا کے ذمہ دس مسلمان بچوں کو پڑھانے کا کام لگایا گیا یہی ان جنگی قیدیوں کی رہائی کے لیے فدیہ مقرر کیا گیا مگر باوجود اس تحصیل علم کے مسلمانوں نے اپنی تہذیب وثقافت اور اعلی اقدار کو فراموش نہ کیا اور اپنے

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اسلامی تشخص برقرار رکھا پاکستان نے آزاد اور خود مختار ملک ہے اور پاکستانی قوم میں تمام صلاحیتیں موجود ہیں جو کسی بھی قوم کو ترقی سے ہمکنار کر سکتی ہیں لیکن اس کے لیے سازگار ماحول اور منصوبہ سازی کی ضرورت ہے پاکستان کے ہنرمند افراد کا ایک بڑا طبقہ بیرون ملک مقیم ہے۔ جس کے ذریعے ملک میں کثیر زرمبادلہ آرہا ہے مگر ہمارے ملک افرادی قوت سے محروم ہو رہا ہے ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان افراد سے جامع فائدہ اٹھانے کے لیے منصوبہ بندی کی جائے تاکہ قابل افراد اپنے ملک کے لیے خدمات انجام دے سکے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں کہ بیرون ملک مقیم پاکستانی ملک میں واپس آئیں اور وطن عزیز کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سب سے اہم ہمارا نظام تعلیم ہے اگر ہمارا نظام تعلیم موثر تعلیم اور فنی تعلیم لوگوں کو فراہم کریں تو کوئی شک نہیں کہ ہمارا ملک بہت تیزی سے ترقی کر سکتا ہے ہمارا نظام تعلیم کیوں اتنا ناقص اور فرسودہ ہے کہ ہنرمند افراد پیدا کرنے میں ناکام ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم ایک آزاد ملک میں رہنے کے باوجود غلامی کی زندگی گزار رہے ہیں ہیں

ہماری ترقی کی سست روی کی سب سے بڑی وجہ ہمارے ملک میں دوہرہ معیار تعلیم ہیں یعنی انگلش میڈیم اور اردو میڈیم ملکی 1973 کے آئین میں اردو کو قومی زبان کا درجہ دیا گیا ہے مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم شاید اردو کو اس قابل نہیں سمجھتے جس میں تعلیم حاصل کریں حالانکہ قومی زبان میں تعلیم حاصل کرنا تیزی سے ترقی کی ضمانت ہے ہمارے سامنے چین کی مثال موجود ہیں جس نے انگریزی کی وجہ چینی کو اپنی تعلیمی زبان بنایا اور آج ساری دنیا کے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

سامنے اس کی ترقی ایک مثال کی طرح ہے اس طرح اردو جو دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں سے ایک ہے اس میں تعلیم دینے اور حاصل کرنے میں آخر کیا برائی ہے

عہد حاضر میں دنیا کے ہر ملک کی طرح پاکستان کو معاشی اور معاشرتی ترقی کا دارومدار بھی تعلیمی ترقی پر ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی نظام میں بہتری کے لیے اقدامات کیے جائیں بیشک دنیا بدل چکی ہے لہذا عصر نو اپنا تعلیمی اور انتظامی ڈھانچہ مرتب کر کے بہت ترقی کے منصوبہ بندی کے ذریعے نئی نسل کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا جاسکتا ہے اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جا سکتا ہے تاکہ نئی نسل حصول علم سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد صحیح معنوں میں مستقبل کی معمار بن سکے اور بہتر معاشرے کی تنظیم نو میں اپنا کردار ادا کر سکیں

عالمی اسلامی اتحاد / اتحاد بین المسلمین / اتحاد ملت اسلامیہ

متبادل عنوانات

تمیز بندہ و آقا فساد آدمیت ہے

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

اسلامی اخوت

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

- عنوان نمبر ایک لکھتے ہوئے اصل مضمون کے ان نکات پر زور دیں جہاں انسان اور انسان کی مساوی حیثیت کا ذکر کیا گی اہے۔ باقی نکات بھی نئی ترتیب کے ساتھ پیش کریں۔
- عنوان نمبر 2 لکھتے ہوئے "جذبہ اخوت" کو "دردِ دل" کا نام دیں، نیز اسلامی اخوت کو وسیع تر انسانی تقاضا قرار دے کر مضمون مکمل کریں۔

اسلام ایک آفاقی دین ہیں ہمیں باہمی اتحاد و اتفاق اس کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو باہم متحد رہنے پر بے حد زور دیا ہے یہ اتحاد افراد و معاشرہ کی سطح سے لے کر مسلم ممالک کے صدر تک ہذا ضروری ہیں اس وقت نسلی لسانی اور جغرافیائی وجوہ سے دنیا کے 51 مسلمان ملک الگ تھلگ اکائیوں میں بٹے ہوئے ہیں ہی حالات و واقعات کروا ہیں کہ ان کے اندر اتحاد و اتفاق کی ضرورت جتنی آج ہے پہلے کبھی نہیں تھی مگر خیال رہے کہ ملکوں کے درمیان اتحاد کی بنیاد اخوت اسلامی کے سوا کچھ اور نہیں ہو سکتی

اخوت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بھائی ہونا بھائی ہونے کا اخلاقی تقاضا یہ ہے کہ بھائی سے بھائیوں جیسا سلوک کیا جائے اس میں محبت، شفقت، ہمدردی اور غم گساری رحمدلی، تعاون اور دستگیری وغیرہ سب شامل ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

دراصل ایک دوسرے سے برادرانہ پڑھتا اور بھائیوں کی طرح مل جل کر رہنا انسان کی فطرت میں شامل ہیں اور یہ اس کی تمدنی ضرورت بھی ہے ایک انسان کے لئے دوسرے انسان کی مدد اور تعاون کے بغیر کامیاب زندگی بسر کرنا مشکل ہے انسان کے طبعی اور مزاجی اختلاف کے باوجود چند انسانوں کا مل جل کر ایک خوشگوار زندگی بسر کرنا سے اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب و باہمی رواداری اور جذبہ خود سے کام لیں ورنہ معمولی معمولی اختلافات بڑی بڑی لڑائیوں کا پیش خیمہ بنتے ہیں اور زندگی جہنم بن جاتی ہیں روئے زمین پر انسانی زندگی کا آغاز ہوا تو پہلے ہی مرحلے پر حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں اس بنا پر جھگڑا ہو گیا کہ قابیل ہابیل کا بھائی بننے کے بجائے اس کا دشمن بن گیا تھا کے جذبہ رقابت سے کام لینے کا نتیجہ چاہیے ہوا انسان کے آغاز نہیں خونریزی کی ایک بری مثال قائم ہوگی گی

نوٹ دیگر مذاہب میں بھی اخوت کی تلقین کی گئی ہے مگر باہمی اختلافات کو حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے لڑائی جھگڑے کو روکنے فتنہ وفساد کے خاتمہ میں اور قتل و خونریزی کے سدباب کے لئے اور وہ درگزر اخوت و مودت کی بہترین اور کی جامع اور مکمل تعلیم اسلام نے دی ہیں کے ساتھ عفو درگزر کر محبت و شفقت کے برتاؤ کا دوسرا نام اسلامی اخوت ہیں اس کی بنیاد اللہ تعالی کے اس فرمان پر ہیں

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اس کی تشریح رسول پاک کی متعدد احادیث میں ملتی ہے مثلا

(1) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تم اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (بخاری شریف)

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

(2) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یارومددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کریں گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو قیامت کے دن اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا (بخاری شریف)

(3) مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے اور مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کو بربادی سے بچاتا ہے اور نیچے سے اس کی حفاظت کرتا ہے (مشکوۃ شریف)

(4) مسلمان مسلمان کے لئے عمارت کی طرح ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تقویت پہنچاتا ہے تو اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیاں میں پیوست کر کے بتایا (بخاری و مسلم شریف)

احادیث بالا کی روشنی میں اسلامی عقوبت کا جو سنہری منشور پیش کیا گیا ہے اس کی رو سے پورے مسلم معاشرے کھو پردے واحد کی طرح ہونا چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط کر تحریری منشور پیش کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کے تربیت یافتہ صاحب نے ہجرت کے موقع کے اخوت کی بہترین عملی مثال پیش کر دیں کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انکے مدنی بھائیوں کے درمیان مواخات قائم فرمائے مدینہ کے مقامی مسلمان نو وارد مسلمانوں کے انصار بن گئے گئے انہوں نے اپنی جائیدادیں اموال مویشی باغات مکانات روپیہ پیسہ غرض ہر اپنے مہاجر بھائیوں کے سپرد کر دیا اور یہ سب کچھ کسی

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

پابندی جبریا حکم کے بجائے سراسر خلوص نیت اور شرح صدر کے ساتھ ہوا اللہ تعالی کے سوا اس میں کسی اور جذبے کو دخل نہ تھا تاریخ انسانی میں خودتک ایسا بے مثال اور منفرد نمونہ مسلمانوں کے سوا اور کوئی کام پیش نہیں کر سکتی

اسلامی اخوت کا ایک اعجاز نسلی امتیاز کا خاتمہ بھی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے تاریخی خطبے میں کسی گورے کو کالے پر اور عربی کو عجمی پر فضیلت نہ دینے اور اس نوع کی جاہلانہ ترجیحات کو اپنے پاوں تلے روند کر ختم کردینے کا اعلان فرمایا ملازمین اور زیردستوں کے ساتھ آپ کا سلوک مثالی تھا

یہ اسلامی اخوت کی ادنی مثال ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال حبشی صہیب رومی اور سلمان فارسی کو اسلامی سوسائٹی میں عربی اور قریشی مسلمانوں کے برابر مرتبہ عطا کیا اسلامی حکومت کا گہرا احساس ہر دور کے مسلمانوں کو کہاں سے ملا ہے چنانچہ مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ میں قدم قدم پر بائی جائے کے ان گنت عملی مظاہر ملتے ہیں ہیں کہ بعض اوقات مختلف اس بات کے بہت مسلمانوں میں جذبہ اخوت کو فراموش بھی کردیا مگر بحیثیت مجموعی بھائی چارے گا احساس مسلم سوسائٹی پر غالب رہا اور ہر دور میں وقتا فوقتا یہ ایسا سامنے آتا رہا اور رضا ہوتا رہا یہی وجہ ہے کہ کہ رنگ نسل زبان اور علاقے کے اختلاف کے باوجود امریکہ یورپ پاکستان ہندوستان ملائیشیا چین جاپان اور آسٹریلیا کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں فلسطین کے مسلمانوں کو کانٹا چبھتا ہے تو پاکستان کا مسلمان اس کی مدد کو توڑتا ہے بنگلہ دیش کے مسلمان ثامی دامے درمے قدمے اور سخنے بنگالیاں کی دستگیری کرتے ہیں کشمیریوں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کی حمایت میں مراکش اور الجزائر سے لیکر انڈونیشیا پہنچ کر مسلمان اصطلاحات کی مذمت کرتے ہیں افغانستان اسلامی اخوت کے تحت لاکھوں افغان مہاجرین کو اپنے ہاں پناہ دیتے ہیں

اسلامی اخوت کا یہ جذبہ مسلمانوں کی تاریخ میں کبھی بھی سرد نہیں ہوا پون صدی سے پہلے خلافت عثمانیہ کے خاتمے پر ہندوستانی مسلمانوں نے جس قدر دو علم محسوس کیا تھا افغانستان پر روسی حملے سے عالم اسلام نے سے کہیں زیادہ بے چینی اور اضطراب محسوس کیا بوسنیا کے مسلمان کی حالت ساتھ دنیا کا ہر کلمہ گو دکھی اور رنجیت ہوا اور اب میں ان کی حالت زار پر پاکستان سے لے کر یورپ اور امریکہ تک کے مسلمان حسرتا ہیں اور مقدور بھر ان کی مدد کر رہے ہیں یہی وہ جذبہ ہے جسے قرآن پاک نے الفاظ میں بیان کیا مسلمان کفار کے مقابلے میں سخت ہیں اور مگر آپس میں بے حد رحیم و شفیق ہیں۔

علامہ اقبال نے اسی مفہوم کو شعر کا جامہ پہنایا ہے:

حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم　　　رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

آج دنیا بھر کے مسلمان جیسا زوال و انحطاط سے دوچار ہیں اس کا واحد صحیح اسلامی اخوت کے جذبے سے روگردانی ہے ضروری ہے کہ وہ اب ودرگزر ہمدردی بھلائی اور تعاون سے کام لے اپنے دلوں کو ہوس زر پرستی اغراض پسندی تعصب اور تنگ ظرفی سے پاک کریں اپنے اندر حوصلہ اور تحمل پیدا کریں اور اقبال کی اس پکار پر توجہ دیں

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اخوت کا بیان ہوجا، محبت کی زبان ہوجا

اس وقت اسلامی ملکوں کے اتحاد کی کچھ صورتیں موجود ہیں جیسے اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی اور عرب لیگ وغیرہ مگر زیادہ فعال نہیں وقت کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے اختلافات بھلا کر اور اپنے گروپ میں اسلامی اخوت کے ذریعے وسعت پیدا کریں تو نہ صرف دنیا میں ایک مضبوط اور خوشحال قوم کی حیثیت سے ابھر سکتے ہیں بلکہ ہماری سربلندی اور عروج کا دیرینہ خواب بھی پہنچ سکتا ہیں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کا ایک ادنی سا کرشمہ ہوگا

حب وطن / حب الوطنی / وطن سے محبت

حب وطن کا مفہوم

حب کے لغوی معنی چاہت اور محبت کے کے جب کہ وطن خطہ زمین کو کہتے ہیں انسان اپنی زندگی کے شب و روز گزارتا ہے وہ اس کے ساتھ اس کے والدین رشتہ دار اور دوست احباب پر امن ماحول میں گزر اوقات کرتے ہیں انسان جس پر زمین کی فضا میں پرورش پاتا ہے اس کے گلی کوچوں بازاروں دلفریب گلزار اور کوہ و بیابانوں سے اسے ایک عجیب قسم کی جذباتی لگاؤ ہوتا ہے اس جذباتی لگاؤ اور وابستگی کو حب وطن یا وطن کی محبت کہتے ہیں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

فطری جذبہ:

وطن کی مٹی انسان ہی نہیں اس کی محبت کا دم جانور بھی پڑھتے ہیں بلی جیسے حقیر جانور کو اب کسی بوری میں بند کرکے اس کے گھر سے کئی میل دور لے جا کر آزاد کرے ابھی دیکھ کر حیران رہ جائیں گے تو آپ سے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ جائیں گی

جزو ایمان:

ہمارے مذہب اسلام بھی ہمیں اپنے وطن سے محبت کرنے کی تلقین کرتا ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ حب الوطن من الایمان یعنی وطن کی محبت ایمان کا جو ہے اس ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ حب وطن کو اسلام میں کتنی اہمیت حاصل ہے

سرکار مدینہ اور حب وطن:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اپنے وطن مکہ معظمہ سے بڑی محبت تھی جب کفار مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ چھوڑنے پر مجبور ہوئے تو آپ کو بہت دکھ ہوا آپ نے مکہ کو مخاطب کرکے فرمایا تو مجھے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے لیکن کیا کروں تیرے باشندے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے

وطن کی قدر و قیمت:

www.Perfect24u.com

وطن کی محبت کا احساس انسان کو صحیح معنوں میں اس وقت ہوتا ہے جب زمانے کے اتفاقات تو حالات اسے وطن سے کہیں دور چلے جاتے ہیں پردیس میں انسان خواہ کتنا ہی مطمئن اور خوشحال کیوں نہ ہو پھر بھی وہ لمحات جو سنے اپنے وطن کی آزاد فضاؤں میں گزارے ہو یاد آتے ہیں اسے ان لمحوں کی یاد رہ رہ کر ستاتی ہے اس نے اپنے دوستوں نے عزیزو اقارب تنا اور ہم وطنوں کے درمیان گزارے ہوتے ہیں وطن کی آزاد فضاؤں میں پیش آنے والے واقعات فلم کی طرح اس کے ذہن میں گھومنے لگتے ہیں ہی اسے وطن کی پر رونق گلیوں کی یاد ستانے لگتی ہیں چنانچہ وہ تڑپ اٹھتا ہے انسان تڑپ کی یہی کیفیت حب وطن کی روح ہے۔ شیخ سعدی کہتے ہیں کہ وطن کا کانٹا بھی سنبل و ریحان سے زیادہ عزیز ہے حضرت یوسف علیہ السلام جو مصر پر حکومت کرتے ہیں کہ کنعان کے بھکاری کو بھی اس حکومت سے بہتر خیال کرتے تھے کیونکہ کنعان ان کا وطن تھا اور حاکم ہونے کے باوجود وطن کی خوشبو اور محبت مصر میں نہ تھی

حب وطن ز ملک سلیمان خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحان خوس تر

یوسف کہ بہ مصر بادشاہی می کرو — می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

قوموں کا عروج اور جذبہ حب الوطنی:

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ملکوں اور قوموں کی ترقی اور عروج جو میں حب الوطنی کا جذبہ ہمیشہ کارفرما رہا ہے اپنے ملک کی بہتری اور محبوب کے لئے انسان بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار رہتا ہے اور جب قوم کی

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

عزت وناموس خطرے میں ہو تو اپنا مال پانی کی طرح بہا دینے اور اپنی جان کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا 1965 کی جنگ میں ہم نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور دشمن کو ناکوں چنے چبا کر رکھ دیا دشمن بہت سے فوجی سازو سامان چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہو لپیارے وطن سے والہانہ محبت کا نتیجہ تھا کہ ہم نے وطن کی خاطر اپنی جانوں کی پروانہ کی اور قوم کے جالے اپنے سینوں پر بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں کے آگے لیٹ گئے۔

عظیم محب وطن:

ایک سچا محب وطن ملک کی بے لوث خدمت کرتا ہے خود غرضی اور لالچ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا اپنے وطن کے مفاد کی خاطر وہ کہہ دو بند کی صعوبتیں جھیل تا ہے ہے مال و دولت صرف کمانا ہے مگر وطن کی بہتری اور بھلائی کے خیال سے دستبردار نہیں ہوتا قائد اعظم کی مثال ہمارے سامنے ہے انہیں طرح طرح کا لالچ دیا گیا لیکن مال و دولت پر عیش و آرام اور جاہ و حشمت کا لالچ ملک و قوم کی بہتری کی خاطر رہنے میں حائل نہ ہو سکا جو سودا نواب سے جدولا علی برادران نواب بہادر یار جنگ علامہ اقبال اور قائد اعظم عظیم محب وطن تھے تھے

حب وطن کے تقاضے"

وطن کی محبت کا اظہار صرف زبان سے کافی نہیں بلکہ اس کا اظہار عمل سے ہونا چاہیے جن کی محبت ہم سے کی باتوں کا تقاضا کرتی ہے ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

1۔ وطن کی محبت کا ذکر کرتی ہے کیا ہم اپنے ہم وطنوں کے دکھ درد کو محسوس کریں ان کی تکلیفوں خوشیوں کو اپنی تکلیف اور خوشیاں سمجھے انہیں مصیبت اور پریشانی سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کریں

2۔ اپنی خوشیاں میں امیر اور غریب کا لحاظ کئے بغیر سب کو برابر شریک کریں

3۔ وطن کی حقیقی محبت یہ ہے کہ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے مالا مال کیا ہے وہ مل کے کونے کونے میں علم کی روشنی پھیلائیں اس طرح ناخواندگی اور جہالت کا خاتمہ ہو جائے گا

4۔ جن لوگوں کا اللہ نے دنیا میں دولت سے نوازا ہے وہ مفلس و نادار لوگوں کی دل کھول کر مالی امداد کریں

5۔ ملک میں قائم شدہ صنعتی اداروں میں کام کرنے والے نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کریں ہڑتال اور تالا بندی آں کا مکمل طور پر خاتمہ ہو تاکہ ملکی پیداوار میں دگنا رات چوگنا اضافہ ہو سکے

6۔ وطن کی محبت ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اپنے وطن کی مصنوعات استعمال کریں اس سے ملکی معیشت میں صنعت کی حوصلہ افزائی ہوگی اور ملک کا سرمایہ بھی ملک میں ہی رہے گا

7۔ ہم اپنے وسائل پر زیادہ سے زیادہ انحصار کریں اور وسائل کو بروئے کار لانے کی پوری پوری کوشش کریں۔

8۔ وطن سے محبت یہ ہے کہ ہم دوسری قوموں کے رسوم و رواج کی اندھا دھند تقلید نہ کریں۔

9۔ اپنی قومی شناخت کو قائم رکھنے کے لئے اپنا لباس پہنے اور اپنی زبان بولیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

10۔ ملک میں زیادہ سے زیادہ صنعتی ادارے قائم کیے جائیں تاکہ بے روزگاروں کو بہتر روزگار مل سکے۔

11۔ ملک سے ملاوٹ ذخیرہ اندوزی بلیک مارکیٹنگ اور ناجائز منافع خوری کی لعنت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کردیں۔

12۔ وطن کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ دیانت داری کے اصول کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے اساتذہ ڈاکٹر انجینئر فوجی افسر اور دیگر افراد اپنے اپنے فرائض پہچانے اور ان کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی روا نہ رکھیں تو وہ وطن کا مستقبل درخشاں ہوگا اس کے برعکس جو قوم اپنے فرائض دیانتداری سے پورے نہیں کرتی بددیانتی اور کام چوری جس کا روزمرہ کا معمول بن جائے اسے یہ اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ وہ خود ہی وطن کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں لگی ہوتی ہے۔

وطن کی محبت کا جذبہ ایک بڑی نعمت ہے جو لوگ اس جذبہ سے کام لیکر تین رات وطن کی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں ان کا نام ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جاتا ہے وطن کی محبت ایک ایسا سرمایا ہے جس کے بغیر کوئی قوم تعلیمی سیاسی سماجی اخلاقی طور پر زندہ نہیں رہ سکتی

ہم اپنے پیارے وطن پاکستان کو اس صورت میں ترقی دے سکتے ہیں کہ پہلے ہم اپنے دلوں میں اس کی سچی محبت پیدا کریں اس کی حفاظت کیلئے کسی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہ کریں اپنے وطن کی اسلامی فلاحی ریاست بنانے میں کسی قسم کی کثرت اٹھا نہ رکھی کیونکہ وطن کی وجہ سے ہماری جان اور پہچان ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تعلیم نسواں

اسلام میں خواتین کے لیے علم کی اہمیت

اسلام نے خواتین کے لئے تعلیم کو بہت ضروری قرار دیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں ہمارے دین کا آغاز بھی علم سے ہوا غار حرا میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآنی آیات کے ذریعے علم ہیں عطا ہوا آپ کی ازواج مطہرات بھی خواتین کو قرآن و حدیث کا علم سکھا دی تھی آپ نے خواتین کی تعلیم کے بارے میں فرمایا جیسے شخص نے ایک یا ایک سے زیادہ بیٹیوں کو تعلیم دیں اور اچھے طریقے سے ان کی پرورش کی تو جہنم کی آگ سے دور رہے گا

ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ:

ماں کی گود میں بچہ اگرچہ چھوٹا اور معصوم ہوتا ہے لیکن اس کی شخصیت سکوت کے ساتھ چمن ٹہلنا شروع ہوجاتی ہے یا ہرگز خیال نہ کریں کہ بچہ کم فہم ہیں اور کچھ نہیں سمجھتا بلکہ بچہ والدین کی اشارے سمجھتا ہے اسے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتا ہے اپنا مطلب سمجھاتا ہے اور اس کا مطلب سمجھتا ہے اگر والدہ تعلیم یافتہ ہوگی تو اس کے معصوم اور نئی راہ پر اپنے خیالات نقش کرے گی اپنے بچوں کو نیک و بد سمجھائی گئی اور وہ نیچے انسان بنانے کی کوشش کرے گی کسی کا قول ہے کہ ایک شخص کو تعلیم دینا صرف اسی کو تعلیم دینا ہے جبکہ عورت کو تعلیم دینے کا مطلب

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

پورے خاندان کو تعلیم دینا ہے اس طرح نپولین نے بھی کہا تھا آپ مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دے دوں گا

والدہ کا پڑھا لکھا ہونا بہت ضروری ہے:

یہ سب کہتے ہیں کہ بچہ گھر کے ماحول سے بہت کچھ سیکھا ہے اس کے لئے والد اور والدہ کا تعلیم یافتہ ہونا بہت ضروری ہے آپ ذرا غور فرمائیں کے والد کو ملازمت یا کاروبار کے سلسلے میں گھر سے باہر رہنا پڑتا ہے گھر میں سارا دن بچوں کا فرق والدہ اور اسے رہتا ہے اگر والد علم کے زیور سے آراستہ ہو تو بچے اپنی والدہ سے علم کے موتی ضرور حاصل کریں گے اگر بچے والد سے پڑھائی میں مدد نہ بھولیں بی والدہ سے علم کی خوشبو آتی رہے گی جب پہلے دن روٹی کا لقمہ بائیں ہاتھ میں پکڑتا ہے اپنے بچوں کو کیسا ماحول دیتی ہیں اپنے علم ہوتا ہے کہ آج کی تکلیف اٹھا کر بچوں کی تربیت کی گئی تو کل یہی نان ہم نے پردہ جو بنے گے اور ان درختوں کے سائے اور سب سے پورا معاشرہ اور پورا ملک مستفید ہوگا

اگر والدہ تعلیم یافتہ ہو تو اسے علم ہو سکے گا کہ ان کا بچہ اچھے کتاب پڑھتا ہے یا بری کتاب پڑتا ہے والدہ کتابوں کے انتخاب میں اگر بچے کی رہنمائی کرے گی تو بہت سی کتابوں کی طرف راغب حکم کتاب اچھے دوست کی مانند ہوتی ہیں جس طرح دو دوست اچھائی کی طرف مائل کرتا ہے اسی طرح اچھی کتابیں چھائیوں کے راستے پر گامزن کر دیتی ہیں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تعلیمی آپ بچے کو کوئی کہانی یا واقعہ سناتی ہیں اس کا مقصد صرف وقت گزارنا نہیں بلکہ اس کی نگاہیں بچے کی ذہنی تربیت پر مرکوز ہوتی ہیں

درس وتدریس:

درس وتدریس سے کیساپیشہ ہے جو خواتین کے مزاج کے مطابق ہیں یہ کیساپیشہ ہے کہ خواتین پردے میں رہتے ہوئے اور مردوں سے الگ طلاق ملک وقوم کی بچیوں کو تعلیم دے سکتی ہیں اس کے لئے بنیادی شرط خواتین کا خود تعلیم یافتہ ہونا ہے

ڈاکٹری کی تعلیم:

عورت کو خدا نے صنف نازک بنایا ہے اسے ماں بہن بیٹی اور بیوی کا روپ دے کر باپ بیٹا بھائی اور خاوند کے لیے محبت خلوص اور دکھ کا اظہار بنایا ہے ہمدردی شفقت اور نرمی عورت کی فطرت کا حصہ ہیں اس لئے اگر عورت ٹھیک تعلیم حاصل کرے تو مسیحائی مرد اس کا ہمسر نہیں ہوسکتا اسلام بہتر اس لیے خواتین ہی خواتین کا علاج معالجہ کر سکتی ہیں

بحیثیت مجموعی عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا موجودہ دور میں بہت ضروری ہے ایک تعلیم یافتہ عورت اچھے اور برے میں فرق کرنا چاہتی ہیں اس لئے والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ اپنی بچیوں کو بھی تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں تاکہ ہمارا آنے والا معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکیں

www.Perfect24u.com

اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام

انسانی تہذیب و معاشرہ کی رہنمائی کے سلسلے میں اسلام نے انسانیت پر جو ان گنت احسانات کیے ہیں ان میں معاشرے میں عورت کے مقام کا واضح تعین بڑی اہمیت رکھتا ہے دنیا کا کوئی بھی غیر متعصب غیر جانبدار اور انصاف پسند انسان اسے کر سکتا کہ ظہور اسلام سے قبل کوئی بھی تہذیب سکتا نہیں کر سکتی جو حقوق اسلام نے عورت کو دیے ہیں ان کا رتی برابر بھی اس تہذیب میں عورت کو حاصل تھا یہی نہیں بلکہ زمانہ ماضی قریب میں کوئی ترقی پسندی کا دعوی کرنے والے معاشروں میں بھی عورت کو نہایت ذلیل مخلوق اور مرد کی ملکیت سمجھا جاتا تھا اور حد تو یہ ہے کہ دنیا کے پاس کتا میں عورت کو آج بھی اسی دست حیثیت اصل ہیں جو انسانیت کے درجے سے گری ہوئی مخلوق ثابت کرتی ہے

ظہور اسلام سے قبل عربوں میں عورت کو باعث ذلت ننگا خیال کیا جاتا تھا چنانچہ زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کے پیدا ہوتے ہی نہیں زندہ دفن کر دیا جاتا تھا اسلام پہلا مذہب ہے جس نے واضح طور پر اعلان کیا کہ عورت مرد کی غلام ہے نہ ہی ملکیت، اگر اور مردوں کے عورتوں پر کچھ حقوق کے تو نہیں عورتوں کے مردوں پر کچھ حقوق ہے نہ کوئی

غصب کر سکتا ہے اور نہ ہی میں کوئی ترمیم کی جا سکتی ہے۔ تاکہ اسلام کے حصول اور آئین اٹل ہیں۔ یہ درست ہے کہ قرآن حکیم نے الرجال قوامین النساء کہہ کر اس کی ضرور نشاندہی کرتی ہیں جو کہ ساخت وبناوٹ کے اعتبار سے مرد کو عورت سے کبھی پیدا کیا گیا ہے اس لئے معاشرے کے نظام میں اس کی ذمہ داریاں عورت سے زیادہ ہیں لیکن اس سے عورت کے معاشرتی مقام میں کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ اگر آپ تعلیم مرد پر فرض ہے تو عورت پر بھی فرض ہے اسلام نہیں چاہتا کہ عورت مرد سے کسی صورت پیچھے رہیں جہاں پر خاوند اور بیوی کی متاہل زندگی کا تعلق ہے

اسلام نے عورت کو گھر میں بڑا عزت مقام دیا ہے اور وآدار نیک بیوی کے حقوق مقرر کر دیا تاکہ مرد کہیں عورت پر ظلم و زیادتی روا نہ رکھیں یہ ایک مرد کی کمائی اور صرف کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں لیکن اگر کہیں میاں بیوی میں ناچاقی پیدا ہو جائے ان کا باہم زندگی بسر کرنا ممکن نہ رہے تو طلاق کے وقت مرد کا حق مہر کی رقم ادا کرنی پڑتی ہے ہم نے دوسرے وقت کی اجازت دیتی ہیں اسلام نے باپ کی جائیداد میں بیٹیوں کو اور خاوند کی جائیداد میں بیوی کو بھی دوسرے وارثوں کی طرح حقدار قرار دیا ہے پرتیما عورت کو اسلام نے عزت و احترام کا وہ مقام عطا کیا ہے کہ جس کی مثال کہیں اور نہیں ملے گی جنت ماں کے قدموں تلے ہیں ارشاد کی رو سے اسلام کے فرزندوں کو ماں کی خدمت کی وہ ترغیب دی گئی ہے کہ ایک مسلمان کی نیکوکاری اور پرہیزگاری داغدار ہوتی ہیں اگر وہ ماں باپ کی خدمت سے گریز کرتا ہے اس طرح بھائی بہنوں کے حقوق واجب ٹھہرائے گئے ہیں اور باپ بیٹی کے فرائض عائد

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کئے گئے ہیں اسلامی ہے جس نے بعد طور پر سرکاری کے دروازے مرد اور عورت پر یکساں طور پر کھولے ورنہ دنیا کے پاس دوسرا اور اہم مذاہب میں عورت کو عبادت گاہ میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں

عورت پر اسلام کے بنیادی ارکان کی پابندی اسی طرح لازم ہے جس طرح مرد پر صاف ظاہر ہے کہ اسلام دنیا اور دین دونوں میں مردہ عورت میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھتا اور اس کے لئے بخشش اور نجات کے راستے کو اس طرح کریں جس طرح کے مرد پر اگر اسلام عورت کو مرد کے مساوی حیثیت دینے کا مالی نہ ہوتا نیک.بیوی کو دنیا کی سب سے بڑی نعمت قرار نہ دیا جاتا

اسلام کی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ مسلمان عورتوں نے ہر میدان میں بڑے بڑے معرکے سر انجام دیے جن اسلام کے عہدے ذریعے میں ہماری تاریخ باہر دبر اور اہل علم و فضل عورتوں کے کارناموں سے بھری پڑی ہیں مسلمان عورتیں مردوں کے دوش بدوش جنگوں میں حصہ لیتے ہیں اور فوجوں کی رہنمائی کردیں حضرت عائشہ صدیقہ کی مثال ہمارے سامنے ہیں اسی طرح فرانس کے بعد چلو اسکو مسلمان خاتون ہیں شکست فاش دی تھی الزبیدہ نے ملکر رفاہی کاموں میں نمایاں خدمات سر انجام دیں اور مامون الرشید کی بیوی نے کئی مدرسے اور شفاخانے کا ان کیا متحدہ ہندوستان میں ملکہ رضیہ سلطانہ نے باقاعدہ حکومت قائم کی گئی نور جہاں کے تب فراست سے کون واقف نہیں ہیں اور شہزادی زیب النساء کے علم و فضل اور شاعرانہ صلاحیتوں سے کون بے خبر ہو گا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

حقوق العباد

حقوق العباد کا لفظی معنی ہے بندوں کے حقوق کے اس مراد ہے بندوں کے بندوں پر حقوق ان حقوق میں والدین اولاد بیوی رشتہ دار یا تیم مسکین مسافر اہل حاجت ہمسایہ مسائل قیدی کے حقوق اور اجتماعی و معاشرتی حقوق کا وزیر تصور شامل ہیں اسلام میں معاشرتی نظام کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اسی لیے اسلامی تعلیمات میں حقوق اللہ سے زیادہ حقوق العباد پر زور دیا گیا ہے میدان حشر میں حقوق العباد سے متعلق کئی زیادہ پرسش ہوگی اور اسی سلسلے میں معمولی سے معمولی غلطی بھی قابل معافی نہ ہوگی اور اپنے بیگانے قار بوا جانب ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں سے نیک سلوک بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی جانوروں کو دکھ نہ پہنچانا آداب مجلس آداب گفتگو آداب ملاقات حقوق العباد میں شمار ہوتے ہیں

قیامت کے روز نہ صرف اللہ کے حقوق جیسا کہ روزہ نماز زکات حج وغیرہ کا حساب ہوگا کہ بندے کو کبھی حساب ہوگا اللہ کا مجرمانہ اس قدر خطرناک نہیں جس پر بندوں کے حقوق مارنے میں خطرہ ہے ارشاد باری تعالی ہے رشتہ دار محتاج اور مسافر کو اس کا حق دو اور فضول مت اڑاؤ

www.Perfect24u.com

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے انفرادی طور پر معاشرے میں ہر ایک کا حق مقرر کیا ہے تاکہ کو فرائض کے ذریعے انسان کی تربیت کی جائے کبھی کسی بھی انسان کا حق نہیں مارنا چاہئے کیونکہ حقوق العباد کی گناہ نمازیں پڑھنے حج کرنے اور روزہ رکھ لینے سے بھی معاف نہیں ہوتے اور رشتہ داروں کو بھی اپنے معاشرے کے غریب کو خوشیوں میں شریک رکھیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ادائیگی پر تاکید کی گئی ہے کہ انیس کے پیش نظر حقوق العباد کو حقوق اللہ پر مقدم فرمایا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں (مشکوۃ و بخاری)

اس مختصر اور جامع حدیث مبارکہ پر عمل پیرا ہو کر ام رب کائنات کی رضا حاصل کر سکتے ہیں اور یہ کہ بندوں کے درمیان درست اخلاقی رشتہ استوار کیا جا سکتا ہے کہ جب ان کسی کے شر سے محفوظ ہوں گے تو یقینا بھائی چارہ الفت اور ایک دوسرے کے لئے قربانی کی فضا قائم ہوگی۔ ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی دل جوئی کریں مشکل میں ایک دوسرے کے کام آئیں احسان کریں مگر احساس نہ ہونے دیں مدد کریں تو سامنے والے کو کمتری کا احساس نہ ہو اپنی پسند کی طرح سب کی پسند کا خیال رکھیں تب ہی ایک شفاف معاشرے کا قیام ان کے نام ہم پڑوسیوں کے حقوق کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں (صحیح مسلم)

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کامل مومن کی پہچان یہی ہے کہ جس کا پڑوسی اس سے خوش رہے اگر پڑوسی کی تصدیق کرتے ہیں تو انہیں ان تمام قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں حقوق العباد کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے یعنی ہر وہ شخص جس نے کسی کا حق مارا ہے اسے جب تک اس کا حق نہ لوٹا دیا جائے اس وقت تک بارگاہ الٰہی سے معافی کی امید بے سود ہے لہذا ہمیں حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ کسی کا کوئی حق ہم پر باقی نہ رہے۔ یاد رکھیں کہ حقوق اللہ تو رحمت الٰہی سے معاف ہوسکتے ہیں مگر خلق کے ساتھ حق تلفی پر اللہ جلا جلالہ کا سخت عذاب ہے

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت کا ذکر آیا کہ وہ بہت نیک اور نمازیں ہے روزے رکھتی ہے اور کثرت سے قرآن کی تلاوت کرتی ہیں لیکن زبان دراز ہے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے

بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ اے باری تعالی ہمیں تمام فرائض کے ساتھ ساتھ حقوق العباد پورے کرنے کی توفیق عطا فرما آمین

www.Perfect24u.com

میرے اساتذہ / میرے اساتذہ میرے محسن / استاد کا احترام

اساتذہ انسانیت کا ستون بھی ہیں اور بنیاد بھی یہی قوم کے اصل معمار ہیں نوجوانوں کو سیرت کو سنوارنے انھیں مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے اور ان کی کردار سازی میں اہم ترین فریضہ سرانجام دیتے آئے ہیں سادہ نے اپنے علم کے ذریعے سے روشن کرنے کا ہنر سکھایا اور اپنی انتھک محنت سے نوجوانوں کو محقق ڈاکٹر انجینئر سائنسدان سیاستدان اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں کارہائے منصبی پر فائز کرتے چلے آئے ہیں ہیں اساتذہ کو انسان کو رب رحمان سے آشنا کرتے دنیا میں انسانیت سے محبت امن اور محبت کا پرچار کرتے ہیں اور جہالت کے اندھیروں کو علم کی روشنی سے ختم اور علم کی قندیلوں سے قندیلیں روشن و منور کرتے چلے آئے ہیں بلاشبہ درس و تدریس وہ شعبہ ہے جسے صرف اسلام ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر مذہب اور معاشرے میں نمایاں مقام حاصل ہے لیکن یہ ایک آفاقی حقیقت ہے کہ دنیا عالم نے معلم کی حقیقی قدر و منزلت کو کبھی اس طرح ہوں جاکر نہیں کیا جس طرح اسلام نے انسانوں کو معلم کے بلند مقام و مرتبے سے آگاہ کیا ہے

اسلام نے معلم کو بے حد عزت و احترام عطا کیا ہے اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقان حمید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی ہے خود خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہیں خالق کائنات میں انسانیت کی رہنمائی اور تعلیم کے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام کو معلم بنا کر بھیجا ہر نبی شریعت کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ کسی ایک فن کا ماہر اور معلم بھی ہوتا تھا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں زراعت کے عملہ میں اول تھے کلام کو ضبط تحریر میں لانے کا علم سب سے پہلے حضرت کیا حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی سے چیزیں بنانے کا علم متعارف کروایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے علم مناظرہ اور حضرت حضرت یوسف علیہ السلام نے علم تعبیر کی بنیاد ڈالی کی خاتم الانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معلم کو انسانوں میں بہترین شخصیت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں معلم کا مقام و مرتبہ بہت ہی اعلی و ارفع ہے اسلام نے استاد کو معلم و مربی ہونے کی وجہ سے روحانی باپ کا درجہ عطا کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول استاد کی عظمت کی غمازی کرتا ہے کہ جس نے مجھے ایک حرف بھی بتایا میں اس کا غلام ہوں چاہے مجھے آزاد کرے یا غلام بنا کر رکھے

اساتذہ کہاں کی ہے کہ ان کے آگے نہ بیٹھو اور ضرورت پیش آئے تو سب سے پہلے ان کی خدمت کے لیے کھڑے ہو جاؤ ہمیں اساتذہ اور ہر علم والے کا ادب کرنا چاہیے "با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب"

کسی نے کیا خوب کہا ہے

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ادب تعلیم کا جوہر ہے زیور ہے جوانی کا

وہی شاگرد ہیں جو خدمت استاد کرتے ہیں

کوئی بھی قوم یا معاشرہ تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا تعلیم کا حصول استاد کے بغیر ممکن نہیں اساتذہ قوم کے معمار ہیں نوجوانوں کی سیرت اور کردار سازی کا فریضہ سر انجام دیتے آئے ہیں اس معاشرے کی تعمیر میں استاد کا کلیدی رول ہوتا ہے ہمارے معاشرے کی وہ عظیم ہستی ہیں جو نئی نسل کو زیور تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں اور انھیں مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرتے ہیں یہ ایک حقیقت ہے استاد کا احترام والدین سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ استاد طالب علم اخلاقی اور روحانی تربیت کرتا ہے

ہمارے ساتھ صاحب وہ ہیں جب کلاس روم میں داخل ہوئے تو ان کی تمام تر توجہ ہماری جانب مبذول ہو جاتی ہے اور طالبعلم کا نام لے کر اس کا حال احوال پوچھتے ہیں اگر کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اسے حل کرنے میں ذاتی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں ان کے پڑھانے کا انداز اتنا پیارا اور مشق آنا ہے کہ ہر بات دل اور دماغ پر نقش ہو جاتی ہے انداز میں بات کرتے ہیں ہیں یوں لگتا ہے جیسے سامنے شفقت کا سمندر بہ رہا ہوں کسی طالب علم کو کوئی سزا دینا تو دور کی بات کرتا تو پیار سے سمجھاتے اکثر طالبعلم کی ظاہری حالت دیکھ کر اس کے حالات کا اندازہ لگا لیتے ہیں ہیں اگر کوئی طالب علم دو چار دن تک فیس جمع نہیں کرواتا تو اپنی جیب سے ادائیگی کرتے ہیں اور کہیں غریب طلباء کی مدد بھی کرتے ہیں وہ مطالبہ کو بھی نصیحت کرتے ہیں اپنے آس پاس کی خبر رکھا کرو کوئی طالب علم کتاب یا

www.Perfect24u.com

یونیفارم خریدنے کی سکت نہ رکھتا ہو تو اسے اپنی گرہ سے کتابیں اور یونیفارم خرید کر دیتے اور اس نے کی کا ذکر کبھی نہیں کرتے دل و دماغ میں اتر جانے والی شخصیات آج بھی اپنی عادات پر قائم ہیں

امن سے ملنے جاتے ہیں تو کھڑے ہو کر ملتے ہیں اپنے برابر بٹھاتے ہیں ہم اپنے دوستوں کو فخر سے بتاتے ہیں کہ یہ ہیں ہمارے اساتذہ ہمارے آئیڈیل اور ہمارے محسن اپنے شاگردوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے اساتذہ کی عزت کرو گے تو علم کے وہ موتی نصیب ہوں گے جن کی چمک دمک سے تمہاری شخصیت خیرہ ہو جائیں گی آج کے دور کے بڑے مسائل چوٹکی بطور خود غرضی ہیں اور اخلاقی امراض کا اثر بچوں پر بھی ہوتا ہے اگر ہمیں کوئی مقام حاصل کرنا ہے اساتذہ کے معاملے میں کافی خوش قسمت رہا ہوں مجھے وہ اساتذہ میسر ایجنسی پڑھنا اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں اسکول کے زمانے سے لے کر کالج تک سارے عظیم لوگ میرے رہبر رہنما رہے ہیں جب بھی باری تعالی کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہوں تو ان کے لیے بے اختیار دعا نکلتی ہے اے اللہ ان کو صحت عمر میں برکت و علم میں وسعت عطا کر کے ان کو سب کے لئے مشعل راہ بنا نا آمین

قائد اعظم کی زندگی اور خدمات / میری پسندیدہ شخصیت

قائد اعظم

متبادل عنوانات:

1۔ قائد اعظم میرا پسندیدہ راہ نما

2۔ قائد اعظم میرا ہیرو

3۔ قومی ہیرو

براعظم پاک وہند کے مسلم رہنماؤں میں قائد اعظم محمد علی جناح کا نام بہت نمایاں ہے ہے وہ ایک مخلص مسلمان دردمند رہنما اور زیرک سیاستدان تھے ہیں مسلم لیگ کی تنظیم نو اور قیام پاکستان کے لیے ان کی ہماری تاریخ آزادی کا ناقابل فراموش باب ہے ان کی بلند پایاں ملی خدمات کی بنا پر قوم نے انہیں قائد اعظم اور بابائے ملت کے القابات عطا کیے

تحریک پاکستان اصل میں مسلمانوں کے قومی تشخص اور مذہبی ثقافت کے تحفظ کی وہ تاریخی جدوجہد جس کا بنیادی مقصد ہے ہے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اور بحثیت قوم ان کی شناخت کو منوانا تھا جس کے لیے علیحدہ مملکت کا قیام اظہار ضروری تھا یوں تو تحریک پاکستان کا باقاعدہ آغاز 23 مارچ 1940 کے جلسے کو قرار دیا جاسکتا ہے

قائد اعظم محمد علی جناح 25 دسمبر 1876 کو پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام پونجا تھا آپ کی پیدائش پر آپ کا نام محمد علی رکھا گیا والدین نے آپ کی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام کیا جس کے لیے آپ کو 6 سال کی عمر میں مدرسے میں داخل کیا گیا بعد میں ان کے لئے گوکل داس پرائمری سکول داخل کیا گیا اس کے بعد سندھ مدرسہ الاسلام سے پندرہ سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان اعلی نمبروں سے پاس کیا یا 1892 میں وکالت کا امتحان پاس کرنے کے بعد اعلی تعلیم کے لئے لندن چلے گئے 1896ء میں بیرسٹر بنی جس کے بعد آپ لندن سے کراچی واپس تشریف لے کر انیس سو میں وکالت کے سلسلے میں آپ بمبئی تشریف لے گئے اور یہاں قائد اعظم محمد علی جناح نے سخت مشکلات کا سامنا کرنے کے باوجود بہت حوصلہ اور بہادری کے ساتھ کام کیا قائد اعظم نے دسمبر 1904 میں بمبئی میں کانگریس کے بیسیوں اجلاس میں شرکت کر کے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا اس وقت ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے انیسو چھ میں آل انڈیا کانگریس میں شمولیت اختیار کی محمد علی جناح ہر کنی امپیریل مشاورتی کونسل کے ممبر بن گئے محمد علی جناح جناح مسلمانوں کے حقوق کے حوالے سے بڑے سرگرم تھے اس سلسلے میں انہوں نے کم عمری میں ہی شادی اور

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مسلمانوں کے وقف کے حقوق کو قانونی شکل دینے کے لیے کام کرتے رہے انیس سو تیرہ میں محمد علی جوہر اور سید وزیر حسن اور دیگر مسلم قیادت آپ کو مسلم لیگ میں شمولیت پر آمادہ کیا لیکن چونکہ اس وقت تک مسلم لیگ بڑے نوابوں کی جماعت تھی اس لیے آپ کا رزلٹ رجحان کانگریس کی طرف رہا جس کے لئے آپ نے مسلم لیگ اور کانگریس کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں یثاق لکھنؤ ہوا محمد علی جناح دونوں جماعتوں میں اتحاد کے علمبردار کی حیثیت حاصل تھی

پہلی جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد برطانوی حکومت اپنے وعدوں سے منحرف ہوکر سیاسی اور سماجی سرگرمیوں پر پابندی لگادی جس سے سارے برصغیر میں تحریک شروع ہوگی اور حکومت مارشل لا نافذ کردیا اس تحریک کی قیادت مسٹر گاندھی نے کی آپ نے کانگریس میں اس کی مخالفت کی آخری تحریک ناکام ہوگئی

انیس سو بیس میں قائداعظم کانگریس سے ہندو کی ذہنیت کو سمجھنے سے الگ ہوگیا انیس سو تیس میں لندن میں دوسری گول میز کانفرنس میں شریک ہوئے اس میں علاما محمد اقبال بھی شریک تھے جنہوں نے انیس سو تیس میں مسلم لیگ کے اجلاس الہ آباد میں اپنے خطبہ صدارت میں ایک متحد اسلامی ریاست کے قیام کی نشاندہی کی اس کے بعد دو رہنماؤں کی ملاقات ہوئی جس میں علامہ اقبال نے اپنے نقطہ نظر کی مزید وضاحت کی کا جام برصغیر کی سیاست سے بیزار ہوکر واپس انگلستان چلے گئے کہ انہیں سو تے تسی لیاقت علی خان جب لندن آئے انہوں نے قائداعظم سے ملاقات کی اور برصغیر کے مسلمانوں کی قیادت کرنے کی درخواست کی اس پر آپ نے چو تیس میں پڑے صغیر تشریف لائے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

یہاں کر اپنے مسلم لیگ کو بحیثیت جماعت متحرک اور منظم کیا کیا قائد اعظم محمد علی جناح 1935 میں بمبئی کے مسلم لیگ کے اجلاس پارٹی کو منظم کرنے کے اختیارات دیئے گئے اس پر اپنے تمام برصغیر کا دورہ کیا اس دورے کے دوران آپ نے مسلمانوں کو آنے والے خطرات اور اس سے نمٹنے کے لیے تیار کیا

انیس سو آٹھ کی مسلم لیگ جو بڑے لوگوں کی جماعت سمجھی جاتی تھی قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں مسلمانان برصغیر کی آنکھوں کا تارا بن گئی اور اس طرح ملط کر دل افسردہ اور پاشکستہ قافلہ سخت جان جو اگرچہ تھا تو عشق کی وادی میں مگر مسلمانوں کی رہنماؤں کی جلدبازیوں سے دلبرداشتہ ہو گئے حوصلہ ہار بیٹھا تھا دوبارہ کربستہ ہوا اور ایک تازہ والے کے ساتھ قائد اعظم کی رہنمائی میں راس کماری سے لے کر پشاور تک رواں دواں ہو گیا۔ وہ مسلمان پر بلت برصغیر جس میں شرح خواندگی تین فیصد سے بھی کم تھی مگر دنیاوی اعتبار سے وہی سادہ اور ناخواندہ مسلمانوں نے جو سامراجی حکومتوں کے ستائے ہوئے اور ان کی تنگ نظری چ** چاہت کے ذلت آمیز رعایا اور سودی ناانصافیوں کا شکار تھے انہوں نے تاریخ کا وہ عظیم الشان سفر اپنے عظیم قائد کے ساتھ نہیں کیا اور پوری دنیا کو حیران کر دیا جس نے اقوام عالم کی تاریخ میں بالکل نئے اور انوکھے انداز سے انقلاب کا آغاز کر دیا

23 مارچ 1940 کے اجلاس میں جب قرارداد پاکستان منظور ہیں کا جاننے فرمائے اسلام اور ہندو دھرم محض مذہب نہیں در حقیقت دو مختلف معاشرتی نظام ہیں اس لیے خواہش کو خواب و خیال ہی کرنا چاہیے کہ ہندو اور مسلمان مل کر ایک مشترکہ قومیت کی تشکیل کر سکیں گے ظاہر ہے کہ پاکستان کسی فوجی مہم جوئی کے ذریعے وجود میں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

نہیں آیا اور نہ ہی کسی نے سے بزور طاقت اور اختیار حاصل کیا گیا بلکہ ووٹ کے ذریعہ بننے والی دنیا کی تاریخ کی واحد منفرد ریاست ہے 20 مارچ 1941 کو قائداعظم نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا خوب یاد رکھیے یہ معمولی کام نہیں ہے یہ سلطنت مغلیہ کے زوال سے لے کر اب تک سب سے بڑا کام ہے جو آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے اچھی طرح سمجھ سمجھ لیجئے کہ منزل تک پہنچنے کے لئے تمام وسائل کو کام میں لانا پڑے گا ہر ممکن طریقے سے مکمل تیاری کرنی پڑے گی 15 نومبر 1942 کے قائداعظم کے بصیرت افروز اور چشم کشا خطاب میں بھی آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ پاکستان کا طرز حکومت کیا ہوگا پاکستان کے طرز حکومت کا تعین کرنے والا مہ کون ہوتا ہوں مسلمانوں کا طرز حکومت آج سے تیرہ سو سال قبل قرآن مجید میں ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہیں اور قیامت تک موجود رہے گا آج پھر اس ملت پاکستان کو ایک ایسے ہی رہنما کی ضرورت ہے

6 دسمبر 1943 کو کراچی میں اعلی انڈیا مسلم لیگ کے 31 میں اجلاس سے خطاب کے دوران کاظم نے فرمایا وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں وہ کونسی چٹان ہیں جس پر ان کی ملت کی عمارت استوار ہے وہ کونسا لنگر ہے جس نے امت کی کشتی محفوظ کردی ہے اور رشتہ وہ چٹان اور لنگر اللہ کی کتاب قرآن کریم ہے مجھے امید ہے کہ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے قرآن مجید کی برکت سے زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا ایک خدا ایک کتاب ایک رسول ایک امت قائداعظم کا یہ کتاب کسی تبصرہ یا وضاحت کا محتاج نہیں اس کا لفظ پکار رہا ہے یہ بات کہنے والا کے حقیقی تصور سے بھی آشنا ہے اور خدا کی کتاب اور رسول کو مان لینے کے

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

لازمی نتائج سے بھی باخبر ہے ضرورت ہے کے ہر فرمان کو بھی مانے اور قائد کو بھی اپنی روشن سیرت کردار کا رسے متعارف کروائیں اگر ہمارے رہنما اور قوم قائداعظم جیسی سیرت و کردار کا مظاہرہ کرے تو آج بھی سرخرو ہو سکتے ہیں

قریبی دوست / عزیز یا رشتے دار کی شخصیت پر مضمون

میرے قریبی دوست کے بارے میں پوچھا جائے تو ان کا نام عشرت ہے ہے ان کی عمر باقی ہم جماعتوں والی ہی ہے یعنی پندرہ سال عشرت خوش شکل اور خوش لباس شخصیت ہے عشرت کا سراپا بیان کرنا ہو تو ان کا قد پانچ فٹ سے کچھ زیادہ ہی زیادہ لمبے بال رکھنے والی ہستی نہیں ہیں اور باقاعدگی سے کٹوا کر ایک صاف ستھری شخصیت کی صورت ہیں سکول میں انہوں نے پسند ہے شاید اسی وجہ سے ان کے بال گھنے اور چمکدار ہیں ان کی رنگت جلی ہے آنکھیں ہر وقت مسکراتے دکھائی دیتی ہیں ان کا وزن ان کی عمر کے لحاظ سے اوسط ہے نہ زیادہ دبلا پتلا ہے اور نہ ہی موٹاپا دکھائی دیتا ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

وہ ہر کسی سے خوش اخلاقی سے پیش آنے والی شخصیت ہے مسکراہٹ تاہم ان کے لبوں پر کھیلتی ہے کسی پر مشکل وقت پڑے تو ہم اس شرط کو سکے مدد کرنے کے لئے ہر دم تیار پاتے ہیں ان کی انہیں اچھی عادتوں کی وجہ سے طلباء کے علاوہ انھیں اساتذہ بھی بہت پسند کرتے ہیں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے وقت پر ہم پر جمع نہ کر آیا ہوں کلاس میں جب اساتذہ سادہ سوال پوچھتے ہیں تو سوال مکمل ہونے سے پہلے شرک ہاتھ ہوا میں بلند ہوجاتا ہے پر مکمل کرنے کے بعد باقاعدگی سے دو گھنٹے پڑھنے کی عادت ہے

ان کا نام کھیلوں کے مقابلوں میں نمایاں دکھائی دینے والے سٹوڈنٹس میں لیا جاتا ہے ان کا پسندیدہ کھیل ٹیبل ٹینس ہیں لیکن وہاں اسکول کی کرکٹ ٹیم میں بھی باؤلر کی حیثیت سے مقام بنانے میں کامیاب ہیں مختلف جماعتوں کی ٹیموں کے علاوہ وہ دوسرے سکولوں سے ہونے والے میچ میں اپنے اسکول کے لئے کئی اعزازات حاصل کرنے کی وجہ سے ٹیم میں ایک اہم کھلاڑی ہیں

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ نے باقاعدگی سے صبح کی سیر کرنے کی عادت ہے ہر روز اپنے گھر کے قریب پارک میں وہ چار کلومیٹر کا چکر لگانے کے بعد آنے والے سٹوڈنٹس کہیں سارا دن چاکوچوبند گزرتا ہے عشرت کی آئینی عدالت و رویہ کی وجہ سے تمام طالبان کی عزت کرتے ہیں اور اساتذہ نے ایک ایک اچھے شاگرد کی سیاست سے بھرپور شکر سے نوازتے ہیں یہ کہنا بجا ہوگا کہ کلاس میں اسٹوڈنٹ کے لیے بہترین دوست ہیں اور انہوں نے کبھی مشکل وقت میں کسی کی مدد کرنے سے اعتراض نہیں کیا

www.Perfect24u.com

ہمارا نظام تعلیم

تعلیم نام ہے ایک نسل کے دوسرے نسل کو اپنے تجربات اور تجربات کے نتائج کو منتقل کرنے کا ایک نسل دوسری نسل کو جو آداب زندگی اور ذہنی وراثت منتقل کرتی ہے اسے عرفیہ میں تعلیم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے دراصل کسی قوم کی مادی اور روحانی زندگی کی روح رواں ہیں جتنی کسی قوم کی تعلیم جاتنا اور شاندار ہوگی اتنی ہی وہ کم ترقی کے اعلی منازل پر وائس ہوگی قسط تعلیمی معیار ناقص تعلیمی نظام نام اور کھوکھلا تدریسی انداز نسل کو لازمی بستیوں کی طرف دھکیل دیتا ہے ہے جتنا کسی قوم کا نظریہ حیات مستحکم ہوگا اتنا ہی وہ اپنی تعلیم کو روشن روایات آکر سکے گی پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اس کا پورا معاشرتی ڈھانچہ اس امر کا تقاضا کرتا ہے وہ اسلامی حیات پر استوار ہو قوم کا نظام تعلیم دراصل ثبات کا آغاز ہوتا ہے کہ وہ قوم زندگی کے مختلف پہلوؤں میں کون سے پہلو کو ترجیح دیتی ہیں ہیں مملکت خداداد پاکستان میں اس کے قیام کے فورا بعد اس بات کو حتمی طور پر طے ہو جانا چاہیے تھا کہ انگریزی نظام تعلیم کے بعد ہمیں کیسی تعلیم رائج کرنی ہے

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

انگریزی نظام تعلیم کا مقصد تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنا اور اختر ہی اندازپیدا کرنا ہرگز نہیں تھا انگریز سرکار کو منشیات اور کلرکوں کی ضرورت تھی ساءنسدانوں ڈاکٹروں انجینئروں کی نہیں لہذا لارڈ میکالے کے لائے ہوئے انداز تعلیم نے کلارک پیدا کیا کہ ماہرین فن پاکستان بن جانے کے بعد انگریز کے لائے ہوئے نظام تعلیم میں پیوند کاری کر کے اسے جوں کا توں رہنے دیا گیا جس سے نہ تو تخلیقی استعداد یا بری اور نہ ہی مردان کار میسر ہوئے نتیجہ یہ ہوا کہ آج بھی بے شمار تعلیم یافتہ لوگ ایسے موجود ہیں جو پاکستانی تو ہیں مگر پاکستانیت سے آری ہیں مسلمان تو ہیں مگر اسلام سے نابلد ہیں یہ قصور ان بیچاروں کا نہیں ہمارے نظام تعلیم کا قصور ہے کہ بجائے ماہرین پیدا کرنے کے اعلی تخلیقی صلاحیتوں کے افراد پیدا کرنے کے ایسے خواندہ اشخاص سامنے آئے ہیں جو نہ تو نظریہ پاکستان سے جذباتی وابستگی رکھتے ہیں اور نہ ہی اسلام سے شیفتگی اور والہانہ پن کا اظہار کرتے ہیں

کسی نظام تعلیم میں عناصر نہایت بدیہی ہی ہوتے ہیں استاد طالب علم اور والدین استاد اور والدین دونوں یہ کوشش کرتے ہیں کہ طالبعلم کو ایسا تدریسی نصاب دیا جائے اور ایسا تجربہ سے دوچار کیا جائے جن سے اس کا کردار بہت تھا اپنے نظریہ حیات پر ایمان اور زندگی کی دوڑ میں مطابقت کا جذبہ پیدا ہو سکے کے متعلم کو مرکزی نقطہ بنا کر معلم اور والدین کو ایسا مضبوط رویہ اختیار کرنا چاہیے جس سے فریقین کی مجموعی کوششیں بارآور ہو سکے مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ عموما اساتذہ طلباء کی اصلاح فلاح سے بے نیاز ہوتے ہیں انہیں یا تو اپنی تنخواہ ہے کے معاوضہ کی فکر سکولوں کی حدت سے رویہ ظالمانہ رنگ اختیار کئے ہوئے ہیں جہاں تک والدین کا تعلق کی اب طالب علم کو تعلیمی ادارے میں بھیج کر ایسے

www.Perfect24u.com

لاتعلق سے کیوں نہیں یہ معلوم نہیں ہوتا نہ ان سرگرمیوں میں پڑے ہوئے ہیں ہیں فریقین کے رویے نے طالبعلم کی تعلیمی زندگی کو مصروف کرکے رکھ دیا ہے

ہمارے ہاں طریقہ تدریس کو ہی فرسودہ چلا رہا ہے جو آج سے صدیوں پہلے تا یعنی لیکچر کا طریقہ طالب علم جب تک میں خود شریک کار نہ ہو وہ ایک بے حس مجسمے کی پکچر سنتا رہے گا اور مضمون میں عموما اور تجرباتی علوم میں محسوس استاد کو محض رہنمائی کرنی چاہیے اور طالبعلم کو بھرپور طریقہ سے حصہ لے کر اپنی تخلیقی قوتوں کو بروئے کار لانا چاہیے

نصاب وہ والی کار ہے جسے ہم طالب علموں کو ایک زاویہ نگاہ سکتے ہیں ایک لائن آف ایکشن دے سکتے ہیں نصاب عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہو اور اساتذہ کے خوبصورت رنگ بھرتے طالبعلم کی صلاحیتیں چمک اٹھتی ہیں ہیں لیکن ہمارے ہاں نے صاف کی تدوین تو اکثر ہوتی رہتی ہیں مگر نہ تو اسلامی نظریہ حیات سے ہم آہنگ ہیں نہ ہی اس میں جامعیت ہے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھیے تو کتابوں کے طومار اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں مگر یہ تو ماران کے معصوم سے نا کو سوائے یہ سوالات کے اور کچھ نہیں دیتے حالانکہ اکثر مقصد محض چند سوالات کر لینا سیرت سازی ہے ہے وہ لوگ جو تدریس کا عملی تجربہ ہی نہیں رکھتے وہ نصاب ساز ہوتے ہیں نتیجتاً وہ بچوں کے ذہنی اور نفسیاتی تقاضوں سے پیرا ہو کر ایسا مواد فراہم کرتے ہیں جو طلباء میں اختراعی کو بدل نہیں سکتا

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

نظام امتحان کسی نظام تعلیم کا وہ پیمانہ ہے جسے سال بھر کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے ہمارے ہاں عموماً سال پر کے بعد ایک جامع امتحان کے بعد سال بھر کے ریٹائر ہوئے سوالات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ آیا یہ نکلے ہوئے سوالات امتحانی پرچے پر اگل دیئے ہیں یا نہیں نہیں جامعہ طریقہ امتحان نے نقل چوری اور پھر سینہ زوری پیدا کرتی ہیں جن سے معروضی آزمائش میں بچا جاسکتا ہے

ایک ایک میں جامع نظام تعلیم عام ہے وہ ہے تعلیم کا پھیلاؤ مزاج تعلیم کا پھیلاؤ ایک بہت اچھا ہے تعلیم بالغاں پر بے پناہ جنہیں کرایا جاتا ہے عام ہو رہی ہے جگہ جگہ تعلیمی ادارے کھل رہے ہیں مگر علم گھٹ رہا ہے پھول رہی ہے اتنا ہی کم سے کم تر ہوتا چلا جارہا ہے کہ معیار کی بستی نہایت افسوسناک ہے

آپ ہمارے تعلیمی کارپروازوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ اگر قوم کو اچھے شہری پاکستانی اور محب وطن فراہم کرنے ہیں تو ہمیں اپنے تعلیمی ڈھانچے کو یکسر بدلنا ہوگا اپنے نظریاتی بنیادوں پر تعلیمی اداروں کو مستحکم کرنا ہوگا تعلیم دنیا سے وابستہ افراد کے دلوں میں بلوائے تازہ پیدا کرنا ہوگا جو فرض شناس بھی ہو اور آثار پیشابی ہو ہم اپنے تعلیمی اداروں کے ذریعے مخالف قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہو کر سکیں گے آخر جیت ہماری ہوگی

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ہمارا نظام امتحانات

کسی بھی قوم کی ترقی و خوشحالی میں تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہیں یہ علم ہی کا کمال ہے کہ انسان کو جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر علم و آگہی کی روشنی میں لاتا ہے اور انسان کو شعور بخشتا ہے اور اصلاح نسان میں شور پروان چڑھتا ہے اور اسی علم کی بدولت وہ اچھے برے میں اور غلط میں تمیز کر سکتا ہے لیکن افسوس کہ ہمارے ملک پاکستان میں تعلیم کا شعبہ وہ واحد شعبہ ہیں اس کا سب سے زیادہ نظر انداز کیا جارہا ہے ہے اور اس کی بہتری کے لیے حکومت کی جانب سے کسی قسم کی کوشش نہیں کی جارہی ہے جس وجہ سے ہمیں اس وقت دنیا کی دوسری قوموں سے بہت پیچھے ہیں پاکستان دنیا کے ان ممالک میں سے ہے جہاں تعلیم پر بہت کم پیسہ خرچ کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک کے تقریبا آدھی آبادی ان پڑھ ہے اور جو لوگ پڑھے لکھے یا سکولوں اور کالجوں میں جارہے ہیں ان کو امتیازی نظام تعلیم کا سامنا ہے

تدریس تدریس صرف انہیں چیزوں کی جاتی ہے جن کا اس محدود وقت میں تحریری امتحان لیا جا سکتا ہوں البتہ جن چیزوں کے امتحان لیا جانا مشکل ہو یا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو سکتا ہوں ان کی تدریس کی ضرورت باقی نہیں رہتی وہ

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اپنی نوعیت کے اعتبار سے کتنی ہی اہم ہو اور انسانی سیرت و کردار سے اندازہ کیجئے ایک امتحان کے طریقہ کار پر ہے اوپر سے امتحان بھی محض تحریری

اور پھر مخصوص نصاب و کتابوں سرگرمیاں اور دورانیہ کی تنگنائے میں نونہالوں کے در اثر جائے جستجو کو مقید کرنا اور ان کی طلب وکاس بے علم کا دھارا اپنی مرضی اور صوابدید سے مقررہ رکھنا اپنی جگہ ایک الگ سوال ہے ہے اور مصرف جو کہ اس نظام تعلیم میں پہلے سے ٹائم ہوتا ہے لہذا اس نظام کے تمام کل پرزے نصاب سے لیکر اور سرگرمیوں سے لے کر امتحان طریقوں تک اسی مقصد اور غایت کے حصول کے لیے ایک مخصوص تربیت اور انداز سے فٹ ہوئے ہوتے ہیں انسانی شعور صلاحیتیں اس نظام سے گزرنے کے نتیجے میں جس طرح نمو پاتی ہیں وہ ان کے پروان چڑھنے کی ایک خاص نہیں ہوتی ہے لوگوں کی سوچوں اور نظریات کا دھارا ان کے زبردست اختلاف اور دھرنوں کے باوجود آخر کار ایک منٹ پر مرکوز ہونے لگتا ہے لوگوں کے اپنے نظریات خواہ کچھ بھی ہو نا دنیا کو دیکھنے اور اس کے اندر اپنا کوئی کردار ادا کرنے کا بالآخر وہی روح اور وہی انداز اختیار کرنا لوگوں کی عادت اور فطرت بن جاتا ہے یہ نظام ان سے چاہتا ہے اور جس سے ان کو برسوں گزرتنہا بھی ہوتا ہے اس سے ماورا ہو کر کوئی اور انداز اور زہد اختیار کر لینا تو دور کی بات اس کا تصور بھی کر لینا لوگوں کے لئے ایک ناممکن سی بات ہو جاتی ہے

اللہ تعالی ہر بچے کو یکساں ذہنیت ہے اور خوبیوں کے ساتھ پیدا کرتا ہے لیکن آگے انسان کی مرضی ہوتی ہے اس کو جس رنگ میں مرضی رنگلی یعنی جس طرح کا ماحول کا ہوگا وہ اس طرح کا ہوگا تو ایسے میں ہماری حکومت کی ذمہ داری

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

بنتی ہے تو پورے ملک میں یکساں نظام تعلیم متعارف کروائے ہمارے ملک کے آدھے سے زیادہ آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے اور ہمارے حکمرانوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان نوجوانوں کی تعلیم کا مناسب بندوبست کریں ہمارا ملک بھی اسی صورت میں ترقی کرے گا جب ملک میں ایک سال نظام تعلیم ہوگا

مہنگائی ایک عفریت، گرانی اور اس کا سدباب

انسان کی تگ و دو کا ایک اہم مقصد بنیادی انسانی ضرورتوں کا حصول ہے ہے اسے جسم و جاں کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے اوراق تابنے کپڑا اور موسموں کی تندی اور تیزی سے بچنے کے لئے مکان کی ضرورت ہوتی ہے پتھر کے زمانے سے لے کر آج کے خلائی دور تک انسان کی ضرورت میں فرق نہیں آیا جو جو انسان ترقی کرتا رہا اس کی صورت میں اضافہ ہوتا گیا اور یہی سہولتیں زندگی کی ضرورت بن گئی

آج ہمیں کس میں صدی کی دہلیز پر کھڑے ہیں عالمی صورتحال کا معروضی جائزہ لیں تو میں گائے کی وجوہات اور اثرات کا تقریبا وہی نقشہ نظر آتا ہے جو صدیوں پہلے غیر مہذب دور میں تھا پینے کے لئے صاف پانی کو ترستی مخلوق فٹ پاتھ اور کشتیوں میں زندگی گزارنے والے لاکھوں کروڑوں انسان آج کے نام نہاد مہذب دور کی چیرہ دستیوں پر

www.Perfect24u.com

ماتم کناں ہے یہ ہے کہ دنیا ترقی کی ہفتہ ترقی پذیر اور غیر ترقی یافتہ طبقات میں تقسیم ہے اسی فیصلے پر ترقی یافتہ ممالک کا قبضہ ہے اور وہ پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں نہ صرف وسائل پر ان کا قبضہ ہے بلکہ ٹیکنالوجی اور دیگر علوم میں بھی وہ دوسرے ممالک سے آگے ہیں ہیں اور اس پر طریقے طور پر ترقی اور ترقی پر قبضے کے لئے ہر دم تیار کھڑے ہیں

میگی پیدا کرنے میں خود ہمارے ملک کی عوام کی کوتاہیوں کو بھی بڑا دخل ہے ہم نے سادگی کو خیر باد کہہ دیا ہے اور زندگی کی آسائشوں کو بنیادی ضرورت بنا لیا ہے تفریح کے نام پر دیکھتے تک جاگنا اور صبح دیر تک سویا لانا سادہ زندگی کے بجائے پر تکلف دعوتوں کا اہتمام نمود نمائش پر خرچ ہونے والے لاکھوں کے اخراجات شادی بیاہ اور دیگر سماجی تقریبات پر بے تحاشہ خرچ کرنا یہ سب مصنوعی زندگی کے چونچلے ہیں جو مہنگائی کا سبب بنتے ہیں ذرائع ابلاغ نے مغربی کلچر کو فروغ دیا ہے اور ہم ان کی نقالی میں اپنا مالیخولیاپیکار ڈبیٹھے ہیں کبھی ہم بصد جیسی فضولیات لاکھوں کروڑوں کا نقصان کرتے ہیں یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ چائے ہمارا اہم ترین مشروب ہے تمباکو نوشی ہمارا سب سے بڑا فیشن ہے اور میک اپ کے سامان کی درآمد پر کروڑوں کا چکر نہ ہمارا معمول بن گیا ہے آج تک کوئی حکومت اس پر پابندی نہیں لگا سکے یہ مہنگائی کی بنیادی وجوہ ہیں جو خود ہماری پیدا کرتا ہے ہے بڑھتی ہوئی آبادی کا دباؤ بھی مہنگائی میں اضافہ کر رہا ہے اس لئے ہمارے ہاں منصوبہ بندی کا فقدان ہے اگر ہمارے تیس چالیس سال میں صرف خلیج ماہرین میں تکنیکی ماہرین بھیج کر ہم ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہو سکتے تھے لیکن ہمسایہ ملک ہم سے تیز نکلے اور معیشت کو مضبوط کر لیا جبکہ ہماری غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے آج ہم مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جہالت اور مہنگائی لازم و ملزوم ہیں یہ حقیقت ہے کہ جن ممالک میں شرح خواندگی بہتر ہیں ان کے ہاں وسائل سے استفادے کا رجحان بھی زیادہ ہیں اور ان کی معاشی حالت بہتر اور مہنگائی کم ہے جاپان کے قدرتی وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں گزشتہ صدی میں وہ دو دفعہ ہوا ہے لیکن اس کی حیرت انگیز ترقی میں اس کی شرح خواندگی علم کی اہمیت اور پوری تندہی اور سچے دل سے کام کرنے کی عادت میں انہیں عروج پر پہنچا دیا ہے ہمارے گھر بھی روشن نہیں ہے اس لیے میں گائے کے عفریت پر قابو پانے کے لیے لازم ہے کہ شرح خواندگی کو بڑھایا جائے اور مصنوعی زندگی کو ترک کیا جائے

مہنگائی اور غربت کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے جس طرح بہت زیادہ مار ایمان سے دور لے جاتی ہیں اسی طرح زیادہ غربت بھی خدا سے انسان کا رشتہ کمزور کر دیتی ہیں میں گائے ہو یا کوئی بھی معاشرتی کمزوری یا برائی اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بندے اور خدا کا تعلق کمزور یا ختم ہو جاتا ہے اور یہ نقصان ایسا ہے جس کا ازالہ ممکن نہیں مہنگائی کا مسئلہ بین الاقوامی بھی ہے اور بڑی طاقتوں کا پیدا کردہ بھی اس میں بڑے بڑے لٹیرے شامل ہیں اور حکمران طبقہ بھی اور خود عوام بھی اگر زندگی اپنائیں پرستی سے اجتناب کریں اور ان تمام سماجی برائیوں سے بچے جو ہاؤس لالچ اور دولت کی شدید خواہش کی بدولت پیدا ہوتی ہیں اور اپنے اندر اخروی زندگی میں جوابدہی کا احساس اجاگر کرے کرے اور محنت اور جدو جہد مسلسل کو شعار بنائے تو ہم مہنگائی پر کافی حد تک قابو پا سکتے ہیں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اردو ۔۔۔۔۔۔۔سرکاری زبان اور زریعہ تعلیکم / قومی زبان

اردو

زبان غیر کو پڑھ پڑھ کے وقت کھوتے ہو ۔ یہ تم ترقیوں کے حق میں کانٹے بوتے ہو

پڑھو تم اپنی زبان میں کہ فن کی ہو تسہیل ۔ تمہاری منزل مقصود کی یہی ہے سبیل

پاکستان میں زبان کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوسکا ہے اردو ہماری قومی زبان ہے اور آئین کی رو سے سرکاری زبان کا درجہ بھی حاصل ہے ہے مگر آزادی کے بعد اب تک وہ ہماری دفتر زبان نہیں بن سکیں بلکہ وہ اب تک ذریعہ تعلیم کا درجہ بھی حاصل نہیں کر سکے اس کی وجہ یہ ہے کہ انگریز نے اپنے دو سو سالہ دور حکومت میں اپنے مداحوں کا ایک مضبوط حلقہ قائم کردیا تھا اور انہیں اس طرح کی تربیت دی تھی کہ وہ انگریزی زبان اور انگریزی ادب و ثقافت کے پرستار بن گئے کہ اگر جریدہ ثقافت تو مقامی ثقافت سے مار کھا لیں اور زندگی کی وہ طور طریق یہاں رائج نہ ہو سکے جن کا مشرقی شرم و حیا وضعداری اور تواضع سے براہ راست تصادم تھا لیکن انگریزی زبان میں مقامی زبانوں اور سرکاری اور دفتری زبان فارسی پرپوری طرح غلبہ پالیا اگر فارسی جو انگریزی دور سے پہلے سرکاری اور دفتری زبان دی کسی

علاقے کی مادری زبان بھی ہوتی تو شاید نہ ہوتا لیکن فارسی زبان نہیں ایک اجنبی زبان تھی اس لئے انگریزی کو فروغ حاصل کرنے میں مدد ملی علاوہ ایک مسلمہ اصول ہیں کہ جو سرکاری اور دفتری زبان حکمران رائج کرنا چاہتے ہیں اور افطار کر لیتی ہیں اور ہم جہاں سب سے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنا اثرورسوخ قائم کیا کہ لوگ شمالی پر اسیکیوٹر تک انگریزی حکومت کے آنے سے پہلے پہلے انگریزی زبان سیکھ چکے تھے اور انگریز کو جس نظام کے چلانے کے لیے منشیات اور کلرکوں کی ضرورت بھی اس میں بڑی حد تک مہارت حاصل کر چکے تھے چناچہ شمالی برصغیر انگریزوں کے قبضے میں آیا تو یہی لوگ یہاں بھی سرکاری دفتروں کو چلانے کے لیے بلائیں گے لہذا ہر جگہ ملٹری اکاؤنٹس کا نسخہ کلکتہ دفتر ہیں کے انگریزی انگریزی کا رائج ہونا برصغیر کی تاریخ کا ایک اہم باب بھی ہے انگریزی کی تعلیم ایک ناگزیر ضرورت بن چکی تھی اس لیے مسلمانوں کو بھی اپنی روش میں تبدیلی کرنا پڑی اور اپنے پاس قومی تحریکوں کے اصول نظر انداز کر کے وہ بھی انگریزی سیکھ گیا لیکن عام لوگوں نے تو اسے حصول معاش کے لئے سیکھا اور خاص لوگوں کو انگریز نے اپنے ماتحت بنا کر لوگوں پر مسلط کرنے کے لئے سکھایا تھا شاہد ابتدائی دور حکومت میں انگریز کا برصغیر سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہ تھا تاہم اس نے اسکرپٹ اپنا بدن نہیں بنایا اگر اس کے رخصت ہونے کے بعد اسے انگریزوں کی جگہ لینے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گا علاوہ ازیں دوسری زبانوں کے کہ یہ طبقہ کبھی انگریزی کی جگہ اردو کو سرکاری زبان بنانے کا حامی نہ ہوا چنانچہ جب کرنے پاکستان میں اردو کو قومی زبان بنانے کا اعلان کیا تو یہ طبقہ دل میں اٹھا اور طرح طرح کی لسانی بحثوں کے باپ کھول دیا اگر قائداعظم خدانخواستہ انگریزی قومی سرکاری اور دفتری زبان کا درجہ دینے کا اعلان کر

دیتے تو شاید کوئی بحث نہ چڑھتی بہر وہ خوب جانتے تھے کہ اردو ہمارا قومی مضبوط تاریخی اور تہذیبی ورثہ ہے ہمارے عوام میں دینی اور سیاسی شعور پیدا کرنے اور مسلمان عوام کو ان کی امنگوں سے روشناس کرنے کے لئے اردو نے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی ہیں اور یہی زبان پاکستان کا مختلف لسانی جھگڑوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں اس لئے انہوں نے اردو ہی کو اہمیت اور اولیت دی لیکن ان کی حیات مستعار نے وفانہ کی پاکستان قائم ہونے کے چند ماہ بعد علیل رہنے لگے اور اور تقریبا سال بعد دنیائے فانی سے کوچ کر گئے

قائداعظم کے بعد جو لوگ صاحب اقتدار ہوئے وہ انگریز بے حد درج مرغوب اور باطنی اور ذہنی طور پر اس کے پروردہ تھے تاہم نے قائداعظم کے حتمی فیصلے سے اختلاف رائے گئی ہجرت نہ ہوئی مگر ایسے اسباب پیدا کر دیے کہ آج تک یہاں انگریزی ک انگریزی حکومت ہے ہے حکمران طبقوں کو اس سے دو فائدے ہیں اول تو یہ کہ کوئی عام آدمی ان کے حل کا تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ وہ یہ مہنگی انگریزی تعلیم حاصل نہیں کر پاتا جو امریکہ اور برطانیہ کے یونیورسٹیوں میں حاصل ہوتی ہیں دوسرے سارے سرکاری اور دفتری کارروائی انگریزی میں ہونے کی وجہ سے عوام یہ سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ کیا کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے ہے ایک ملزم کی عدالت میں چار ججوں اور وکیلوں کی طرف اس طرح منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں جیسے بلی دودھ پر پر گرا کر برتن کے خالی بندے کو دیکھتی ہے انہیں یہاں تک پتہ نہیں چلتا کہ عدالت میں ہورہی ہے یا جج اور وکیل اپنے کسی نجی مسئلے پر گفتگو کر رہے ہیں

انگریزی کے سرکاری اور دفتری زبان ہونے کی وجہ سے ہمارے قومی تشخص اور عوام کے سیاسی شعور کو بھی بے پناہ نقصان پہنچ رہا ہے لیکن ہمارے ساتھ ساتھ انگریزی کے بجائے اردو کو سرکاری دفتری اور عدالتی زبان بنانے کی بات اس لیے نہیں کرتے یہ طبقہ طور کسی طور پر ان کے حق میں نہیں جاتی آتی اس لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ مزید وقت ضائع کئے بغیر سرکاری اور دفتری زبان کے طور پر رائج کریں

جہاں تک انگریزی کے پاس سطحوں پر ذریعہ تعلیم ہونے کا تعلق ہے اس کا تعلق طبقاتی کشمکش سے ہیں اور غالب کہ مغلوب طبقے کو یہ حق نہیں دے سکتے کہ وہ ان کی برابری اس لیے ہر سطح پر اردو کو انگریزی کے مقام تک پہنچانا ایک مشکل مسئلہ بن گیا ہے اور سردست اس کا امکان بہت کم ہے پاکستان میں سائنسی اور فنی تعلیم پر بھی اسی طبقے کی اجارہ داری ہے انگریزی کا شدای ہیں اس لئے بھی ایسے لوگ پیدا نہیں ہے جھوٹ تو میں سوچیں اردو میں لکھیں اور اردو ہی کو کی زبان بنا کر اسے انگریزی کی جگہ لینے کے قابل بنائے اردو بولنے والے اور لکھنے والے پیدا نہیں ہوگی جو اردو ہی کو تحقیق کا ذریعہ بنائے اردو کے کم مائیگی اور نتیجتا پاکستانی قانون میں پسماندگی باقی رہے گی کیونکہ سائنس کی تعلیم اپنی زبان میں نہ ہونا سرے سے نہ ہونے کے برابر ہے

میری پسندیدہ ادبی شخصیت

اگر کسی شخص کو ادبی ذوق ہو تو وہ ضرور مختلف ادبی شخصیات کے ادب فن پاروں کا مطالعہ کرتا رہتا ہے اس اس کا ادبی ذوق بڑھتا چلا جاتا ہے یہ تعداد چیز ہے میں بھی رکھتا ہوں میری سب سے پسندیدہ ادبی شخصیت جن کی شاعری نے میری زندگی میں انقلابی انداز پیدا کیا وہ حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبال ہیں ہیں جب مختلف شاعروں کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو اقبال کے ہاں جو چیز نظر آتی ہے وہ کسی دوسرے کے ہاں نہیں یہاں نہ صرف ذہن میں بالیدگی پیدا کرنے کا سامان ہے بلکہ قلب و روح میں ایک ولولہ اور تڑپ پیدا کرنے کا سامان بھی وافر میں موجود ہیں

ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال بیسویں صدی کے معروف شاعر مصنف قانون دان سیاستدان مسلم صوفی اور تحریک پاکستان کی اہم ترین شخصیات میں سے ایک تھے اردو اور فارسی میں شاعری کرتے تھے اور یہی ان کی شہرت کی وجہ تھی شاعری میں بنیادی رجحان تصوف اور احیائے امت اسلام کی طرف تھا تھا انہوں نے اپنے ملک کے قیام کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن انہیں پاکستان کے قومی شاعر کی حیثیت حاصل ہے

علامہ اقبال 9 نومبر 1877 کو سیالکوٹ میں شیخ نور محمد کے گھر پیدا ہوئے ماں باپ نے نام محمد اقبال رکھا علامہ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں ہی حاصل کی اور مشن ہائی سکول سے میٹرک اور مرے کالج سیالکوٹ سے ایف

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اے کا امتحان پاس کیا یا زمانہ طالبعلمی میں انھیں میر حسن جیسے استاد ملے جنھوں نے آپ کی صلاحیتوں کو بھانپ لیا اور ان کے اوصاف خیالات کے مطابق آپ کی صحیح رہنمائی کی کی شعر و شاعری کا شوق بھی آپ کو یہیں پیدا ہوا اور اس شوق کو فروغ دینے میں مولوی میر حسن کا بڑا دخل تھا ایف۔اے کرنے کے بعد آپ اعلی تعلیم کے لیے لاہور چلے گئے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے کے امتحانات پاس کیے انیس سو پانچ میں علامہ اقبال اعلی تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور پروفیسر براؤن جیسے فاصلہ اساتذہ سے رہنمائی حاصل کی بعد میں جرمنی چلے گئے جہاں میونخ یونیورسٹی سے اپنے فلسفہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی

اقبال صرف میرے محبوب اور پسندیدہ ادبی شخصیت نہیں بلکہ وہ عالم اسلام کے نہایت پسندیدہ اور محبوب شخصیت ہیں جس سے بیرون ملک بھی لوگ آپ کے معترف ہیں ہیں مبارک بلاول بہ علامہ اقبال ایک عظیم مفکر مانے جاتے ہیں اقبال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق ہے اس کا اظہار ان کی اردو اور فارسی کے آرتور میں ہوتا رہا ہے اقبال کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے اردو فارسی دونوں زبانوں میں مدحت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نئے اسلوب اور نئے آہنگ کے ساتھ اختیار کیا اقبال کی طبیعت میں سوز و گداز اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر تھا کہ جب کبھی ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا تو آپ بے تاب ہو جاتے اور دیر تک روتے رہتے دے اقبال کی شاعری کا خلاصہ جوہر اور لب لباب عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اقبال فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی سرشت ایک موتی کی طرح ہے جس کو آپ خطاب بہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عطا ہوتی ہیں اقبال کے نزدیک خالق کائنات نے جب اس دنیا میں اپنی کاریگری کا آغاز کیا اور حضرت انسان کی شکل میں اپنے چھپے ہوئے خزانے کو عیاں کیا پھر جب ارتقا کے منازل طے ہوتے گے اور انسان اپنے پورے کمال پر آگئے تو رب العالمین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا کے لیے رحمت رہنما اور مہربان تھے کلام اقبال عشق رسول کے اظہار میں جو شگفتگی اور وارفتگی کا جذبہ پایا جاتا ہے

اقبال ایک جگہ فرماتے ہیں

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر   وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طہ

ایک اور بات جس نے اقبال کا میری پسندیدہ شخصیت بنا لیا ہے وہ یہ کہے کہ اقبال کو اسلام اسلامی نظام حیات اور اسلامی تہذیب و تمدن سے گہری وابستگی تھی کے وہ انگلستان اور جرمنی کے معاشروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا گول میز کانفرنس کے موقع پر انہوں نے دوسرے یورپی ملکوں کی بھی سحر کی یہ تو اقبال کی فکری بڑھائی تھی لیکن آپ ادبی لحاظ سے بھی ہیچ نظر نہیں آتے ان کے کلام میں تشبیہ اور استعارہ کی رنگینیاں آواز کی طرح خراش قافیوں کا نرالا انداز بحروں کی خوبی اور صنائع و بدائع کی برجستگی قاری کو مسحور کر دیتی ہے یہ سچ ہے شخصیات ہوتی ہیں

خود اپنے بارے میں کہتے ہیں

اقبال بھی اقبال سے آگاہ نہیں ہے   کچھ اس میں تمسخر واللہ نہیں ہے

www.Perfect24u.com

میرا پسندیدہ شاعر

متبادل عنوانات: 1۔ علامہ اقبال کی شاعری 2۔ اقبال ایک مثالی شاعر

اگر کسی شخص کو ادبی ذوق ہو تو وہ ضرور مختلف ادبی شخصیات کے ادب فن پاروں کا مطالعہ کرتا رہتا ہے اس اس کا ادبی ذوق بڑھتا چلا جاتا ہے یہ تعداد چیز ہے میں بھی رکھتا ہوں میری سب سے پسندیدہ ادبی شخصیت جن کی شاعری نے میری زندگی میں انقلابی انداز پیدا کیا وہ حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبال ہیں ہیں جب مختلف شاعروں کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو اقبال کے ہاں جو چیز نظر آتی ہے وہ کسی دوسرے کے ہاں نہیں یہاں نہ صرف ذہن میں بالیدگی پیدا کرنے کا سامان ہے بلکہ قلب و روح میں ایک ولولہ اور تڑپ پیدا کرنے کا سامان بھی وافر میں موجود ہیں

ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال بیسویں صدی کے معروف شاعر مصنف قانون دان سیاستدان مسلم صوفی اور تحریک پاکستان کی اہم ترین شخصیات میں سے ایک تھے اردو اور فارسی میں شاعری کرتے تھے اور یہی ان کی شہرت

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کی وجہ تھی شاعری میں بنیادی رجحان تصوف اور احیائے امت اسلام کی طرف تھا تھا انہوں نے اپنے ملک کے قیام کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن انہیں پاکستان کے قومی شاعر کی حیثیت حاصل ہے

علامہ اقبال 9 نومبر 1877 کو سیالکوٹ میں شیخ نور محمد کے گھر پیدا ہوئے ماں باپ نے نام محمد اقبال رکھا علامہ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں ہی حاصل کی اور مشن ہائی سکول سے میٹرک اور مرے کالج سیالکوٹ سے ایف اے کا امتحان پاس کیا یا زمانہ طالبعلی میں انھیں میر حسن جیسے استاد ملے جنہوں نے آپ کی صلاحیتوں کو بھانپ لیا اور ان کے اوصاف خیالات کے مطابق آپ کی صحیح رہنمائی کی شعر و شاعری کا شوق بھی آپ کو یہیں پیدا ہوا اور اس شوق کو فروغ دینے میں مولوی میر حسن کا بڑا دخل تھا ایف-اے کرنے کے بعد آپ اعلی تعلیم کے لیے لاہور چلے گئے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے کے امتحانات پاس کیے انیس سو پانچ میں علامہ اقبال اعلی تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور پروفیسر براؤن جیسے فاصلہ اساتذہ سے رہنمائی حاصل کی بعد میں جرمنی چلے گئے جہاں میونخ یونیورسٹی سے اپنے فلسفہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی

اقبال صرف میرے محبوب اور پسندیدہ ادبی شخصیت نہیں بلکہ وہ عالم اسلام کے نہایت پسندیدہ اور محبوب شخصیت ہیں جس سے بیرون ملک بھی لوگ آپ کے معترف ہیں ہیں مبارک بلاول بہ علامہ اقبال ایک عظیم مفکر مانے جاتے ہیں اقبال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق ہے اس کا اظہار ان کی اردو اور فارسی کے آرتور

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

میں ہوتا رہا ہے اقبال کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے اردو فارسی دونوں زبانوں میں مدحت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نئے اسلوب اور نئے آہنگ کے ساتھ اختیار کیا اقبال کی طبیعت میں سوز و گداز اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر تھا کہ جب کبھی ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا تو آپ بے تاب ہو جاتے اور دیر تک روتے رہتے دے اقبال کی شاعری کا خلاصہ جوہر اور لب لباب عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اقبال فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی سرشت ایک موتی کی طرح ہے جس کو آپ خطاب بہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عطا ہوتی ہیں اقبال کے نزدیک خالق کائنات نے جب اس دنیا میں اپنی کاریگری کا آغاز کیا اور حضرت انسان کی شکل میں اپنے چھپے ہوئے خزانے کو عیاں کیا پھر جب ارتقا کے منازل طے ہوتے گے اور انسان اپنے پورے کمال پر آگئے تو رب العالمین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا کے لیے رحمت رہنما اور مہربان تھے کلام اقبال عشق رسول کے اظہار میں جو شگفتگی اور وارفتگی کا جذبہ پایا جاتا ہے

اقبال ایک جگہ فرماتے ہیں

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر　　　وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طہ

ایک اور بات جس نے اقبال کا میری پسندیدہ شخصیت بنا لیا ہے وہ یہ کہے کہ اقبال کو اسلام اسلامی نظام حیات اور اسلامی تہذیب و تمدن سے گہری وابستگی تھی کے وہ انگلستان اور جرمنی کے معاشروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا گول

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

میز کانفرنس کے موقع پر انہوں نے دوسرے یورپی ملکوں کی بھی سحر کی یہ تو اقبال کی فکری بڑھائی تھی لیکن آپ ادبی لحاظ سے بھی ہیچ نظر نہیں آتے ان کے کلام میں تشبیہ اور استعارہ کی رنگینیاں آواز کی طرح خراش قافیوں کا نرالا انداز بحروں کی خوبی اور صنائع و بدائع کی برجستگی قاری کو مسحور کر دیتی ہے یہ سچ ہے شخصیات ہوتی ہیں

خود اپنے بارے میں کہتے ہیں

اقبال بھی اقبال سے آگاہ نہیں ہے   کچھ اس میں تمسخر واللہ نہیں ہے

میرا پسندیدہ اردو ناول

قصہ کہانی دنیا کی قدیم ترین صنف ادب ہونے کے ساتھ ساتھ ادب کی سب سے دلچسپ رنگین اور دلکش صورت ہے داستان کیسے کی ترقی یافتہ اور مہذب اور متمدن شکل تھی اپنے مخصوص ماورائے مزاج مافوق الفطرت ماحول مثالی کردار ایک زمانے میں اپنے اندر بے پناہ دلکشی رکھتی تھی تاہم اب داستانوں کا زمانہ گزر چکا ہے انسان کے پاس بڑی بڑی ضخیم کتابوں کے مطالعے کے لیے وقت نہیں ہے اس دور میں ناول اور مختصر افسانہ داستانوں کی جگہ لے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

چکے ہیں ڈپٹی نذیر احمد اردو سب سے پہلے ناول نگار مانے جاتے ہیں ناول اپنے اندر ایک خاص طرح کی کشش اور جاذبیت رکھتا ہے اس میں تفریح طبع کے ساتھ ذوق مطالعہ کی صلاحیت بھی ہے

نگاری کی تاریخ میں میں مولوی نذیر احمد کا ناول مراۃالعروس مرزا رسوا کا امراؤ جان ادا منشی پریم چند قراۃالعین حیدر کا آگ کا دریا اور شوکت صدیقی کا ناول خدا کی بستی بہت اہم اور انفرادی حیثیت کے حامل ہیں ان سب میں مجھے شوکت صدیقی کا لکھا ہوا ناول خدا کی بستی بہت پسند ہے ہے میری پسندیدگی کی وجہ یہ ہے کہ اس میں مصنف نے جذبہ خدمت ایک انسانی کو جذبہ دل پر فوقیت دی ہے یہ ناول اپنی ہیئت کے اعتبار سے ہماری موجودہ زندگی کا ترجمان ہے اس میں آج کا دور آج کے دور کے مسائل آج کی خوشیاں اور آج کے غم پوری طرح پیش کیے گئے ہیں

مصنف نے ان کرداروں کو کمال فن کے ساتھ پیش کیا ہے جو مختلف زین سطح کے مالک کے یہ کردار نگاری اس قدر حقیقی اور صداقت آمیز ہے کہ ان کرداروں پر حقیقت کا گمان ہوتا ہے مصنف کے فن کی داد دینے کو جی چاہتا ہے سلمان تمام نوجوانوں کی طرح زندگی سے بیزار اور غیر مطمئن ہے حد تک اپنی ذات سے بھی ناکام و نامراد رہتا ہے اس کی بیوی اس کے ہاتھوں سے نکل جاتی ہے اس کا اپنا پاس جوس فارم کا اعلی افسروں کی ہوتا ہے جس میں مسلمان ملازم کرتا ہے سلمان کی بیوی سے تعلقات استوار کر لیتا ہے اور ایک دن سلمان مجبور اپنی بیوی سے تعلقات

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

منقطع کر لیتا ہے یہ ایک پروفیسر کی راہ راست پر لے آتی ہے اور انسان کے اس طرح سرگرم ہوجاتا ہے جذبہ محبت بھی فراموش کر بیٹھتا ہے

ناول کی ہیروئن سلطانہ ہے سلطانہ غریب خاندان کی تین لڑکی ہے سلطانہ کی ماں ایک ادھیڑ عمر عورت ہے سلطانہ کی جوانی اور ماں کی ادھیڑ عمر میں ایک رشتہ استوار ہو جاتا ہے کہ دونوں ماں بیٹی نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دوست ہمدرد اور غمگسار بن جاتی ہیں ہیں وہ دوسرے کے ساتھ ہیں اور ان کے ایک چھوٹے سے دنیا ہے لیکن اس دنیا پر مفلسی غربت اور غم کے سائے ہیں وہ ماں کے ساتھ گھڑیاں بناتی ہیں اپنے گھر اور بھائیوں کی مدد کرتی ہے اس کی زندگی میں ایک نوجوان داخل ہوتا ہے ماں ایک بیٹی کی محبت میں دوسری اپنی ذاتی زندگی کے سہانے خواب کی تکمیل کے سہارے اس نوجوان کو شریک زندگی بنانا قبول کر لیتی ہے ہے لیکن سلطانہ کے لیے سہارا بہت کمزور ثابت ہوتا ہے جھکتی زندہ اور زندگی سے بھرپور کردار ہیں

سلطانہ کی ماں کا کردار انتہائی دکھی مجبور اور لاچار کردار ہیں وہ بیوہ ہے اس کی ہمدردیاں سلطانہ کے ساتھ ہی وہ نیاز سے مجبوراً دوسری شادی کر لیتی ہیں اس کی تینوں لاتے ہیں لیکن وہ لڑکا ان کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتی ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جب حالات سے مجبور ہو کر اپنی لڑکی سلطانہ کو ایک لڑکے کے حوالے کر دیں تاکہ تاکہ سلطانہ ظالم نیاز کے ہاتھوں سے بچ کے اور ایک آزادانہ زندگی گزار سکے کے یہ کردار اپنی مظلومی کی آپ مثال ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اس ناول کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ آج کے مسائل سے پر زندگی کی ترجمانی وقاص کرتا ہے اس میں مصنف نے حقیقت نگاری کا حق ادا کر دیا ہے اس ناول کو اس دور کے منتخب ناولوں میں شمار کیا جاتا ہے

کمپیوٹر ایک حیرت انگیز ایجاد / عصر حاضر کی ایجاد کمپیوٹر

کمپیوٹر کے لفظی معنی ہیں حساب کرنے والا لیکن اس کا کام صرف حساب کتاب کرنا ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی الیکٹرانک مشین ہے جو الفاظ اور ہندسوں کی شکل میں بجلی کی طرح تیز رفتاری سے بہت ہی کم وقت میں ہمارے سامنے مطلوبہ معلومات پیش کر دیتی ہیں بلکہ یہ کیسا اعلی ہے جو معلومات کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیتا ہے کہا جاتا ہے کہ کمپیوٹر کا موجد اباکس ہے لیکن اس آلے کو مکمل شکل دینے والا نامی شخص ہے کمپیوٹر سے ہوائی اڈوں ریلوے اسٹیشن جھنگ محکمہ اور ہر بڑے دفاتر میں کام لیا جارہا ہے لوگوں کا خیال ہے کہ کمپیوٹر ہے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے ہے آج کے دور میں کمپیوٹر بہت سے کام سرانجام دیتا ہے مسلم تعلیم دینےپیغام رسانی کرنے عمارتوں کا نقشہ بنانے امراض کا پتہ لگانے کتابوں کے ترجمے اور کتابت کرنے ریڈیو ٹیلی فون ٹیلی ویژن ریل گاڑی اور ہوائی جہاز وغیرہ کے جلانے کے کام کو انجام دیتا ہے ایسا لگتا ہے کہ کمپیوٹر چند سالوں میں ہمارے سامنے ہیں کاموں کا انجام

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

دینے لگے گا ہمیں اپنے گھر میں ملازم رکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی لیکن یہ یاد رہے گی یا جگہ کتنی ترقی کیوں نہ کھا جائے ہر زمانے میں اس کا حکم دینے سے انسان کی ہی ضرورت ہوگی یہ حقیقت ہے کہ کمپیوٹر کی وجہ سے بے روزگار لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے لیکن اس کی مقبولیت اور اہمیت سے کوئی انکار بھی نہیں کر سکتا

کمپیوٹر کو طرح طرح کے کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کوئی سے تحقیقی کام کے لیے استعمال کرتا ہے تو کوئی کاروبار کے لیے کوئی صحت انصاف کتاب کے لیے استعمال کرتا ہے تو کوئی ڈیزائننگ کے لیے کوئی اس پر انٹرنیٹ کی دنیا پر کی معلومات حاصل کرتا ہے اور میں تو اسے ٹی وی اور ویڈیو گیمز کی طرح استعمال میں لایا جا رہا ہے ہے کوئی ایک چھوٹی سی الیکٹرونک مشین میں بے انتہا خصوصیات چھپی ہوئی ہیں بس انسان میں کتنی صلاحیت ہے اور وہ اس سے کیا کام لکھا سکتا ہے یہ اس پر منحصر ہے اتنے زیادہ کام کرنے کی صلاحیت والی مشین ایک جادو کے پٹارے کے مانند ہے جس طرح کے کاموں میں استعمال میں لایا جا سکتا ہے

ہر مسئلہ کا فوری اور غلطیوں سے پاک حل ہونا ضروری ہوتا ہے کمپیوٹر کیونکہ مشین ہیں اس لئے وہی کام سرانجام دیتا ہے جس کی ہدایت دی گئی ہو کمپیوٹر اپنے طور پر کوئی غلط سرانجام نہیں دیتا اگر کمپیوٹر میں غلط جواب دیا کھلا دیتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اسے غلط معلومات یا ہدایات بہم پہنچائی گئی ورنہ کمپیوٹر کسی بھی صورت میں غلط اطلاع نہیں دے گا

www.Perfect24u.com

ٹوئٹر پر غیر آرام کئے ہوئے ایک لمبے وقت تک ایک ہی کام کو بار بار دہرا سکتا ہے نہ اس کا موڈ خراب ہوتا ہے اور نہ ہی تکتا ہے اور نہ ہی بور ہوتا ہے کمپیوٹر چلی مشین اس لئے وہ کچھ شکایت بھی نہیں کرتی اس لیے اس کے لیے ڈیلی جنس کمپیوٹر کی ایک اہم خصوصیت ہے

کمپیوٹر مختلف جگہوں پر متعدد مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے موجودہ دور میں کمپیوٹر کا استعمال مختلف میدانوں میں کیا جانے لگا ہے مثلاً حسن تعلیمات ریسرچ کمپیوٹر دینے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لیے ہمہ گیر مشین کہا جاتا ہے

انٹرنیٹ کی افادیت اور اہمیت

متبادل عنوانات

1۔ انٹرنیٹ ایک زحمت / رحمت

2۔ انٹرنیٹ۔ مفید ایجاد

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

3۔ انٹرنیٹ۔ فوائد و نقصانات

انٹرنیٹ کیا ہے؟:

انٹرنیٹ کے ساتھ دنیا بھر کے کمپیوٹر وابستہ ہے اس لیے ضروری ہے کہ ایک ایسا آپریٹنگ سسٹم بنایا جائے جس میں تمام کمپیوٹرز کو ایک ہی انداز میں استعمال کیا جا سکے آج کا سب سے مقبول نظام یونکس ہے وہ کمپیوٹر انٹرنیٹ سے وابستہ ہوتے ہیں ان کو یونیکس مشین کہا جاتا ہے

کمپیوٹر کو طرح طرح کے کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کوئی سے تحقیقی کام کے لیے استعمال کرتا ہے تو کوئی کاروبار کے لیے کوئی صحت انصاف کتاب کے لیے استعمال کرتا ہے تو کوئی ڈیزائننگ کے لیے کوئی اس پر انٹرنیٹ کی دنیا پر کی معلومات حاصل کرتا ہے اور ہیں تو اسے ٹی وی اور ویڈیو گیمز کی طرح استعمال میں لایا جا رہا ہے ہے کوئی ایک چھوٹی سی الیکٹرونک مشین میں بے انتہا خصوصیات چھپی ہوئی ہیں بس انسان میں کتنی صلاحیت ہے اور وہ اس سے کیا کام لکھا سکتا ہے یہ اس پر منحصر ہے اتنے زیادہ کام کرنے کی صلاحیت والی مشین ایک جادو کے پٹارے کے مانند ہے جس طرح کے کاموں میں استعمال میں لایا جا سکتا ہے

ہر مسئلہ کا فوری اور غلطیوں سے پاک حل ہونا ضروری ہوتا ہے کمپیوٹر کیونکہ مشین ہیں اس لئے وہی کام سرانجام دیتا ہے جس کی ہدایت دی گئی ہو کمپیوٹر اپنے طور پر کوئی غلط سرانجام نہیں دیتا اگر کمپیوٹر میں غلط جواب دیا

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کھلا دیتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اسے غلط معلومات یا ہدایات بہم پہنچائی گئی ورنہ کمپیوٹر کسی بھی صورت میں غلط

اطلاع نہیں دے گا

ٹوٹر پر غیر آرام کئے ہوئے ایک لمبے وقت تک ایک ہی کام کو بار بار دہرا سکتا ہے نہ اس کا موڈ خراب ہوتا ہے

اور نہ ہی تکتا ہے اور نہ ہی بور ہوتا ہے کمپیوٹر چلی مشین اس لئے وہ کچھ شکایت بھی نہیں کرتی اس لیے اس کے لیے

ڈیلی جنس کمپیوٹر کی ایک اہم خصوصیت ہے

کمپیوٹر مختلف جگہوں پر متعدد مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے موجودہ دور میں کمپیوٹر کا استعمال

مختلف میدانوں میں کیا جانے لگا ہے مثلا حسن تعلیمات ریسرچ کمپیوٹر دینے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لیے ہمہ گیر

مشین کہا جاتا ہے

ماحولیاتی آلودگی اور اس کا سدباب

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جب دنیا میں آبادی کم اور وسائل بافراط تھے تو انسان سادہ زندگی بسر کرتا تھا پھر انسان نے سائنسی ترقی کے میدان میں قدم رکھا تو آگے ہی بڑھتا چلا گیا پھر سو سال پورا کرنے کی فکر لاحق تھی پر جب پر آسائش زندگی کا عادی ہو گیا جس نے لالچ میں فطرت سے جنگ شروع کر دی دی اللہ تعالی نے فطری وسائل بے شک انسان استفادے کے لئےپیدا کئے مگر جائز استعمال سے بڑھ کر مخلوق پر اجارہ داری کی اجازت نا دیں دی کے جنگلات صاف کئے جانے کے اور بڑے بڑے صنعتی علاقے قائم ہوگئے جنگوں میں بارود کی بےپناہ استعمال نے مزید فطری وسائل کو تباہ کردیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج دنیا کا درجہ حرارت بڑھ گیا ہے بلکہ اس کی بقا خطرات سے دوچار ہے۔

روئے زمین پر جو فطری اور غیر فطری عوامل کام کر رہے ہیں اس کے نتیجے میں دنیا بھر میں ماحول تبدیلی کے عمل سے دوچار ہیں مختلف ناصر نے فطری کی کوشش ٹیم کا توازن بگاڑ دیا ہے سونت ٹیکنالوجی اور ذرائع آمدورفت میں ترقی تو ہوئی مگر انسان کو اس کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑ رہی ہے ہے اس لیے کہ ماحول کی کثافتوں اور آلودگیوں سے بڑے تباہ کن اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

فضائی یا ہوا کی آلودگی میں کارخانوں کی چمنیوں سے نکلنے والا تمام اور اس میں موجود کیمیائی مادے گاڑیوں کے دھویں کے ذرات آسان کیمیائی مادے گردوغبار گلنے سڑنے والی چیزوں کی زہریلی ہوا مرکبات اور دیگر مرکبات شامل ہیں یا فضائی آلودگی کا باعث بنتی ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

آلودگی کی دوسری بڑی قسم آبی آلودگی ہے۔ فیکٹریوں سے نکلنے والے کیمیائی مادے زمین میں جذب ہو کر زیر زمین پانی کو آلودہ کرتے ہیں اور کچھ دریا اور نہروں میں مل کر پانی کو اس قدر زہریلا کر دیتے ہیں کہ ابھی حیات کا خاتمہ کردیتے ہیں ہیں ایسے آلودہ پانی میں اگر مچھلیاں زندہ بھی رہ جائیں تو نہایت مضر صحت ہوتی ہیں ہیں دراصل پانی ایک اچھا محلل ہے اس وجہ سے اس میں بہت سے کیمیائی مادے حل ہوجاتے ہیں اور ہیضہ پیچش جلدی بیماریاں اور خاص طور پر یرقان کا باعث بنتے ہیں ہیں آبی آلودگی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ چمڑے کے کارخانوں کے پانی اور دیگر سیوریج سسٹم کو بہتر بنایا جائے ای کندھار کیمیائی مادے ملے پانی کو دریا اور نہروں کے پانی میں نہ ملایا جائے زمینی آلودگی میں کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں سے اٹھنے والے طوفان اور چرسی ماحول کو آلودہ کرتے ہیں پر بھی اور عوامی سطح پر بھی یہ شعور بیدار کیا جائے کہ کوڑے کرکٹ کے گانے لگایا جائے گوبر پلانٹ لگا کر اس آلودگی سے بایو گیس حاصل کی جا سکتی ہیں ترقی یافتہ ممالک میں ٹھوس فاضل مادے کو کیمیائی معالجے کے بعد دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جاتا ہے

ایک اور آلودگی جس نے پاگل پن اور نفسیاتی عوارض میں اضافہ کردیا ہے وہ شور کی آلودگی ہیں اس جہاں بہرے پن اور ثقافت و سماج میں اضافہ ہوا ہے وہاں آواز کی شدت انسان کا سکھ چین اور نیند ختم کردی ہیں ٹریفک ریڈیو ٹی وی اور ریکارڈ پلیئر کے شور نے اعصابی تناؤ اور ذہنی امراض بڑھا دیے ہیں اسی آلودگی ہوا ہے جس کا عوامی سطح پر شعور بیدار نہیں ہوا اس لئے اس کا مناسب سرباب بھی نہیں کیا گیا کا علاج یہ ہے کہ آوازیں جذب کرنے والا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

میٹریل استعمال کیا جائے گاڑیوں کے ہوائی اڈوں اور جہاں کی تابکار مادے نہایت مجلس اقبال کے مہلک ہوتے ہیں

جوہری توانائی کی دوڑ سے ایٹمی بجلی گھروں سے تابکار مادے خارج ہوتے رہتے ہیں اور ایسی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں

جو موروثی بن جاتی ہیں ایسے مہلک ہتھیاروں سے ایسے مادوں کے اخراج کو روکا جانا چاہیے

شجر کاری / شجر کاری کی اہمیت و ضرورت

درخت انسان کے دوست نے اور درخت لگانا شجر کاری کہلاتا ہے ہے کہ ماحول کو خوبصورت اور دلکش

بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے ہے درخت جہاں دنیا بھر کے جانداروں کو جاؤ مہیا کرتے ہیں وہیں ان کی خوشبو

سے زمانہ مہکتا ہے رنگ برنگے درخت کبھی ریگستان کو نخلستان میں بدلتے ہیں تو کبھی جنگل میں منگل کا سماں پیدا

کرتے ہیں درختوں پر بسنے والے پرندوں کی چہچہاہٹ پر فضا ماحول میں رس گھول دیتی ہیں

اسلام میں جہاں درختوں کی کٹائی سے منع کیا گیا ان شجر کاری کی تلقین کی گئی ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ

مسلمان کوئی درخت یا کھیتی لگائے اور اس میں سے انسان درندہ پرندہ کیا جو پایا کھائے تو اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے

اس حدیث سے اس حدیث سے شجر کاری کی فضیلت پتا چلتی ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ شجر کاری میں کافی برکت ہے اور

www.Perfect24u.com

دین و دنیا کے بے شمار فوائد ہیں ایک موقع پر آپ نے شجرکاری کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا جو درخت لگائے پھر اس کی حفاظت اور نگرانی کرتا رہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دینے لگے اب اس درخت کا جو کچھ نقصان ہوگا اس کے لئے اللہ کے یہاں صدقہ کا سبب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ترقی بات کا نتیجہ تھا کہ حضرات صحابہ کرام شجرکاری کا خاص اہتمام فرماتے تھے

تختوں سے انسان کو بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں یہ شفاعت معاشی بھی ہیں اور معاشرتی بھی معاشی فوائد کا ذکر کریں تو درختوں سے حاصل ہونے والی لکڑی انسان کی بہت کام آتی ہے ہے کبھی یہ فرنیچر بنانے کے لئے استعمال ہوتی ہے تو کبھی چلانے کے لیے کبھی اس کی شاخیں جانوروں کے چارے کے طور پر استعمال ہوتی ہیں تو کبھی اس کے سوکھے پتے کھاد بنانے میں استعمال ہوتے ہیں پھلوں کا حصول ہو یا بچوں کے کھیلنے کا میں جہان ہر جگہ درخت انسان کے کام آتے ہیں اچھے معاشرے میں درختوں کی بہت کم قیمت ہوتی ہے یہ تعلیمی اور تحقیقی مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور ادویات کی تیاری میں بھی

تخم زندگی کے ضامن ہیں اصلی شجرکاری کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے بہت سے جانور سبزی خور ہوتے ہیں ان سبزی خور جانوروں کو انسان اور دیگر جاندار کھاتے ہیں درختوں کی کمی کی وجہ سے پاکستان میں آنے والے حالیہ موسمیاتی تبدیلی ہم سب کے لیے باعث سے تشویش ہے گرمیوں کا طویل ہونا سردی کا ایک دو ماہ تک محدود ہو جانا کبھی خوشکسالی تو کبھی بھی وقت بارشوں کا ہونا ایسے عوامل ہیں جو نہایت توجہ طلب ہے شجرکاری صدقہ جاریہ ہے

اپنے پیاروں کے نام پر پودے لگائیں اور ان کی دیکھ بھال بھی کریں ماحول دوست پودے زمین کا زیور اور آکسیجن کی فراہمی کا بڑا ذریعہ ہیں نے روئے زمین کا حسن ہی نہیں بلکہ زمین کے ہر چیز کو فطرتی حسن و جاذبیت سے مزین کرتے ہیں

دور حاضر کے مصنوعی ماحول میں شجر کاری وقت کی اہم ضرورت ہے ہمیں اپنے ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر قومی فرائض کی انجام دہی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے

وقت کی قدر و قیمت / پابندی وقت

متبادل عنوانات:

پابندی وقت

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا

وقت: ایک نعمت غیر مترقبہ

اگر آج ہمارے ہاتھ سے دولت نکل جائے تو کل کو واپس بھی آسکتی ہیں اگر کل کو ہمارا کوئی دوست روٹھ جائے تو پھر سے منایا جاسکتا ہے کہ نہیں اس سال ایک مکان زمین پر گر پڑے تلے سانس کی تعمیر بھی ہو سکتی ہے اگر ان دونوں ہمارے جواب دینے لگے تو آنے والے ایام میں اس نقصان کو پورا بھی کیا جاسکتا ہے لیکن وقت کا خزانہ ہے کہ اگر ایک بار ہاتھ سے نکل گیا تو دنیا بھر کی دولت یا سے واپس نہیں لا سکتی وقت کی کلامھا ہزاروں لاکھوں اشرفیوں سے بڑھ چڑھ کر قیمت رکھتا ہے اس کے سامنے ہر قیمتی چیز خاک کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتی

اس نظام کائنات میں افراد اور قوموں کے لیے ایک بڑا سبب ہے لوگ جو وقت کی اہمیت کو سمجھ لیتے ہیں وہ وقت کی پابندی کر کے نظام کائنات کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتے ہیں اور کامیابی ان کے قدم چومتی ہیں ہیں اور جو قومیں وقت کے دھارے کا ساتھ نہیں دے سکتی

اٹھو ورنہ حشر نہیں ہوگا، پھر کبھی   دوڑو زمانہ چال، قیامت کی چل گیا۔

اللہ تعالی نے نظامِ کائنات چلانے کے لئے مختلف انسانوں کو مختلف صلاحیتوں سے نوازا ہے اگر ایک شخص ہے ذہین ہے تو دوسرا ذہین دار ہے انسانی زندگی کے بے شمار پہلو میں مثلا شکل صورت رنگ روپ افتادِطبع نزاکتوں جفاکشی اعتبار سے انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں وقت ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ تعالی میں بلاتفریق عطا کی ہے اگر وقت کی اکائیوں کے حوالے سے بات کی جاتی ہم کہہ سکتے ہیں کہ امیر اور غریب اور چھوٹے اور بڑے کو اللہ تعالی نے چوبیس گھنٹے بھی ہیں اور یہ سب کیلئے یکساں اہم ہیں ہیں پاکستان قوم ہو یا جاپانی ایک فرد افریقہ میں ہو یا امریکہ

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

میں مسلمان ہوں یا غیر مسلم یہ لمحے سب کے لئے ایک جیسے بھی ہیں ہیں نیت اور قدر و قیمت کے لحاظ سے بھی یکساں شاہی ترقی یا منزل کا انحصار اس پر ہے کہ آپ ان سے استفادہ کرتے ہیں وقت یا وقت جیسی قیمتی اور نادر دولت کو ضائع کر دیتے ہیں

دور حاضر میں بعض قومیں ترقی یافتہ بعض ترقی پذیر اور کچھ غیر ترقی یافتہ نظر آتے ہیں ان قوموں کی تاریخ سے اندازہ ہوتا ہے یہ ترقی اور یہ عروج بہت سے دوسرے عناصر کے علاوہ چار طرف وقت کی قدر و قیمت کا ادراک ہی کی وجہ سے ہے ہم کہتے ہیں کہ فلاں قوم ہم سے سو سال آگئے ہیں اس کا سادہ سا مطلب نہیں ہے تو نے ہم سے سو سال پہلے وقت سے فائدہ اٹھانا شروع کیا تھا

بلکے کائنات کے مبعوث کردہ تمام پیغمبروں نے اللہ تعالی کے دیئے ہوئے ضابطے کے مطابق زندگی بسر کرنے پر زور دیا نماز کے اوقات مقرر ہیں سحر و افطار کے لئے وقت معین ہے ہے بین قربانی اور حقوق و فرائض پورے کرنے کے سارے نظام میں وقت کی اہمیت مسلم ہے گویا دینی فکر دن میں پانچ وقت مسلمانوں کو وقت کی پابندی کی طرف متوجہ کرتا ہے اسی پابندئ کوپیار کرنے میں خدا تعالی کی رضا اور اس کی خوشنودی ہے

تاریخ وقت کا اہم ترین ریکارڈ ہے جو عبرت انگیز بھی ہے اور سبق آموز بھی جس نے وقت سے فائدہ اٹھایا وہ وہ فرد ہو یا قوم اسے تاریخ میں ایک مکان مل گیا اور جس نے اس سے استفادہ نہ کیا تاریخ میں عبرت کا نشان بن گیا وقت کی قدروقیمت سے صرف نظر کرنے کا نتیجہ صرف پسماندگی ہے بلکہ نسل در نسل غلامی ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اقبال نے وقت کی بات خوبصورت انداز میں کی ہے

ہر ایک سے آشنا ہوں لیکن جدا جدا رسم و راہ میری

کسی کا راکب کسی کا مرکب کسی کو عبرت کا تازیانہ

یوں تو وقت سب کے لئے اہم ہیں لیکن عمر میں بڑے باقی ماندہ زندگی میں وقت کی اہمیت کا ادراک کر لیں کیونکہ جزوی طور پر یہ مفید ہے اگر طلبہ کو یہ بات سمجھ آجائے کہ زندگی میں میں یا فطری اصولوں پر چلنے یعنی کہ وقت کی پابندی میں مضمر ہے تو ان کا مستقبل تابناک ہو سکتا ہے ماضی حال اور مستقبل الگ الگ نہیں وقت ایک تسلسل کا نام ہے۔

طلبا اور سیاست / دور حاضر اور طلبا / قومی تعمیر اور طلبا کی ذمہ داریاں

جب کبھی طلبہ اور سیاست کی بات چلتی ہے کہ حکومت کے ارباب اور محکمہ تعلیم کے بڑے بڑے دانشور طلبہ کو نصیحت کرتے ہیں کہ طالبان عہد ے تحصیل ٹل میں سیاست کو شجرہ ممنوعہ سمجھیں دی اور اپنی تمام تر توانائیاں تعلیمی امور پر مرکوز رکھی بعض دانشور یہ کہتے ہیں کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک طالبعلم روزگار کے چکر میں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

پڑ جاتے ہیں اور وہ سیاست میں حصہ لینے کے خواہش کے باوجود حصہ لینے سے قاصر رہتا ہے جبکہ اس یونین کے انتخابات ان کے ابتدائی تربیت ہوتی ہے کہ وہ بھی حکومت اور حکمرانوں کے خدوخال سمجھیں اپنے نمائندوں کی حیثیت جان سکیں ان کے دائیں اختیار کے طعنے سمجھ سکیں کیونکہ بیشتر سیاستدان اس بات کا اعتراف کرتے ہیں ان کی کامیابی میں تقریبا 30 فیصد طلباء کی کاوش یہی کام آتی ہیں اور ہمیں اپنے عہد اقتدار میں ڈر محسوس ہوتا ہے تو طلبا سے ہوتا ہے

ادیب حیرت کی بات ہے تو پاکستان میں بیشتر سیاستدان طلبہ کے بل بوتے پر اقتدار کی کرسی تک پہنچتے ہیں اور دونوں میں ہی تابع پر قدغن لگائی ہے کتنا با سیاست میں ملوث نہ ہو اور بسا اوقات وحشیانہ طور پر تشدد کیا گیا ہے جسے دیکھ کر تاریخ بھی شرماتی ہے

طلباء کے ساتھ میں ملوث ہونے کی کئی وجوہات ہیں جب عمر تک کا عوام پر کوئی ذاتی کرتا ہے یا حقوق غصب کیے جاتے ہیں اور حزب اختلاف خاموش رہ جاتی ہیں تو طلبہ سمجھتے ہیں کہ اس طبقہ عوام پر کوئی زیادتی کرتے ہیں یہ حقوق حاصل کیے جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کے تدارک کی تمام تر ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہیں سڑکوں پر نکل آتے ہیں

بعض غیر ممالک کی حکمتیں ہمارے ملک سے دشمنی کرتے ہیں حکومت کے عہدے دار کسی مصلحت کے تحت ہے خاموشی اختیار کر لیتے ہیں جس کی خبر طلبا کو نہیں ہوتی تو وہ سڑکوں پر مظاہرہ کرتے ہیں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ہمارا تعلیمی ڈھانچہ اس قسم کا ہے کہ بیشتر طلباء زیادہ مضامین ہونے کی وجہ سے اپنے جوہر نہیں دکھا سکتے رد عمل کے طور پر احساس محرومی انہیں اس سیاست میں ملوث کر دیتی ہیں جب تھوڑی سی ناگوار تبدیلی ملک میں رونما ہوتی ہے

بعض چلاک سیاستدان کا واسطہ میں دور اندیشی سے کام لے کر کل باغ حکومت کے خلاف بڑی چابکدستی سے مظاہروں پر اکساتے ہیں جو اس قدر توڑ پھوڑ سے کام لیتے ہیں کہ حکومت کو سیاستدانوں کے سامنے جھکنا پڑتا ہے

بعض غیر ملکی طاقتیں اس وقت طلبہ کو سیاست میں ملوث کر لیتی ہیں جب وہ ان حکمرانوں کو مسند اقتدار سے ہٹانا چاہتے ہو اور وہ اپنے خفیہ تنظیموں سے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرواتی ہیں اور سارے ملک میں افراتفری پھیل جاتی ہے

بعض لوگ صریح مطالبات کے حق میں ہیں کہ انہیں سیاست میں حصہ لینا چاہیے کہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ تحریک پاکستان کو قوت دینے والے طلباء ہی تھے جنہوں نے انگریز کے دور میں خضر حیات ٹوانہ کے حکومت میں وزارت عظمی کی رہائش گاہ پر پاکستان کا جھنڈا لہرایا تھا وہ ایک طالبہ تھی میں قائداعظم کی بار علیگڑھ گئے اور انہوں نے طالبہ کو اپنا ہمنوا بنایا اور انہیں سیاست میں قدم رکھ کر وہ کارنامہ سرانجام دیئے جو تاریخ پاک و ہند میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے اس کو پیش نظر رکھ کر دانشمندان با کو تلقین کرتے ہیں کہ وہ سیاست میں حصہ لیتے وقت دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں کیونکہ اس پاک سرزمین کی ہر چیز ان کی دولت ہے

طلبہ کسی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں قوم کا مستقبل بینی سے وابستہ ہے اور بہت تھک محنت سے عالم میں اپنی قوم کا سر اونچا کر سکتے ہیں ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو کسی بھی قوم کی باگ دوڑ سنبھالتے ہی ملک کی تعمیر و ترقی انہی کے ہاتھوں میں ہے یہ کسی بھی معاشرے کا سب سے محنتی اور نہ بکنے والا طبقہ ہوتا ہے اگر یہی طلبا ذاتی مفاد پرست سیاستدانوں کے راستے پر چل نکلیں تو اس قوم کا نصیب زوال ہی ہوتا ہے

جہیز کی لعنت

ہمارے معاشرے میں جہیز ایک بڑی لعنت ہے جہاں اور بہت سے بڑے رسم و رواج وقت کے ساتھ ختم ہو گئے مگر یہ جہیز کی رسم وقت کے ساتھ کچھ اور زیادہ پروان چڑھ رہی ہے پہلے زمانے میں یہ رسم کو جس طرح سے ٹھیک لوگ اپنی حیثیت کے لحاظ سے اپنی لڑکیوں کو جہیز دیتے تھے ان کو اس قسم کا سامان دیتے تھے جس سے وہ اپنا گھر بنا سکتا مگر رفتہ رفتہ جہیز دینا ضروری ہو گیا اب لڑکا اور اس کے ماں باپ اپنی مرضی سے جہیز مانگتے ہیں اور یہ لوگ جہیز دینے کے بعد شادی کرتے ہیں

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ یہاں عورتوں کو مردوں کے مقابلے کم تر سمجھا جاتا ہے لڑکی کا باپ لڑکے کے مقابلے میں اپنے آپ کو کمتر سمجھتا ہے اور لڑکے کا باپ اگر کسی لڑکی کو اپنے لڑکے کے لئے پسند کرتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ وہ لڑکی کے باپ پر احسان کر رہا ہے اور اس احسان کا بدلہ چکانے کے لیے جہیز دیا جاتا ہے اس بات کا احساسبہت کم لوگوں کو ہے کہ خدا کی نظر میں مرد اور عورت کی حیثیت ایک ہی ہے اور عورت کو مرد کے مقابلے میں کم سمجھنا گناہ ہے۔

دوسری وجہ عورتوں میں تعلیم کی کمی ہے وہ اپنے حقوق کو نہیں سمجھتی ان کے سسرال کے لوگ جو باتیں نہیں بتاتے ہیں وہ انہیں پر چلتی ہیں اور اسے ہی اپنا فرض سمجھتی ہیں جہیز کا رواج نہ ختم ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ مالی اعتبار سے بھی عورتیں مردوں کی آمدمردوں کی آمدنی پر گزارہ کرتی ہیں ہیں مرد روپیہ کما کر روٹی کا انتظام کرتا ہے اس کا خیال ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کی بیٹی کے لیے روٹی فراہم کرتا ہے اور اسی وجہ سے وہ جہیز مانگتا ہے اور اس بات کو دیکھتے ہوئے لڑکی کا باپ جہیز دینے پر مجبور ہو جاتا ہے

جہیز ایک ایسی لعنت ہے جس کی وجہ سے عورتوں کو معاشرے میں وہ عزت حاصل نہیں ہوتی جو کہ مردوں کو ہے اور اسی وجہ سے اکثر عورتیں احساس کمتری کا شکار رہتی ہیں ان کا اثر ان کی پوری زندگی پر پڑتا ہے ان کے گھروں کا سکون درہم برہم ہو جاتا ہے آج کل جب اخبار اٹھائی تو آپ کو کوئی نہ کوئی ایسی خبر نظر آئے گی جس پر لکھا ہوگا کہ لڑکی نے سسرال والوں کے برے سلوک سے تنگ آکر خودکشی کرلی یا سب کچھ اس کی وجہ سے ہوتا ہے جب لڑکے والوں کو توقع سے کم جہیز ملتا ہے تو وہ لڑکی کو ہر طرح سے پریشان کرتے ہیں

ویسے اب وقت آگیا ہے کہ ہم حالات سے فائدہ اٹھا کر ایسے ثابت قدم اٹھائیں جس سے اس مصیبت سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا پایا جا سکے اس سے چھٹکارہ پانے کا ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ لڑکیوں میں تعلیم پھیلائی جائے لڑکے اور لڑکیوں کو برابر کی تعلیم دی جائے عورتوں کو ان کے حقوق کا احساس دلایا جائے اور ان کو اس بات کا بھی احساس دلایا جائے کہ معاشرے کو بنانے اور سنوارنے میں ان کو بھی اہمیت حاصل ہے

ہماری سماجی برائیاں اور ان کا حل

پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اس کا نظریہ اسلام ہی یہ دنیا بھر میں واحد مملکت ہے جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی 1857 کی جنگ آزادی کے بعد جب مسلمان بدیسی حکمرانوں کے ظلم و ستم کا خاص طور پر نشانہ بنے اور دیسی ہندو اکثریت نے بھیگی بلی بن کر زیادہ سے زیادہ مفادات حاصل کرنا شروع کر دیے تو مسلمان پر ایسا غیر میں ایک کثیر اقلیت ہونے کے باوجود بس کر رہ گئے یہ مجمع نہ تھا جب آزادی کی تحریک کا آزاد ہوا

1857 سے 1947 تک کا زمانہ تحریک پاکستان کا زمانہ تھا آخر مسلم زعما کی قابل ستائش کوششوں سے پاکستان بن کے رہا اس دوران میں کئی مرتبہ کھل کر یہ حقیقت سامنے لائیں گی کہ قیام پاکستان کا مطلب اسلامی نظام حیات کا

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

قیام ہے مگر یہ تک تکلیف ہے کہ قیام پاکستان کے بعد بجائے استحکام پاکستان کے کے کوششوں کے ہمارے معاشرے میں بعض ایسی برائیاں پیدا ہونے لگیں کہ حکومتوں کی تبدیلی اور وقت کے استعمال سے ان برائیاں میں کمی نہیں آئی بلکہ آج ہمیں اس نظریاتی مملکت کے جیسے حصے میں یا جس شعبے میں نظر دوڑاتے ہیں ہمیں ایسی صورت حال سے سابقہ پڑتا ہے ہے کہ ایک سوچنے سمجھنے والا شخص کلیجہ پکڑ کر رہ جاتا ہے ہے معاشرتی سطح پر ہمارا ملک ان رویا میں بتلا ہو چکا ہے کہ اگر مستقبل قریب میں ان کا مداوا نہ کیا گیا تو یوں لگتا ہے کہ یہ روگ گھن کی طرح سماجی ڈھانچے کو اندر ہی اندر ختم کر کے رکھ دے گا

سب سے بڑا روگ جو ہمارے معاشرے میں موجود ہیں وہاں دنیا والی اس سے باخبر ہیں وہ ہے رشوت کی بیماری رشوت وہ ناجائز کمائی جو اپنے حقوق سے تجاوز کر کے اپنے منصب یا حیثیت کے بل پر دوسروں سے لی جائے آپ کسی شعبہ حیات میں چلے جائیں اس روگ نے معاشرے کے بندے بندے کو اپاہج کر کے رکھ دیا ہے دفاتر میں عدالتوں میں اور دوسری ذمہ دار معاشرتی ایجنسیوں میں رشوت کرلینڈی ایک معمول بن چکا ہے حالانکہ سرورکائنات نے راشی اور مرتشی دونوں کو نار جہنم کی وعید سنائی ہے

ایک لعنت جس نے معاشرے سے بے شمار اخلاقی اقدار چھین لی ہیں چوربازاری ہیں دنیا میں اسلام نے صاف ستھری سود سے پاک تجارت کا تصور بخشا ہی چوربازاری ایک ایسی لعنت ہے جس سماج کا ایک طبقہ ہمیشہ محرومیوں کا شکار رہتا ہے اور ایک طبقہ ہمیشہ ہاتھ رنگتا ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

سمگلنگ ایک اور معاشرتی بیماری ہے جس کے ذریعے وطن کی محبت سے خالی بلکہ وطن دشمن عناصر ذاتی مفادات کی خاطر ملک کی پیداوار کا متعدد حصہ باہر بھیج دیتے ہیں جس سے ملک کی ضروریات کا اشیا درآمد سے پورا کرنا پڑتا ہے اس روگ نے بھی ہماری معاشرتی زندگی کی تہہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے

گداگری بھی ہمارے معاشرے کا رستا ہوا ناسور ہیں ہیں اب جس جگہ جائیں پیشہ ور بھکاری آپ کا استقبال کرنے کو تیار ہیں بلکہ اپنی دکھ کی تکرار سے آپ کو شرمسار کر دیں گے آگے اور مانگنے والوں نے باقاعدہ اڈے بنا رکھے ہیں اور بچوں کو پکڑ کر انہیں معذور بنا کر ان کے توسط سے اس کاروبار سے ہاتھ رنگ رہے ہیں مزدور بچارہ محنت کر کے پیٹ پالتے ہیں اور یہ ظالم اس کی کمائی ہوئی آمدنی کو مختلف حیلوں بہانوں سے اڑا کے لے جاتے ہیں

اقربا پروری نے بھی ہمارے معاشرے میں بڑی ناہمواری پیدا کر رکھی ہے جو لوگ جیسے جیسے اعلی منصب تک پہنچ جاتے ہیں وہ اصلی تو اس تعداد کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنے نااہل رشتے داروں کو مختلف منصب اور دے کر اہل افراد کو محرومی کا شکار بنا دیتے ہیں وہ قومی ترقی میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں

ایک اور روگ جو اندر ہی اندر ہمارے معاشرے میں بس ہو رہا ہے وہ ہے منشیات کا استعمال نشہ آور اشیاء میں شراب نوشی کے علاوہ مصنوعی فاقہ اور ادویہ بھنگ افیون اور مرگ سفید ہیروئن تو بہت تباہی مچائی ہے کہ ایک نسل کی نسل غارت ہورہی ہے نوجوانوں میں منشیات کا استعمال بڑا ہی جان لیوا اور تباہ کن ہے

www.Perfect24u.com

اگر غور کیا جائے تو ان سارے لوگوں کی تہہ میں جو چیز کام کر لیے وہ ہے ہوس پرستی ماں کی منافقت جلد از جلد اول سول احساس ذمہ داری کا فقدان اور نمائش دولت۔ تفصیلی طور پر ان تمام سماجی برائیوں کے الگ الگ تجویز کیے جا سکتے ہیں لیکن غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہماری نظریہ پاکستان سے بیت اللہ کی اور بدی ان تمام بیماریوں کا باعث ہے ہے ان کا حال اور واحد حل ہے اسلامی نظام حیات

جس طرح پاکستان کے قیام کا موجزہ اسلامی نظریہ پاکستان کی وجہ سے ظہور پذیر ہوا تھا استحکام پاکستان کا عظیم کام بھی محض اور محض اسلام کے سنہری اصولوں اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے یہی اس کا واحد حل ہے اور بس

مسئلہ بے روزگاری

کسی نے کہا ہے مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی بے روزگاری بھی ایک لعنت ہے جو اپنے ساتھ دوسری بہت سی مصیبتیں لے کر آتی ہے بیروزگاری اور بیماری کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے ہے ان کا اثر ایک طرف بے روزگار

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

شخص رقبے کے تمام افراد کی جہالت بدحالی اور پریشانی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے دوسری طرف بے روزگاری اور غریبی کی وجہ سے طرح طرح کی اخلاقی اور سماجی برائیاں پیدا ہوتی ہیں

عصمت فروشی چوری ڈاکہ زنی بے معنی کے واقعات کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ ان جرائم کا ایک بڑا صبح بخیر بے روزگاری اور مفلسی ہوتی ہے بے روزگاری کے انفرادی اور سماجی نقصانات کے علاوہ سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ بے روزگاری کا اثر ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ڈالتا ہے دنیا کی نظر میں وہ ملک پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے جو اپنے باشندوں کی ایک بڑی تعداد کو نوکریاں بھی فراہم نہیں کر سکتا تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری کا مطلب ہے ملک کے تعلیمی منصوبوں سے جو ملک کو ترقی اور فائدہ ہونا چاہیے تھا وہ سب بیکار اور ضائع ہو رہا ہے

آزادی ملنے کے بعد پاکستان میں صنعتی ترقی کی رفتار بہت تیز رہی ہیں ملک میں نئے نئے کارخانے اور صنعتی وجود میں آئی ہیں بڑی بڑی صنعتوں کی وجہ سے چھوٹی صنعتوں میں کمی ہوئی ہے اور بہت سے کاریگر بے روزگار ہو گئے ہیں یہ حقیقت ہے کہ جہاں جہاں صنعتی انقلاب آیا ہے وہاں لوگوں کو ایک بڑی تعداد کو بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑا ہے جو کام بہت سے کاریگر گھنٹہ میں کرتے تھے مشین نے اس کام کو منٹوں میں کر دیتی ہیں اور زیادہ خوبصورتی سے کرتی ہیں مشین جہاں بہت سے آدمیوں کو بیکار کر دیتی ہیں ہم بھی مہیا کرتی ہیں اور خوشحالی لاتی ہیں اور لوگوں کا معیار زندگی بلند کرتی ہیں لیکن پاکستان میں صنعتی انقلاب کے فائدے سب سے نمایاں نہیں ہوئے

یہی حال تعلیم کا بھی ہے آزادی کے بعد کالجوں اور سکولوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے وہ اور بھی کئی زیادہ ہیں نتیجہ یہ کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں سے ہر سال جتنے طلباء پڑھ کر نکلتے ہیں ان میں سے بہت کم نوکری حاصل کرتے ہیں اور بیشتر نوجوان نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں بے روزگار نوجوانوں کی تعداد میں ارسال کمی کے بجائے اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس لیے یہ مسئلہ روزبروز مشکل ہوتا جا رہا ہے

اس صورتحال کی ایک بڑی ذمہ داری موجودہ تعلیمی پالیسی پر بھی ہے ہماری بیشتر تعلیم محض نصابی ہوکر رہ گئی ہے جو کہ عملی زندگی اور مختلف پیشوں میں کوئی فائدہ یا مدد نہیں دیتی دوسری کمی یہ ہے کہ تعلیم میں ملک کی ضرورت کا صحیح خیال نہیں رکھا جاتا جس سے بہت سی ڈگریاں کسی نوکری کے حاصل کرنے میں مددگار نہیں ہوتی

آجکل ملک میں انجینئروں کی بیروزگاری کا مسئلہ بھی کافی اہم ہے بیروزگاری کو دور کرنے کے لئے ملک کو اپنی صنعتی اور تعلیمی پالیسیوں پر دوبارہ غور کرنا چاہیے صنعتی ترقی کا مطلب صرف نئے نئے کارخانے کھولنا ہی نہیں بلکہ ملک کی خوشحالی بھی ہے اور میں بہت سی ایسی صنعتوں کے امکانات موجود ہیں جو ملک کے تمام بیروزگار لوگوں کو روزگار فراہم کر سکتے ہیں تعلیم کو صنعتی اور ملکی ضروریات کے لحاظ سے شکل دینا چاہیے تاکہ جو لوگ تعلیم حاصل کر کے نکلے وہ ملک کے لیے کارآمد ثابت ہو سکیں

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

منشیات معاشرے کا جان لیوا روگ (انسدادی تجاویز و تدابیر)

منشیات کے معنی نشہ آور اشیاء وہ تمام چیزیں جن سے نشہ پیدا ہوتا ہے اسلام میں حرام قرار دی گئی ہیں قرآن مجید

مجید میں دوسری حرام اشیاء کے ساتھ ساتھ شراب کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

(سوائے اس کے نہیں کے شراب جوا تھان پانچ سکھ گندی چیزیں ہیں اور شیطانی عمل ہیں ان سے بچتے رہو)

قمار بازی تھان اور پانسے کے تیروں کے ساتھ شراب کو گندی چیز بتایا گیا ہے یہ شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے حضور سرور کائنات کا عمل اور صحابہ کرام کا عمل اسے حرام بتاتا ہے حضور کا فرمان ہے شراب چونکہ نشہ آور ہے اس لیے حرام ہے

اسلام چونکہ دین فطرت ہے لہذا اس نے ان تمام برائیوں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے جو انسان کو اس کی فطرت سے دور لے جاتی ہیں ان چاچو کے انسانی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہیں اور آدمی کو خوش رکھے سے بیگانہ کر دیتی ہیں لہذا اسلامی شریعت میں ان کا حرام ہونا ایک لازمی امر تھا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

منشیات کی عادت ایک خطرناک موذی مرض ہے یہ خود انسان اس کا گھر معاشرہ اور پورے ملک کو قوم کو تباہ کر دیتی ہیں ہیں اگر آپ خود اس میں شک کرنے والوں سے بھی سوال کریگا شاہ کرنا کیسا ہے تو وہ بھی اس کی مذمت کرنے لگے وہ خود تو اس کے ہاتھوں اسیر ہو چکے ہوتے ہیں لیکن اس کے دام میں پھنسنے کے بعد اس کے مضر اثرات کا اسے ادراک ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں اس کے خلاف آواز اٹھائی جارہی ہے لیکن اس کے باوجود اس میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے آخر کیوں شروع شروع میں غلط سوسائٹی زندگی کی مشکلات بے چینی اور بے سکونی کے باعث اسے استعمال کیا جاتا ہے نشے کی حالت لگنے کے بعد پھر اس سے نجات پانا ایک بہت مشکل مرحلہ ہوتا ہے جتنے بھی ممالک ترقی یافتہ ہیں ان میں سے اکثر نے اس کا سختی سے مقابلہ کیا ہے یہ انسان کے جسمانی سسٹم کو مکمل درہم کر دیتا ہے ایسے افراد ہمیشہ خوف کی حالت میں رہتے ہیں ہیں اپنے اس نشے کو پورا کرنے کے لئے انہیں بہت سے جرائم کا بھی مرتکب ہونا پڑتا ہے چوری ڈاکہ لگانا پڑتا ہے ناپڑتا ہے مکر و فریب کے ذریعے لوگوں کو لوٹنا پڑتا ہے یوں یہ مرض بہت ساری دوسری معاشرتی بیماریوں کے لیے پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے نشے میں شدت آنے کے بعد گٹر نالوں اور کچرا دانوں کی زینت بن جاتے ہیں انہیں گلی کوچہ میں کوڑا کرکٹ کی مانند پڑے رہنا پڑتا ہے

منشیات کے اسباب بے روزگاری گھریلو پریشانیاں زندگی میں ناکامی اور بری صحبت وغیرہ ہیں ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ایک آدمی سالانہ چھ لاکھ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے ان میں 80 فیصد مرد اور بیس فیصد خواتین ہیں طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ علاج کے ذریعے منشیات سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے ہے لیکن ماہرین کا یہ بھی کہنا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ہے کہ معاشرتی رویہ میں تبدیلی کے بغیر لعنت کو ختم کرنا مشکل ہے منشیات کے عادی افراد کی تعداد میں اضافہ نہ صرف قانون نافذ کرنے والے اداروں بلکہ معاشرے کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے رپورٹ کے مطابق 90 فیصد پوست جسے ہیروئن بنائی جارہی ہیں افغانستان میں کاشت ہو رہی ہے

مسئلے کی سنگینی اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ پورے کو وقت کے ساتھ اس سے نمٹا جائے اس کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز ثابت ہوسکتی ہیں

1۔ وہ نشہ باز جو ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں ان کا سختی سے محاسبہ کیا جائے اور انہیں اس عذاب سے نجات دلائی جائے

2۔ منشیات فروشوں کی سخت گرفت کی جائے اس کالے دھندے کے لیے تعذیراتی نظام سخت کردیا جائے۔

3۔ خصوصی تعلیمی اور معلوماتی منصوبے عمل میں لائے جائیں اسکولوں کالجوں اوریونیورسٹیوں میں اس لعنت کے خلاف بھرپور انداز سے نفرت پھیلائی جائے اس کے اثرات بدسے ہر طالب علم آگاہ ہو

4۔ عادی نشہ بازوں سے ہمدردانہ رویہ رکھتے ہوئے ان کی اصلاح کی جائے

5۔ ممبر و محراب سے اس کے خلاف بھرپور مہم چلائی جائے مسجد اس میں بہت کامیاب کردار ادا کرسکتی ہیں

www.Perfect24u.com

6۔ والدین کی ایک عالمگیر تنظیم قائم کی جائے جو مختلف تدابیر اور عملی پروگراموں کے طریقے نوجوان نسل کو اس دلدل سے نکالیں۔

7۔ طبی عملے سے تعاون کیا جائے اس ضمن میں دیسی طب سے بھی خاطر خواہ فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے

8۔ طلباء کی ٹاسک فورس قائم کرکے اس خانہ برباد عادت کو دور کیا جائے

9۔ اس ضمن میں یو این او سے تیار حاصل شدہ پاکستانی نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کو اقوام متحدہ ہی کی عملی تربیت تعاون سے مضبوط بنائے جائیں

10۔ سب سے آخر میں یہ کہ حکومت بلا رعایت ان اڈوں کا خاتمہ کرے جہاں سے اس کالے دھن کی گندی نالیاں نکلتی ہیں

دلچسپ خواب

عالم خواب کی قسم سے سیر نہیں کی یہ بھی ایک عجیب دنیا ہے زمان و مکان کی حدود سے بہت دور بہت دور وقت اور فاصلے کا یہاں واسطہ نہیں گھنٹے لمحوں میں سال گھنٹوں میں سے مٹ جاتے ہیں زمین آسمان کے قلابے یہی ملتے ہیں ہوائیں قلعے یہی تعمیر ہوتے ہیں جو خواہش دن کو پوری نہ ہوتی ہو یہاں پوری ہوتی ہیں ادھورا کام یہاں تمام ہوتا ہے کوڑی کوڑی کا محتاج کو یہاں قدم رکھتے ہیں قارون کا خزانہ مل جاتا ہے بھوک سے بیتاب بھکاری یہاں شاہانہ زیادتی اڑاتا ہے ہے دشمن سے انتقام لینے کا موقع یہی میسر آتا ہے محبوب کی فرقت میں تڑپنے والے کو اس جگہ پے ساتھ نصیب ہوتا ہے حسرت مسرت میں اور تکلیف راحت میں بدل جاتی ہیں

قفل در مراد سب ایک بار کھل گئے

لطف یہ ہے کہ واقعات کی کڑیاں بالکل الگ تھلگ ہونے پر بھی مربوط اور مسلسل نظر آتی ہیں ایک واقعہ کا دوسرے سے قطع تعلق نہیں ہوتا مگر مگر عقل پر ایسا پردہ پڑ جاتا ہے کہ رتی برابر شک نہیں ہوتا سچ اور جھوٹ کا امتیاز مٹ جاتا ہے حق اور باطل کی تمیز نہیں رہتی مگر یہ سب کچھ حقیقتوں کا ایک عارضی مذاق ہوتا ہے

جب آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا

ایک رات میں میٹھی نیند میں محو تھا جگایا کان میں کھٹ کھٹ کی آواز پڑی چونک پڑا اٹھا کھڑکی سے جھانکا تو کیا دیکھتا ہوں ایک دیو ہیکل انسان سیاہ لباس اوڑھے دروازے پر کھڑا ہے ہے ایک اس کے بال لمبے لمبے اور کالے رنگ کے ہیں آنکھیں انگاروں کی مانند بہہ رہی ہیں دانت موتیوں کی مانند چمک رہے ہیں ہیں ایک ہاتھ میں قرآن اور

دوسرے میں تلوار ہے ہے میں سہم گیا لوٹنے لگا مگر اس سے آنکھیں چار ہو چکی تھی بولا ڈرتے کیوں ہو میں دیو لوگ سے آیا ہوں تمہاری دنیا میں ظلم و جور کا دور دورہ ہے بدی اور گناہ کا غلبہ ہے ہے حرام خوروں بدمعاشوں بلیک مارکیٹوں اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے آیا ہوں تم اگر ذرا بھر بھی نیکی ہے تو میری مدد کرو اور بد کرداروں کی فہرست مرتب کرو جو تمہاری گلی میں رہتے ہیں یا جنہیں تم جانتے ہو یہ سن کر میں دل ہی دل میں بہت خوش ہوا کہ دشمنوں سے بدلہ لینے کا خیال آیا کاغذ پہ نسلی اور اسحاق ملک نواز ابھی کچھ ہی نام لکھے تھے کہ دیو بولا جلدی کرو باقی نہ پھر سہی نیچے آؤ پالکی تیار ہے ہے پالکی میں بیٹھنے کی دیر تھی یہ جا وہ جا ایک ہی لمحے میں ہم ان کے گھر پہنچ گئے چوہدری اسحاق کے مکان پر دستک دی وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر آیا دیو نے اس کے سر پر جادو کی چھڑی رکھیں اور فوراً دے کی صورت میں منتقل ہو گیا یا اس گھر والے اس کے منتظر دینی چاہئے تو گدھا ہنہناتا ہوا ان پر چڑھ دوڑا اپنے بیٹوں سے بغلگیر ہونا چاہتا تھا سب ڈال کر اوپر چلے گئے وہاں سے لوٹ کر پالکی میں سوار ہوئے تو منٹ میں حمل ملک نواز کے گھر پر پہنچ گئے گئے ملک نواز کا دروازہ کھٹکھٹایا یا وہ باہر نکلا جادو کی چھڑی اس کے سر پر رکھی گئی تو وہ فوراً سانپ بن گیا رنگتا ہوا اندر چلا گیا نیند میں محو بیٹوں سے لپٹ گیا اور انہیں چومنے لگا زہر نے اثر کیا اور وہ موت کی نیند سو گئے

ڈیر بولا اب میں دیو لوگ جانا چاہتا ہوں ہو تم مانگو کیا مانگتے ہو میں نے عرض کیا میری والدہ سیر و سیاحت کی شوقین ہیں اگر یہ پالکی مجھے مل جائے تو عنایت ہوگی دیکھنے پالکی میرے حوالے کی اور خود غائب ہو گیا میں پالکی میں بیٹھ

کر گھر واپس آگیا والدہ محترمہ کو جگایا اور سارا ماجرا سنایا اور بہت خوش ہوئی بولی تمہارے بھائی اکرم کا کئی دنوں سے

خط نہیں آیا لگے ہاتھوں انگلینڈ جاکر اس سے ملائی پالکی کا بٹن دبایا اور آنکھ جھپکنے میں ہم لندن کی فضاؤں پر اٹھنے لگے

جس ہوٹل میں بھائی صاحب مقیم تھے اس کے صحن پر اتر پڑے دربان نے پوچھا کون اتنی رات گئے میں نے کہا

اکرم بھائی سے ملنے کو آئے ہیں اس کے کمرے کے باہر گھنٹی لگی تھی بٹن دبایا اکرم کی آنکھ کھل گئی ہمیں دیکھ کر بہت

حیران ہوا مگر حقیقت بیان کرنے پر خوشی سے پھولے نہ سمایا یا اب پڑھنے پڑھانے کی ضرورت ہے کیا پالکی سے

تجارت کریں گے۔ فیصلہ ہوا کہ امریکا چلیں بس بٹن پر پرواز کرنے لگے ہوئے ایک کھمبے کے پالکی کی ٹکر ہو گئی جھٹکا سا

لگا اور میں نے چھلانگ لگادی زمین پر سر کے بل گیا رونے اور چلانے ہای ماہای ابا بابا اتنے میں میری آنکھ کھل گئی

یہ سب دیکھ کر بے اختیار ہنسی آئی کہ وہی ہوں اور چارپائی اور میں ہوں

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

www.Perfect24u.com